نئے نصاب کے مطابق۔ برائے طلباء بی۔ اے

گلستانِ سعدی

و

شرح

پیامِ مشرق

مکمّل شرح گلزارِ ادب

علمی کتاب خانہ کبیر سٹریٹ اُردو بازار لاہور

بی۔ اے۔ فارسی (آپشنل)

گلستان سعدی

(مطابق نسخہ سعید نفیسی و پنجاب یونیورسٹی)

و

شرح پیامِ مشرق

شیخ سعدی کے حالات زندگی مع تنقید و تبصرہ
حکایات کا ترجمہ مع فرہنگ و تشریح

از

کامران آرزو
آقائے اسلم رازی

علمی کتاب خانہ کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور

Marfat.com

60367

سنہ ۱۹۸۷ء

قیمت : ۹/۰ روپے

منظور پرنٹنگ پریس لاہور

Marfat.com

پیش لفظ

بازار میں دستیاب ہونے والے "گلستانِ سعدی" (در سیرت پادشاہان) کے بیشتر نسخے اغلاط سے بھرے پڑے ہیں۔ جس سے نہ صرف فارسی زبان کی سادگی اور سلاست گھائل ہوتی ہے۔ بلکہ فارسی زبان سمجھنے اور سیکھنے میں بھی بے حد دشواریاں پیش آتی ہیں۔

زیرِ نظر نسخہ سعید نفیسی کی مرتب کردہ "گلستان" (چھاپ شدہ تہران) اور پنجاب یونیورسٹی کے طبع کردہ نسخہ کے مطابق ترتیب و تشکیل دیا گیا ہے اور سبھی غلطیاں دُور کر دی گئی ہیں۔ اس کوشش سے جہاں ایک طرف سعدی کی شیریں بیانی اور ملائمت زبان بجنسہٖ قائم رہی ہے۔ وہاں سعدی کی دلکش حکایات کو سمجھنا اور یاد کرنا بھی سہل سے سہل تر ہو گیا ہے۔

(ادارہ)

Marfat.com

شیخ سعدی شیرازی

ولادت : ۶۰۶ھ   وفات ۶۹۱ھ

شیخ سعدی شیرازی ایران کی ان مایۂ ناز ہستیوں میں سے ایک ہیں، جن پہ ایران ہمیشہ ناز کرتا رہے گا۔ جس طرح فردوسی نے "شاہنامہ" لکھ کر ایران کو زندہ جاوید کر دیا ہے، اسی طرح سعدی نے گلستان اور بوستان لکھ کر فارسی زبان کو دوام بخشا ہے۔

پیدائش

شیخ سعدی کی تاریخ ولادت کیا ہے؟ اس کے بارے میں اختلاف ہے کسی کے نزدیک ان کا سال پیدائش ۵۸۰ھ ہے، کوئی ۵۸۱ھ بتلاتا ہے اور کسی نے ۵۸۵ھ لکھا ہے بہرحال بیشتر ایرانی دانشور جن میں ڈاکٹر رضا زادہ شفق بھی شامل ہیں، ان کا سنہ پیدائش ۶۰۶ھ (۱۲۰۹ء) بتلاتے ہیں اور یہی قرین قیاس ہے۔

نام

شیخ سعدی کا نام بھی ایک مسئلہ بنا رہا ہے۔ بعض تذکرہ نویسوں نے ان کا نام مصلح الدین لکھا ہے اور بعض تاریخ و تذکرہ کی کتابوں میں انہیں شرف الدین یا مشرف الدین کہا گیا ہے۔ ڈاکٹر براؤن نے "ادبیات ایران" میں سعدی کا نام مشرف الدین بن مصلح الدین عبداللہ لکھی ہے۔ ڈاکٹر رضا زادہ شفق اور بہار بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔

Marfat.com

آقای سعید نفیسی نے اپنی مرتب کردہ "گلستان سعدی" کے دیباچہ میں بڑی تحقیق اور تجسس کے بعد ان کا نام شیخ اجل مصلح الدین، ابو محمد عبداللہ بن مشرف بن مصلح بن مشرف سعدی لکھا ہے الغرض اکثر کے نزدیک شیخ سعدی کا نام مشرف الدین ہے۔ سعدی ان کا تخلص ہے۔ ان کے والد شیراز کے حکمران اتابک سعد بن زنگی کے دربار سے منسلک تھے اس تعلق کی بنا پر شیخ نے اپنا تخلص سعدی اختیار کیا۔

تعلیم و تربیت

سعدی شیرازی کا خاندان علم و ادب کا گہوارہ تھا۔ سعدی خود بھی اپنے خاندان کی علمیت پر نازاں ہیں اور کہتے ہیں۔

'ہمہ قبیلہ عالمانِ دین بودند'

سعدی کے والد بہت نیک اور پارسا انسان تھے۔ وہ سعدی کو علم کی دولت سے مالا مال دیکھنا چاہتے تھے مگر افسوس موت نے مہلت نہ دی اور وہ جلدی ہی اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ باپ کی شفقت اور تربیت شیخ کے دامن دل میں اٹک کر رہ گئی تھی۔ شیخ نے اپنے والد کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے شیراز کے علمائے اکتساب کیا؛ زاں بعد بیرونی دنیا کی ٹھانی بقول شبلی نعمانی۔

"شیراز میں اگرچہ تحصیل علم کا ہر قسم کا سامان مہیا تھا۔ سینکڑوں علماء و فضلا درس تدریس میں مشغول تھے ...... لیکن اس زمانہ میں تحصیل کمال کے لیئے ممالکِ دور دراز کا سفر اور مشہور درس گاہوں میں حاضر ہونا لازمی امر خیال کیا جاتا تھا"

چنانچہ سعدی نے دنیائے اسلام کی سب سے عظیم یونیورسٹی نظامیہ بغداد کا رُخ کیا اور اور ابوالفرج ابن جوزی ایسے مشفق اساتذہ سے متاعِ جان و دل کو گل و گلزار کیا۔

سیر و سیاحت

جذبۂ حصول علم کے ساتھ ساتھ ذوقِ سیاحت' بھی شیخ سعدی کے حصہ میں آیا تھا۔ ان ایام میں سفر کرنا کوئی سہل کام نہ تھا۔ سفر کرنا گویا موت کو نیوتا دینا تھا۔ تاتاریوں کی بربریت اور استبداد کی بازگشت سے کلیجۂ زمین جگہ جگہ سے شق تھا۔ دہشت زدگی اور سہماکی کے بگولے نگر نگر

Marfat.com

رقصاں تھے۔ لیکن ان باتوں کے باوجود شیخ کا ذوقِ سیاحت ان کے دامنِ دل کو کھینچ رہا تھا۔ شیخ نے دورانِ سفر جہاں صعوبتیں برداشت کیں۔ وہاں مشاہدات سے بہت کچھ سیکھا بھی۔ وہ ایک مدتِ دراز (عام تذکرہ نویس ۲۰ برس لکھتے ہیں) تک سفر کرتے رہے۔ انہوں نے عراق، شام، فلسطین، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، ایشیائے کوچک اور دیگر دیار و امصار کی سیاحت کی۔ بعض جنگوں میں بھی حصہ لیا اور چودہ بار حج کی سعادت پائی۔

وفات

شیخ سعدی زندگی کا کافی حصہ سیاحت میں گزارنے کے بعد ۶۶۵ھ میں اپنے وطن شیراز واپس آگئے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے باقی ماندہ دن شیراز سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک خانقاہ میں گزارے اور ۶۹۱ھ میں انتقال کیا۔

سیرت

شیخ سعدی ایک عظیم صوفی تھے۔ طبیعت میں شوخی اور ظرافت تھی۔ پاکیزہ دل اور منزہ سیرت تھے۔ ذوقِ عبادت بچپن سے میسر آیا تھا۔ جو آخر دم تک برقرار رہا۔ شب بیداری اور تذکرہ الٰہی میں سدا مصروف رہتے تھے اور حرف گیری بھی کرتے تھے۔

تصانیف

کلیاتِ شیخ میں نظم و نثر کی تفصیل حسب ذیل ہے:

گلستان	نثر	بدائع	نظم
رسائل	نثر	خواتیم	〃
بوستان	نظم	مراثی	〃
عربی قصائد	〃	مثنویات	〃
فارسی قصائد	〃	قطعات	〃
غزلیات	〃	رباعیات	〃
طیبات	〃	مفردات	〃
		صاحبیہ	

Marfat.com

سعدی غزل کے بادشاہ ہیں ۔مثنوی میں بھی ان کا مقام بے حد بلند ہے۔ لیکن ان کی دو کتابیں یعنی گلستانِ سعدی (نثر) اور بوستانِ سعدی (نظم) بہت مقبول ہوئیں۔ گلستان نے تو سعدی کے نام کو چار چاند لگا دیئے ۔سعدی نے گلستان کو ابوبکر بن سعد بن زنگی کے نام منسوب کیا ہے ، یہ کتاب اخلاقی، تمدنی، اصلاحی، سیاسی اور دیگر مضامین پر مشتمل ہے اور اسلوبِ بیان کا ایک حسین شاہکار ہے ۔

گلستان ایک تمہید اور آٹھ ابواب پر مشتمل ہے ۔ ترتیب یوں ہے :

باب اوّل	در سیرتِ پادشاہان
باب دوم	در اخلاقِ درویشان
باب سوم	در فضیلتِ قناعت
باب چہارم	در فوایدِ خاموشی
باب پنجم	در عشق و جوانی
باب ششم	در ضعف و پیری
باب ہفتم	در تاثیرِ ترتیب
باب ہشتم	در آدابِ صحبت

گلستانِ سعدی

"گلستان" سدا بہار ہے ۔ جسے شیخ سعدی نے اپنے قلب و ذہن کی رنگا رنگی سے گلبار اور گلنار کر دیا ہے ۔ گلستان کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ دنیا بھر نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا ہے اور مشرق اور مغرب کی بیشتر زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے ۔قصہ کوتاہ دنیا میں جو شہرت اسے حاصل ہوئی ہے وہ بہت کم کتابوں کو نصیب ہوتی ہے ۔

سرزمین ایران میں بھی گلستان کا کوئی مدِ مقابل نہیں ۔ گلستان کی مقبولیت سے متاثر ہو کر اربابِ علم نے اس کی تقلید میں نگارستانِ جوینی اور بہارستانِ جامی ایسی بہت سی کتابیں لکھیں لیکن ان میں سے کوئی بھی گلستان کے رتبہ کو نہ پہنچ سکی ۔

گلستان کی شہرت کی چند وجوہ درج ذیل ہیں ۔

Marfat.com

بیان وزبان :

گلستان بیان وزبان کے اعتبار سے مالامال ہے۔ اسلوب بیان انتہائی دل کش اور دلپذیر ہے۔ زبان تازہ اور سادہ ہے۔ گلستان کی نثر میں روانی اور بہاؤ ہے۔ لیکن اس میں شور نہیں نغمگی ہے۔ موسیقی کے دلنواز اجالے ہیں۔ حسن بیان کا یہ عالم ہے کہ معمولی سے معمولی حکایت کو بھی سعدی نے اپنی ذہانت اور شوخی سے دلچسپ اور پُر بہار بنا دیا ہے اور ایسے لطیف نکات پیدا کیے ہیں کہ ان میں دل اٹک اٹک جاتا ہے۔

سعدی نے گلستان 'مقامات' کے طرز پر لکھی ہے۔ مقامہ عربی نثر کی ایک اہم صنف ہے۔ جس کی مسجع اور مقفیٰ زبان سے حنا بندی کی گئی ہے، سعدی کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے تکلف اور تصنع سے اجتناب کیا ہے اور سادگی کے ساتھ مقامات کی خصوصیت کو اپنی حکایت میں جگہ دے کر ان میں اثر آفرینی کا جادو جگایا ہے۔

شیرینی اور نمکینیت :

گلستان حلاوت اور نمکینیت کا آمیزہ ہے۔ سعدی نے ایک طرف تو اپنی حلاوت زدہ باتوں سے اس میں مٹھاس پیدا کی ہے اور دوسری طرف اپنے فکر کی حدت و شدت سے اس میں نمکینیت بھر دی ہے اور یہی وجہ ہے کہ گلستان کی تحریر کام و دہن کی ایک نئے اور انوکھے مزہ سے تواضع کرتی ہے اور اپنی اس گنگا جمنی کیفیت سے رُوح کے گلستان کو مہکا دیتی ہے۔

نظم ونثر کا مرقع :

غالب کی طرح سعدی بھی نثر و نظم میں مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ سعدی نے اپنے اس کمال سے گلستان میں فائدہ اٹھایا ہے اور گلستان کو نظم و نثر سے دو آتشہ بنا دیا ہے۔ سعدی کے ہاں اشعار کا استعمال برمحل ہے جس سے کتاب کی دلکشی میں اضافہ ہوگیا ہے کہیں کہیں عربی کے اشعار بھی تحریر کی تاثیر میں اضافے کرتے ہیں عربی کے یہ اشعار بھی سعدی کے اپنے ہیں۔ الغرض سعدی کی گلستان حسین نثر اور دلکش نظم کا ارفع نمونہ ہے۔

حکایات اور جدت

حکایات کی تازگی اور جدت 'گلستان' کا طرۂ امتیاز ہے۔ فارسی زبان میں حکایات کے لیے بہت سی کتابیں مشہور ہیں مثلاً قابوس نامہ، کلیلہ و دمنہ، سیاست نامہ اور چہار مقالہ وغیرہ

Marfat.com

لیکن ان کتابوں کے مصنفین نے مشہور حکایات اور تاریخی واقعات سے فیض اُٹھایا ہے۔ اس کے برعکس گلستان کی بیشتر حکایات سعدی کے اپنے دماغ کی اپج ہیں۔ جن میں سعدی نے اپنی استعداد اور قابلیت سے شگفتہ اور نو بہ نو رنگ بھرے ہیں اور اس طرح گلستان کے فلک پر ایک خوش گوار قوس قزح سجا دی ہے۔ جو دلوں کو بھاتی اور لبھاتی ہے۔

حکایات کی رنگا رنگی

سعدی نے گلستان میں، بادشاہوں، وزیروں، صوفیوں، عالموں، درویشوں اور بچوں بوڑھوں وغیرہ کی حکایات بیان کر کے رنگا رنگی اور بوقلمونی پیدا کر دی ہے۔ یہ حکایات سعدی کے مشاہدات اور تجربات کا نچوڑ ہیں۔ کتاب کا موضوع اگرچہ علم اخلاق ہے۔ لیکن سعدی نے زندگی کے ہر طبقہ کی نقاب کشائی کر کے اس میں جاذبیت اور زیبائی بھر دی ہے۔ جس سے ذوق کو تحریک اور تشویق ملتی ہے۔

گلستان کا اسلوبِ بیان

گلستان اپنے اسلوبِ بیان کے اعتبار سے یکتائے روزگار ہے۔ ملک الشعراء بہار کے نزدیک سعدی نے عربی 'مقامہ' کا اسلوب اپنایا ہے۔ لیکن پھر بھی عربی کی اس نثری صنف (مقامہ) اور گلستانِ سعدی میں ایک واضح تضاد ہے۔ عربی مقامہ میں تکلف، آورد اور طوالت کا ظہور ہے جبکہ سعدی کی حکایات میں تکلف اور طوالت کے دبیز اور گھمبیر رنگ نہیں۔ سعدی نے اپنے مخصوص اندازِ بیان اور زبان کے تموج سے جگہ جگہ حسن و جمال کے لالہ زار مہکاتے ہیں اور رنگ و بو کا ایک راحت زا جہان سجایا ہے۔ جس سے اثر آفرینی میں مدّ و جزر کا سا سماں پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔

نظم نما نثر

سعدی کی نثر بے حد دلفریب اور دلکش ہے اور بعض جگہ تو شعریت اس قدر گہری اور گھمبیر ہو جاتی ہے کہ نثر پر نظم کا گمان ہونے لگتا ہے اور جملے اشعار میں ڈھلتے دکھائی دیتے ہیں۔

گلستان کی اس نظم نما نثر میں جگہ جگہ فارسی کے اشعار لا کر سعدی نے اپنی تحریر میں اور چکا چوند پیدا کر دی ہے اور تاثیر میں اضافہ کر دیا ہے۔ فارسی کے یہ اشعار موزوں اور برمحل ہیں۔ ان اشعار کے علاوہ گلستان میں عربی اشعار کے رنگ برنگے پھول بھی دکھائی دیتے ہیں۔ یہ رنگا رنگ

Marfat.com

پھول سعدی کے اپنے تخلیق کردہ ہیں۔ انھوں نے
مزید برآں احادیث نبوی اور قرآنی آیا
اندازِ بیان اس قدر عمدہ اور دلچسپ ہے
گئے ہیں۔ مثلاً
توانگری بہ ہنرست نہ
بزرگی بہ عقل است
آنرا کہ حساب
نہ بر چہ بقا
ہر کہ خیانت
دروغ
صفا
صفا
دروغ با

تا فتنہ نشست و نزاع برخاست

اس جملہ میں صنعتِ تضاد ہے یعنی نشست کے مقابلہ میں برخاست کا لفظ لایا گیا ہے
اسی طرح ایک جملے یعنی داد سخاوت بداد۔ میں صنعت تجنیس کا استعمال ہے۔ یہاں پہلے داد کا
مطلب انصاف ہے اور دوسرے داد کا مطلب دینا ہے۔

اسی طرح اس شعر میں صنعتِ تضاد سے دلپذیری پیدا کی ہے۔

دوران بقا چو بادِ صحرا بگذشت
تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت

ایسی بہت سی مثالیں گلستان میں مل جاتی ہیں۔

ایجاز و اختصار

دریا کو کوزہ میں بند کرنا۔ ایک بہت بڑا فن ہے اور شیخ سعدی اس فن سے بخوبی آگاہ

صنعتِ تجنیس۔ کلام میں ایسے دو الفاظ لانا جو لکھنے اور پڑھنے میں یکساں ہوں لیکن
مختلف رکھتے ہوں۔

Marfat.com

ہیں۔ گلستان کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ سعدی نے معانی کے بڑے بڑے جہان چھوٹے چھوٹے جملوں میں مستور کر دیئے ہیں۔ یعنی مختصر سے الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مطالب بیان کیئے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں۔

واقعہ ہا دریغ است و دشمنان زپس

ایک اور جگہ لکھا ہے۔

از بستر نرمش بخاکستر گرم نشاند

اسی قسم کی اور بہت سی مثالیں گلستان میں ملتی ہیں۔

سعدی کے یہاں اس قسم کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں، جہاں ایجاز، اعجاز بن جاتا ہے۔ اس فن میں کوئی بھی آج تک سعدی کا مدمقابل نہیں ٹھہرا۔

قصہ مختصر گلستان کی نثر میں آج بھی وہی تازگی، شگفتگی اور دلآویزی ہے، جو آج سے سالہا سال قبل تھی۔ شیخ صاحب رحلت فرما گئے ہیں لیکن 'گلستان' کی صورت انہوں نے جو رنگین شمع فروزاں کی ہے، وہ اپنی ضیا پاشیوں سے ہمیشہ ہمیشہ دلوں کے جہان میں نئے نئے سویرے جنم دیتی رہے گی اور نظروں کے لیئے سامانِ زینت مہیا کرتی رہے گی۔

Marfat.com

گلستانِ سعدی

Marfat.com

بیان سعدی

باب اوّل
سیرت پادشاہان

نمبرا : پادشاہی را شنیدم کہ بکشتن اسیری اشارت کرد۔
بیچارہ درآن حالت نومیدی ملک را دشنام دادن گرفت وسقط گفتن کہ گفتہ اند:
ہرکہ دست از جان بشوید ہرچہ در دل دارد، بگوید۔

وقتِ ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سرِ شمشیرِ تیز
اِذَا یَئِسَ الْاِنْسَانُ طَالَ لِسَانُہٗ
کَسِنَّوْرٍ مَغْلُوبٍ یَصُوْلُ عَلَی الْکَلْبِ

معانی

کشتن : قتل کرنا   اسیر : قیدی   نومیدی : مایوسی
سقط گفتن : گالیاں دینا ۔ دشنام گالی دست از جان شستن : جان سے ہاتھ دھونا
گریز : بھاگنا   سرِ شمشیر : تلوار کا پھل یا دھار   طال : دراز
لسان : زبان   سنّور : بلّی   یَصُوْلُ : حملہ کرتا ہے ۔ عَلَی الْکَلْبِ : کتے پر

ملک پرسید کہ : چہ میگوید؟ یکی از وزرای نیک محضر گفت : ای خداوند ہمی گوید
وَ الْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ " ملک را رحمت آمد و از سر
خون او، درگذشت۔ وزیر دیگر کہ ضد او بود، گفت : ابنای جنس ما را نشاید در حضرت

Marfat.com

گلستانِ سعدی

حکایت نمبر ۱ : میں نے ایک بادشاہ کے بارے میں سنا کہ اس نے ایک قیدی کے قتل کا حکم دیا۔ بچارے (قیدی) نے اس مایوسی کی حالت میں بادشاہ کو گالیاں دینا اور بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ کیونکہ (داناؤں نے) کہا ہے کہ جو شخص اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ (پھر) جو کچھ اس کے دل میں ہوتا ہے کہہ ڈالتا ہے۔

اشعار : مجبوری کے وقت جب فرار کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔
تو ہاتھ تیز تلوار کی دھار کو پکڑ لیتا ہے۔
جب انسان مایوس ہو جاتا ہے تو اس کی زبان لمبی ہو جاتی ہے۔
(یعنی زبان دراز ہو جاتا ہے) جس طرح مغلوب بلی کتے پر حملہ کر دیتی ہے۔

تشریح : انسان جب زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے تو پھر کچھ نہیں دیکھتا۔ یہاں تک کہ تلوار پر بھی ہاتھ ڈال دیتا ہے اور جان بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح مایوسی کے عالم میں زبان درازی پر اُتر آتا ہے۔ انسان تو انسان ایک معمولی سا جانور بھی اپنی جان بچانے کے لیے ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ مضبوط دشمن کو بھی خاطر میں نہیں لاتا۔ شیخ سعدی اسی لیے بلی کی مثال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مایوسی کے عالم میں ایک بلی بھی کتے پر جھپٹ پڑتی ہے۔

بادشاہ نے پوچھا۔ (یہ) کیا کہتا ہے۔ ایک نیک سیرت وزیر نے کہا۔ اے آقا: کہہ رہا ہے۔ اپنے غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے (بہت اچھے ہوتے ہیں) بادشاہ کو (اس پر) رحم آگیا اور اس کا خون بہانے سے باز رہا۔

Marfat.com

پادشاهان جُز براستی سخن گفتن، این ملک را دشنام داد و ناسزا گفت ۔ ملک روی ازین سخن درهم کشید و گفت: مرا آن دروغِ وی پسندیده تر آمد ازین راست که تو گفتی، که آنرا روی در مصلحتی بود و بنای این بر خُبثی و خردمندان گفته اند: دروغی مصلحت آمیز به از راستِ فتنه انگیز۔

هر که شاه آن کند که او گوید
حیف باشد کو جز نکو گوید

معانی

نیک محضر: نیک سیرت	دشنام: سقط، گالی
ناسزا گفتن: برا بھلا کہنا	راست: سچ
دروغ: جھوٹ	خُبث: برائی
حیف: افسوس	نکو: اچھی بات

برطاقِ ایوان فریدون بنشته بود:

جهان ای برادر نماند بکس
دل اندر جهان آفریں بند و بس
مکن تکیه بر ملکِ دنیا و پشت
که بسیار کس چون تو پرورد و کشت
چو آهنگِ رفتن کند جانِ پاک
چه بر تخت مُردن، چه بر روی خاک

معانی

بنشته: نوشته، لکھا ہوا	فریدون: ایران کا بادشاہ
ایوان: قصر، محل	تکیه و پشت کردن: بھروسہ کرنا
آهنگ: ارادہ	جهان آفرین- دنیا کو پیدا کرنے والا
پروردن: پالنا	طاق: محراب
دل بستن: دل لگانا	

Marfat.com

دوسرے وزیر نے جو کہ پہلے وزیر کی ضد (بدسیرت) تھا۔ کہا ہم جیسے لوگوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ بادشاہوں کے سامنے سچ کے علاوہ اور کچھ کہیں اس (قیدی) نے بادشاہ کو گالی دی اور بُرا بھلا کہا۔ بادشاہ نے اس بات پر منہ بنا لیا اور کہا۔ مجھے اس (پہلے وزیر) کا وہ جھوٹ تیرے اس سچ سے زیادہ اچھا لگا۔ کیونکہ وہ (جھوٹ) بھلائی کی خاطر تھا جبکہ اس سچ کی بنیاد ایک برائی پر ہے اور داناؤں نے کہا ہے کہ مصلحت آمیز جھوٹ، فتنہ پیدا کرنے والے سچ سے بہتر ہے۔

شعر: جب بادشاہ کسی کے مشورے پر عمل کرتا ہو۔ تو یہ افسوس کا مقام ہوگا کہ وہ (شخص) بادشاہ کو اچھی بات کی بجائے کسی اور چیز کا مشورہ دے۔

تشریح: شیخ سعدی یہ کہنا چاہتے ہیں اگر کسی شخص کو بادشاہ کی بارگاہ میں اتنا بلند مقام حاصل ہو جائے کہ بادشاہ اسی کے مشورے پر عمل کرے۔ تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی بھلائی کی خاطر بادشاہ کو ہمیشہ اچھا مشورہ دے۔ ہمیشہ کا غلط مشورہ لوگوں کے لیے باعثِ آزار ہو سکتا ہے اور انہیں مصیبتوں میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اسلئے ایسی باتوں سے اجتناب چاہیئے۔ فریدوں (ایران کا بادشاہ) کے محل کے طاق پر لکھا ہوا تھا۔

اشعار: اے بھائی (یہ) دنیا کسی کے پاس نہیں رہتی ہے۔
تو اپنا دل صرف دنیا کو پیدا کرنے والے خدا سے لگا۔
تو دنیا کے ملک (بادشاہت) پر بھروسہ نہ کر
کیونکہ اس نے تجھ ایسے بہت سے لوگوں کو پالا اور ہلاک کر ڈالا۔
جب روح اس دنیا سے کوچ کا ارادہ کرتی ہے۔
تو کیا تخت پر مرنا اور کیا زمین پر مرنا (دونوں برابر ہیں۔)

تشریح: ان اشعار میں شیخ سعدی نے دنیا کی بے ثباتی اور زوال پذیری کا نقشہ کھینچا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ دنیا کسی سے وفا نہیں کرتی۔ اس کے فریب میں نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ معبودِ حقیقی سے لو لگانی چاہیئے۔ سعدی کہتے ہیں کہ یہاں کتنی ہی بڑی بڑی ہستیاں آئیں اور فنا کے گھاٹ اتر گئیں۔ انسانی زندگی کا انجام موت ہے اور موت کے سامنے شاہ اور گدا ایک ہیں۔

Marfat.com

حکایت نمبر ۲: یکی از ملوکِ خراسان، محمود سبکتگین را بخواب دید که جملۂ وجودِ او ریختہ بود وخاک شدہ، مگر چشمانِ او کہ ہمچنان در چشم خانہ ہمی گردید ونظر ہمی کرد۔ سایر حکما از تاویلِ آن فرد ماندند، مگر درویشی کہ بجای آورد وگفت۔ ہنوز نگرانست کہ مُلکش با دگرانست:

بس نامور بزیرِ زمین دفن کردہ اند
کز ہستیش بروی زمین بر نشان نماند
وان پیر لاشہ راکہ سپردند زیرِ خاک
خاکش چناں بخورد کزو استخوان نماند
زندہ است نام فرخِ نوشیروان بخیر
گرچہ بسی گذشت کہ نوشین روان نماند
خیری کن ای فلان و غنیمت شمار عمر
زان پیشتر کہ بانگ برآید: فلان نماند

معانی

ملوک: جمع ملک، بادشاہ ریختہ بود: بکھر گیا تھا، خاک ہو گیا تھا۔ جملہ: تمام
سایر: تمام، سارے تاویل: تعبیر فرد ماندن: عاجز آجانا
بجای آورد: سمجھ گیا کز ہستیش: کہ از ہستی اش؛ کہ اس کی زندگی سے
پیر لاشہ: بوڑھی لاش، کہنہ لاش[1] فرخ: مبارک استخوان: ہڈی
بسی گذشت: بہت عرصہ گزر چکا بانگ: آواز

حکایت نمبر ۳: ملک زادہ ای را شنیدم کہ کوتاہ بود وحقیر و دیگر برادرانش بلند وخوب روی۔ باری پدر بکراہت واستحقار در دنظر کردی۔ پسر بفراست واستبصار بجای آورد وگفت: ای پدر، کوتاہ خردمند بہ از نادانِ بلند۔ نہ ہرچہ بقامت مہتر بقیمت بہتر۔ اَلشَّاۃُ نَظِیفَۃٌ وَالْفِیلُ جِیفَۃٌ۔

---

[1]: بعض جگہ کہتر (چھوٹا) لکھا ہے جو غلط ہے۔

Marfat.com

حکایت نمبر ۲ : خراسان کے بادشاہوں میں سے کسی ایک نے محمود سبکتگین کو خواب میں دیکھا کہ اس کا سارا وجود (جسم) بکھر اڑا تھا اور خاک ہو گیا تھا۔ مگر اسکی آنکھیں اسی طرح پپوٹوں میں حرکت کر رہی تھیں اور دیکھ رہی تھیں۔ تمام دانا اس خواب کی تعبیر بتانے سے عاجز آگئے۔ (مایوس ہو گئے) مگر ایک درویش سمجھ گیا اور کہا: وہ ابھی تک دیکھ رہا ہے کہ اس کا ملک دوسروں کے قبضہ میں ہے۔

اشعار : بہت سے مشہور لوگ زمین کے نیچے دفن کر دئے ہیں۔
کہ ان کی ہستی (وجود) سے روئے زمین پر نشان تک (باقی نہ رہا۔
اور اس بوڑھی لاش کو جسے لوگوں نے مٹی کے نیچے دفن کیا
مٹی نے اسے اس طرح کھایا کہ اس کی ہڈی بھی باقی نہ رہی
نوشیروان کا مبارک نام بھلائی کے ساتھ زندہ ہے۔
اگرچہ بہت زمانہ گزر گیا کہ نوشیروان نہیں رہا۔
اے فلاں (شخص) نیکی کر اور عمر کو غنیمت جان :
اس سے پہلے کہ آواز آئے : فلاں نہیں رہا۔

تشریح : ان اشعار میں بتلایا گیا ہے کہ انسان فانی ہے۔ جو شخص مر جاتا ہے۔ مٹی ہو جاتا ہے۔ نوشیروان عادل کو مرے ہوئے ایک طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن اسکے باوجود اس کا نام عدل و انصاف کی وجہ سے آج تک زندہ ہے۔ سعدیؒ اسی لئے نصیحت کرتے ہیں۔ کہ انسان کو مرنے سے پہلے نیک نام کر لینے چاہئیں۔ کیونکہ انسان کے یہی نیک اعمال اس کے مرنے کے بعد اس کے نام کو زندہ رکھیں گے۔

حکایت نمبر ۳ : میں نے ایک شہزادہ کے بارے یوں سنا۔ کہ وہ چھوٹے قد کا اور حقیر تھا اور اس کے دوسرے بھائی بلند قامت اور خوبصورت تھے۔ ایک مرتبہ اس کے باپ نے نفرت اور حقارت سے اس پر نظر ڈالی۔ بیٹے نے سمجھ اور ذہانت سے اسے بھانپ لیا اور کہا: اے باپ: چھوٹے قد کا عقلمند لمبے بیوقوف سے بہتر ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جو چیز قد میں بڑی ہو وہ قیمت میں بہتر بھی ہو۔ بکری پاکیزہ (حلال) ہے اور ہاتھی مردار (حرام) ہے۔

Marfat.com

اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طورٌ وَّ اِنَّهٗ
لَاَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَدْرًا وَّمَنْزِلًا
آن شنیدی که لاغری دانا
گفت : روزی بابلهی فربه
اسب تازی اگر ضعیف بود
هم چنان از طویلهٔ خربه

معانی

ملک زاده ای را : ایک شہزادہ کے بارے میں کوتاہ : ٹھنگنا خوب روی : خوبصورت
استحقار : حقارت استبصار : ذہانت، فراست بہتر : بڑا شاۃً : بکری
فیل : ہاتھی جیفہ : مردار اَقَلُّ : سب سے چھوٹا لاغر : کمزور
جبالُ الارض : دنیا کے پہاڑ ابلہ : بیوقوف فربہ : موٹا تازہ
اسبِ تازی : عربی گھوڑا طویلہ خر : گدھوں کا اصطبل

پدر بخندید و ارکانِ دولت پسندیدند و برادران بجان برنجیدند۔

تا مرد سخن نگفته باشد
عیب و هنرش نهفته باشد
هر پیشه گمان مبر نهالی
باشد که پلنگ خفته باشد

معانی

ارکانِ دولت : درباری بجان رنجیدن : دلی صدمہ ہونا عیب : برائی
ہنر : خوبی نہفتہ : پوشیدہ بیشہ : چتکبرا نہالی : غالیچہ چادر
پلنگ : چیتا خفتہ : سویا ہوا

شنیدم که : ملک را در آن نزدیکی، دشمنی صعب روی نمود، چون لشکر از هر دو طرف روی درهم آوردند، اول کسی که اسب در میدان جهانید آن پسر بود و گفت :

Marfat.com

اشعار : دنیا کے پہاڑوں میں (کوہ) طور سب سے چھوٹا ہے اور بے شک
قدر و منزلت میں خدا کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔
تو نے وہ سنا کہ ایک دبلے پتلے عقلمند نے
ایک دن ایک موٹے تازہ بے وقوف سے کہا
عربی گھوڑا خواہ کمزور ہو
پھر بھی گدھوں کے طویلے سے بہتر ہے۔

تشریح : ان اشعار میں بتایا گیا ہے کہ انسانی عظمت، قدوقامت کی محتاج نہیں۔ بلندی کے اعتبار سے دنیا کے پہاڑوں کے سامنے کوہِ طور کی کوئی حقیقت نہیں لیکن خدا کے نزدیک اس کی عظمت سب سے برتر ہے کیونکہ خدائے بزرگ و برتر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی تجلی دکھانے کے لیے اس پہاڑ کا انتخاب کیا تھا۔ عربی گھوڑا خواہ کمزور اور لاغر کیوں نہ ہو پھر بھی اپنی ان گنت خوبیوں کے سبب ھزارہا گدھوں سے افضل اور برتر ہوتا ہے۔

باپ ہنسا اور درباریوں نے یہ بات پسند کی اور بھائیوں کو دلی صدمہ ہوا۔

اشعار : جب تک آدمی نے کوئی بات نہ کہی ہو۔
(اس وقت تک) اس کے عیب اور ہنر (خوبیاں) چھپے رہتے ہیں۔
ہر جتکبری چیز کے بارے میں یہ خیال نہ کر کہ وہ غالیچہ ہے۔
شاید کوئی چیتا سویا پڑا ہو۔

تشریح : انسان کی خوبیوں اور خامیوں کا اندازہ اس کی گفتگو سے کیا جاتا ہے۔ انسان اگر عقل سے کام نہ لے تو دھوکہ کھا جائے عقل ہی سے جتکبری چیز اور چیتے میں تمیز کی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو انسان کی زندگی ہلاکت میں پڑ جائے
میں نے سنا کہ : اسی عرصہ میں ایک سخت دشمن ظاھر ہوا۔ جب دونوں طرف سے فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو سب سے پہلے جس شخص نے میدان (جنگ) میں گھوڑ دوڑایا وہی بیٹا تھا۔ اور اس نے کہا :

Marfat.com

آن نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پُشتِ من
آن منم کاندر میانِ خاک و خون بینی سری
کانکہ جنگ آرد بخون خویش بازی میکند
روزِ میدان و آن کہ بگریزد بخونِ لشکری

معانی

دشمنی صعب : طاقتور دشمن روئمودن : ظاہر ہونا پشت : پیٹھ
روی درہم آوردند : آمنے سامنے ہوئے بخونِ خویش : اپنے خون سے
بازی میکند : کھیلتا ہے روزِ میدان : مراد جنگ کا دن بگریزد : بھاگ جاتا ہے،
لشکری : سپاہی جنگ آرد : جنگ کرتا ہے جہانیدن : دوڑانا

این بگفت و بر سپاہِ دشمن زد و تنی چند از مردانِ کاری بینداخت۔
چون پیشِ پدر آمد ، زمینِ خدمت ببوسید و گفت :

ای کہ شخص منت حقیر نمود
تا درشتی ہنر نپنداری
اسپ لاغر میان بکار آید
روزِ میدان ، نہ گاو پرواری

معانی

بر سپاہ دشمن زد : دشمن کی فوج پر ٹوٹ پڑا مردانِ کاری : بہادر آدمی
انداختن : گرانا شخص : شخصیت، وجود درشتی : سختی ہنر : خوبی
بکار آمدن : کام آنا اسپ لاغر میان : پتلی کمر والا گھوڑا روزِ میدان : روزِ جنگ
گاوِ پرواری : موٹا تازہ بیل ۔

آوردہ اندکہ : سپاہِ دشمن بی قیاس بود و اینان اندک ۔ جماعتی آہنگِ گریز کردند ۔ پسر نعرہ ای بزد و گفت : ای مردان ! بکوشید یا جامۂ زنان بپوشید ! سواران را بگفتنِ او تہوّر زیادت گشت و یکبار حملہ آوردند۔ شنیدم کہ ہم

60367

Marfat.com

اشعار : میں وہ نہیں ہوں کہ لڑائی کے دن تو میری پیٹھ دیکھے۔
میں وہ ہوں کہ تو خاک اور خون کے درمیان میرا سر دیکھے گا۔
جو لڑائی کے دن جنگ کرتا ہے۔ وہ اپنے خون سے کھیلتا ہے۔
اور جو شخص لڑائی کے دن میدان سے بھاگتا ہے وہ سپاہیوں کے
خون سے کھیلتا ہے۔

تشریح : کوتاہ قد شہزادہ اپنے عزم کا اظہار کرتے ہوئے سب سے پہلے میدانِ جنگ میں اترتا ہے اور اعلانیہ کہتا ہے کہ میں پیٹھ دکھا کر نہیں بھاگوں گا۔ میں میدانِ جنگ میں مردوں کی طرح اپنی جان دے دوں گا۔ دلیر انسان، جنگ میں اپنے خون سے کھیلتا ہے اور بزدل سپاہی اپنے ساتھیوں کو دشمن کے رحم وکرم پر چھوڑ کر راہِ فرار اختیار کرتا ہے۔

(شہزادے نے) یہ کہا اور دشمن کی فوج پر ٹوٹ پڑا اور چند بہادروں کو مار گرایا۔ جب باپ کے سامنے آیا تو اس نے تعظیماً زمین کو چوما اور کہا

اشعار : اے (باپ) کہ تجھے میری شخصیت حقیر دکھائی دی۔
کیونکہ سختی کے سبب تو نے میری خوبی کو نہ جانا۔
پتلی کمر والا گھوڑا کام آتا ہے جنگ کے دن
نہ کہ موٹا تازہ بیل۔

تشریح : موٹاپا کوئی خوبی یا ہنر نہیں۔ میدانِ کارزار میں جو پھرتی اور تیزی پتلی کمر والا گھوڑا دکھا سکتا ہے۔ موٹا تازہ بیل نہیں دکھا سکتا۔ ان اشعار میں شہزادہ اپنا اور اپنے بھائیوں کا فرق بیان کر رہا ہے اور بتلا رہا ہے کہ اس کا حقیر وجود ان گنت خوبیوں کا حامل ہے۔ جب کہ اس کے بھائی نمائشی ڈیل ڈول اور وجاہت کے مالک ہیں۔

کہتے ہیں کہ، دشمن کی فوج بے اندازہ تھی اور یہ کم۔ ایک گروہ نے بھاگنے کا ارادہ کیا۔ لڑکے نے نعرہ مارا اور کہا: اے مردو! کوشش کرو یا عورتوں کا لباس پہن لو! اس کے کہنے سے سواروں کی ہمت بڑھی اور انہوں نے یکبارگی

Marfat.com

در آن روز بر دشمن ظفر یافتند - ملک سر و چشمش ببوسید و درکنار گرفت و هر روزش نظر بیش کرد تا ولی عهد خویش کرد - برادران حسد بردند و زهر در طعامش کردند - خواهرش از غرفه بدید و دریچه برهم زد - پسر دریافت و دست از طعام کشید و گفت : محال است که هنرمندان بمیرند و بی هنران جای ایشان بگیرند - :

کس نیاید بزیر سایهٔ بوم
ور همای از جهان شود معدوم

معانی

بی قیاس : بے اندازہ ، لاتعداد اندک : تھوڑے آہنگ : ارادہ جامہ زنان : عورتوں کا لباس
تہوّر : بہادری ظفر : فتح درکنار گرفتن : آغوش میں لینا طعام : کھانا
خواہر : بہن غرفہ : جھروکہ، کھڑکی برہم زد : کھٹکھٹایا بوم : اُلّو ہما : ایک مبارک پرندہ

پدر را ازین حال آگاہی دادند - برادرانش بخواند و گوشمالی واجب داد - پس ہر یک را از اطرافِ بلاد حصّہ ای معیّن کرد تا فتنہ بنشست و نزاع برخاست که ده درویش در گلیمی بخسپند و دو پادشاه در اقلیمی نگنجند :

نیم نانی گر خورد مرد خدا
بذل درویشان کند نیمی دگر
ملک اقلیمی بگیرد پادشاه
ہم چنان در بند اقلیمی دگر

معانی

آگاہی دادن : آگاہ کرنا گوشمالی : کان کھینچنا اطرافِ بلاد : ملک کی سمتیں
معین کردن : مقرر کرنا فتنہ بنشست : فساد بیٹھ گیا نزاع : جھگڑا خسپیدن : سونا
گلیم : کمبل اقلیم : سلطنت گنجیدن : سمانا بذل کند : بانٹ دیتا ہے۔

Marfat.com

حملہ کر دیا - میں نے سنا کہ : اسی دن انہوں نے دشمن پر فتح حاصل کر لی -
بادشاہ نے اس کے سر اور آنکھوں کو چوما اور سینے سے لگا لیا اور ہر روز اس پر زیادہ
توجہ دی یہاں تک کہ اسے اپنا ولی عہد مقرر کیا - اس کے بھائیوں نے حسد کیا اور
اس کے کھانے میں زہر ملا دیا - اس کی بہن نے کھڑکی میں سے دیکھا اور کھڑکی کھٹکھٹائی -
لڑکا سمجھ گیا اور کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا : مشکل ہے کہ ہنرمند مر جائیں
اور بے ہنر ان کی جگہ لے لیں -

شعر : الو کے سایے کے نیچے کوئی نہیں آتا
چاہے ہما دنیا سے ناپید ہو جائے

تشریح :
اگر اچھے انسان دنیا سے گزر بھی جائیں ، تب بھی برے آدمی
ان کی جگہ نہیں لے سکتے -

باپ کو اس صورتِ حال سے (لوگوں نے) آگاہ کیا - اس (بادشاہ) نے اسکے بھائیوں
کو بلایا اور انہیں مناسب سزا دی - پھر ہر ایک کا ملک کے مختلف اطراف میں حصہ مقرر کر دیا - یہانتک
کہ یہ فتنہ دب گیا اور جھگڑا ختم ہو گیا - کیونکہ دس فقیر ایک کمبل میں سو سکتے ہیں اور دو بادشاہ
ایک سلطنت میں نہیں رہ سکتے -

اشعار : اگر مردِ خدا (نیک) آدھی روٹی کھائے
تو دوسری آدھی فقیروں میں خیرات کر دیتا ہے -
اگر ایک ملک کی سلطنت بادشاہ کو مل جائے -
تو وہ اسی طرح دوسرے ملک کے خیال میں رہتا ہے -

تشریح : ان اشعار میں ایک مردِ خدا اور بادشاہ کی فطرت کا تضاد بیان کیا گیا ہے -
نیک انسان ایک روٹی بھی بانٹ کر کھاتا ہے - جبکہ اسکے برعکس ایک بادشاہ لالچی اور
حریص ہوتا ہے - وہ ایک ملک پر قبضہ جما لینے کے بعد دوسرے ملک پر قبضہ کرنے کی
فکر میں رہتا ہے - اور اس طرح اس کا حرص بڑھتا ہی جاتا ہے -

Marfat.com

حکایت ۱۰؎ طایفہ دزدانِ عرب بر سر کوہی نشستہ بودند و منفذِ کاروان بستہ و رعیتِ بلدان از مکایدِ ایشان مرعوب و لشکرِ سلطان مغلوب، بحکم آنکہ ملاذی منیع از قلۂ کوہی گرفتہ بودند و ملجا و ماوای خود ساختہ۔ مدبّرانِ ممالکِ آن طرف در دفعِ مضرتِ ایشان مشاورت ہمی کردند کہ: اگر این طایفہ ہم برین نسق روزگاری مداومت نمایند، مقاومت با ایشان ممتنع گردد۔

درختی کہ اکنون گرفتست پای
بنیروی شخصی برآید از جای
ورش ہم چنان روزگاری ہلی
بگردونش از بیخ برنگسلی
سرچشمہ شاید گرفتن ببیل[۱]
چو پر شد نشاید گذشتن بپیل

معانی

طایفہ۔گروہ۔جماعت منفذ: راستہ۔گزرگاہ بلدان: شہروں منیع: دشوارگزار
مکائد: مکیدہ کی جمع، فریب بحکم آنکہ: اس وجہ سے ملاذ: ٹھکانہ
قلۂ کوہ: پہاڑ کی چوٹی ملجاؤ ماوی: پناہ گاہ، مقام مضرت: نقصان
نسق: نہج، راستہ مداومت: ہمیشہ رہنا مقاومت: مقابلہ ممتنع: محال
نیروی: قوت کے ساتھ پای گرفتن: جڑ پکڑنا ہلی: چھوڑ دے بیل: بیلچہ

سخن بریں مقرر شد کہ یکی بتجسّس ایشان برگماشتند و فرصت نگاہ میداشتند تا وقتی کہ بر سر قومی راندہ بودند و بقعہ خالی ماندہ، تنی چند از مردان واقعہ دیدۂ جنگ آزمودہ را بفرستادند تا در شعب جبل پنہان شدند۔ شبانگاہ کہ دزدان باز آمدند، سفر کردہ و غارت آوردہ، سلاح از تن بگشادند و رخت و غنیمت بنہادند، نخستین دشمنی کہ بر سرِ ایشان تاختن خواب بود۔ چندانکہ پاسی از شب درگذشت۔

[۱] بعض نسخوں میں پیل (ہاتھی) لکھا ہے۔ پیل درست نہیں۔

Marfat.com

حکایت نمبر۴: عرب کے چوروں کا ایک گروہ پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا تھا (رہنے لگا تھا) اور قافلہ کا راستہ بند کر دیا تھا اور شہروں کے لوگ ان کے فریب سے ڈرے ہوئے تھے اور سلطان کا لشکر بے بس تھا۔ چونکہ انہوں نے دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر قبضہ کر رکھا تھا اور اسے اپنی جائے پناہ اور ٹھکانہ بنایا ہوا تھا۔ اس طرف کے ملکوں کے عقلمند ان کے نقصانات کو دور کرنے کے لیے آپس میں مشورے کر رہے تھے۔ کہ اگر یہ گروہ کچھ عرصے اسی طرح رہا۔ تو ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہو جائے گا۔

اشعار: جس درخت نے ابھی جڑ پکڑی ہے۔
اسے ایک شخص کی قوت سے اکھاڑا جا سکتا ہے۔
اگر تو اسے کچھ مدت اسی طرح چھوڑ دے گا۔
(تو) پھر تو اسے چرخی (کرین) کے ذریعے بھی جڑ سے نہیں اکھاڑ سکے گا۔
کسی چشمہ کا دہانہ (منبع) ایک بیلچہ سے بند کیا جا سکتا ہے۔
لیکن جب بھر جائے تو ایک ہاتھی پر چڑھ کر گزرنا بھی محال ہے۔

تشریح: سعدی فرماتے ہیں کہ آغازِ کار میں مشکل سے مشکل کام پر بھی بآسانی قابو پایا جا سکتا ہے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں پیچیدگیاں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں اور پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ یہ انسان کے قابو سے باہر ہو جاتا ہے۔ سعدی اس بات کی تائید میں درخت اور چشمہ کی مثال دیتے ہیں

آخر صلاح یہ ٹھہری کہ ایک شخص کو انہیں ڈھونڈنے کے لیے مقرر کیا جائے۔ اور وہ موقع کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ایک دفعہ چور کسی گروہ کو لوٹنے کے لیے گئے ہوئے تھے اور ان کی جگہ (غار) خالی تھی۔ چند تجربہ کار اور جنگ آزمودہ لوگوں کو بھیجا گیا۔ جو پہاڑ کی گھاٹی میں چھپ گئے۔ رات کو جب چور سفر کر کے اور لوٹ کر واپس آئے۔ انہوں نے جسم سے ہتھیار کھولے اور سامان اور لوٹ کا مال رکھا۔ سب سے پہلے جس دشمن نے ان پر حملہ کیا وہ نیند تھی۔ یہاں تک کہ ایک پہر رات گزر گئی۔

Marfat.com

قرصِ خورشید در سیاهی شد
یونس اندر دہانِ ماہی شد

معانی

سخن بریں مقرر شد : یہ صلاح ٹھہری ۔ تجسّس : جستجو، تلاش فرصت نگاہ داشتن : موقع کی تلاش میں رہنا ۔ بقعہ : کوٹھڑی مراد غار واقعہ دیدہ : تجربہ کار جنگ آزمودہ : جنگجو، بہادر ۔ شعب : گھاٹی ۔ جبل : پہاڑ شبانگاہ : رات کے وقت باز آمدن : واپس آنا سلاح : اسلحہ، ہتھیار ۔ نخستین : اول، پہلا ۔ تاختت : حملہ کیا ۔ قرص : ٹکیہ

مردانِ دلاور از کمین بدر جستند و دستِ یکان یکان برکتف بستند و بامدادن بدرگاہِ ملک حاضر آوردند ۔ ہمہ را بکشتن اشارت فرمود در آن میان جوانی بود ۔ میوۂ عنفوانِ شبابش نو رسیدہ و سبزۂ گلستانِ عذارش نو دمیدہ ۔ یکی از وزرا پای تختِ ملک را بوسہ داد و روی شفاعت بر زمین نہاد و گفت : این پسر ہنوز از باغِ زندگانی برنخوردہ است و از ریعانِ جوانی تمتع نیافتہ ۔ توقع بجرم و اخلاقِ خداوندی آنست کہ ببخشیدنِ خونِ او بر بندہ منت نہد ۔ ملک روی ازین درہم کشید و موافق رای بلندش نیامد و گفت :

پرتوِ نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بدست
تربیتِ نا اہل را چون گردکان برگنبدست

معانی

کمین : چھپنے کی جگہ ، گھات ۔ دستِ یکان یکان : ایک ایک کے ہاتھ ۔ کتف : کاندھا ۔ بامدادان : صبح ۔ عنفوانِ شباب : آغازِ جوانی ۔ نو رسیدہ : نیا اگا ہوا ، تازہ ۔ نو دمیدہ : تازہ کھلا ہوا ۔ برخوردن : پھل کھانا ۔ عذار : گال ریعانِ جوانی : اٹھتی جوانی ۔ تمتع : فائدہ ۔ منت نہادن : احسان دھرنا روی درہم کشیدن : ناراض ہونا ۔ موافق : مطابق ۔ گردکان : اخروٹ ۔ پرتو نگیرد : اثر قبول نہیں کرتا

Marfat.com

شعر : سورج کی ٹکیہ اندھیرے میں چلی گئی ۔
حضرت یونس مچھلی کے منہ میں چلے گئے ۔

تشریح :

سورج غروب ہوگیا اور دنیا بھر میں تاریکی پھیل گئی ۔ حضرت یونس کو سورج سے تشبیہ دی گئی ہے اور تاریکی کو مچھلی سے ۔

بہادر مردوں نے کمین گاہ سے باہر نکلے اور ایک ایک کے ہاتھ (سب کے ساتھ) کاندھوں پر باندھ دیے اور صبح کے وقت انہیں بادشاہ کے دربار میں حاضر کیا ۔ بادشاہ نے سب کو قتل کرنے کا حکم دیا ۔ ان میں ایک جوان بھی تھا ۔ اس کی اٹھتی جوانی کا میوہ تازہ تھا اور اس کے رخساروں کے باغ کا سبزہ تازہ تازہ اگا تھا ۔ وزیروں میں سے ایک نے تخت شاہی کو بوسہ دیا اور سفارش کے لیے چہرہ زمین پر رکھا اور کہا : اس لڑکے نے ابھی زندگی کے باغ کا پھل نہیں کھایا ہے اور اٹھتی جوانی سے لطف نہیں اٹھایا ہے حضور کے کرم اور اخلاق سے امید ہے کہ آپ اس کا خون معاف کر کے مجھ پر احسان فرمائیں گے ۔ بادشاہ نے اس بات سے منہ پھیر لیا ۔ یہ بات اسکی (بادشاہ) بلند رائے کے موافق نہ تھی ۔ کہا

شعر : جس کی بنیاد بری ہے وہ نیکوں کا سایہ (اثر) قبول نہیں کرتا ۔
نا اہل کی تربیت گنبد پر اخروٹ کی طرح ہے ۔

تشریح :

سعدی کے خیال میں ، بدفطرت انسان پر اچھے لوگوں کے اخلاق کا کوئی اثر نہیں ہوتا ۔ جس طرح گنبد پر اخروٹ نہیں ٹھہر سکتا ۔ اسی طرح نا اہل پر کسی قسم کی تربیت بھی اثر انداز نہیں ہوسکتی

Marfat.com

نسلِ فسادِ اینان، منقطع کردن اولیترست و بیخ تبارِ ایشان برآوردن، که آتش نشاندن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ نگہ داشتن کارِ خردمندان نیست۔

ابر اگر آبِ زندگی بارد
ہرگز از شاخِ بید برنخوری
با فرومایہ روزگار مبر
کز نیٔ بوریا شکر نخوری

معانی

منقطع کردن: کاٹ ڈالنا۔ اولیتر: سب سے بہتر۔ بیخ تبار: خاندان کی جڑ برآوردن: اکھاڑ ڈالنا۔ آتش نشاندن: آگ بجھانا۔ اخگر: چنگاری گذاشتن: چھوڑ دینا۔ افعی: سانپ۔ فرومایہ: کمینہ۔ نگہ داشتن: دیکھ بھال کرنا۔ آب زندگی: آبِ حیات۔ برخوردن: پھل کھانا نیٔ بوریا: پٹ سن طوعاً وکرہاً: مجبوراً

وزیر این سخن بشنید طوعاً وکرہاً بلپسندید و برحسنِ رائی ملک آفرین خواند وگفت۔ آنچہ خداوند، دام ملکہ، فرمود، عین حقیقت است کہ اگر در سلکِ آن بدان تربیت یافتی طبیعتِ ایشان گرفتی و یکی از ایشان شدی امابندہ امیدوارست کہ بعشرتِ صالحان تربیت پذیرد و خوی خردمندان گیرد کہ ہنوز طفلست و سیرتِ بغی و عنادِ آن گروہ در نہادِ او متمکن نشدہ در حدیثست۔ کُلّ مُولُودٍ یُولَدُ عَلَی الفِطرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ وَیُنَصِّرَانِہٖ وَیُمَجِّسَانِہٖ:

با بدان یار گشت ہمسرِ لوط
خاندانِ نبوتش گم شد
سگِ اصحابِ کہف روزی چند
پیٔ نیکان گرفت و مردم شد

Marfat.com

(بادشاہ نے کہا) ان کے فساد کی نسل کو کاٹ دینا اور ان کے خاندان کی جڑ کو اکھاڑ ڈالنا ہی سب سے بہتر ہے۔ کیونکہ آگ بجھا دینا اور چنگاری چھوڑ دینا، اور سانپ کو مار ڈالنا اور اس کے بچے کی دیکھ بھال کرنا عقلمندوں کا شیوہ نہیں۔

اشعار: بادل اگر آب حیات بھی برسائے۔
تو بید شاخ سے تو ہرگز پھل نہیں کھائے گا
کسی کمینے (شخص) کے ساتھ زندگی بسر نہ کر
کیونکہ پٹ سن سے تو کبھی شکر نہیں کھا سکتا۔

تشریح:

بید کی شاخ کی چاہے آب حیات سے آبیاری کی جائے۔ اس پر پھل نہیں آتا۔ اسی طرح پٹ سن کی چھڑیاں دیکھنے میں گنے کی طرح ہوتی ہیں۔ لیکن ان میں گنے کی طرح مٹھاس نہیں ہوتی۔ سعدی۔ اسی لیے کمینے شخص سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک کمینہ شخص بید کی شاخ اور پٹ سن کے پودے کی طرح ہے جس سے کسی کو کوئی فیض نہیں پہنچ سکتا۔

وزیر نے یہ بات سنی اور چار و ناچار اسے پسند کیا اور بادشاہ کی رائے پر آفرین کہا۔ اور کہا کہ جو کچھ حضور (آپ کا ملک ہمیشہ قائم رہے) نے فرمایا۔ بالکل حقیقت ہے۔ کہ اگر یہ ان بدوں کی صحبت میں پرورش پاتا تو ان کی فطرت اختیار کرتا اور ان میں سے ایک ہوتا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ یہ نیکوں کی صحبت میں پرورش پائے گا اور عقلمندوں کی عادت اپنائے گا۔ کیونکہ یہ ابھی بچہ ہے اور دشمنی اور سرکشی کی عادت اسکی فطرت میں نہیں بیٹھی۔ اور حدیث (میں) ہے کہ تمام بچے اپنی فطرت پر پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن انکے والدین انہیں یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا لیتے ہیں۔

اشعار: حضرت لوط کی بیوی بدوں کی دوست بن گئی۔
اس کی نبوت کا خاندان ختم ہو گیا۔
اصحاب کہف کے کتے نے چند روز
نیکوں کی پیروی کی اور اس کا شمار انسانوں میں ہونے لگا۔

Marfat.com

معانی

صالحان : صالح کی جمع ، نیک - آفرین خواندن : تعریف کرنا خو : عادت
نهاد : سرشت - متمکن : بیٹھنا - مولود : بچہ - بغی : بغاوت - عناد :
دشمنی - همسر : بیوی - سگ : کتا - روزی چند : چند دن - پی : پیچھے
نیکان : نیک کی جمع -

این بگفت و طایفه ای از ندمای ملک ، باوی بشفاعت یار شدند،
تا ملک از سرِ خونِ او درگذشت وگفت بخشیدم اگرچه مصلحت ندیدم

دانی که چه گفت زال با رستم گرد؟
دشمن نتوان حقیر وبیچاره شمرد

دیدم بسی که آب سرچشمهٔ خرد
چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد

معانی

ندما : جمع ندیم ، مصاحب - شفاعت : سفارش - مصلحت : بھلائی
زال : ایران کے مشہور پہلوان رستم کا باپ ، جس کے جسم پر سپید بال تھے -
چشمهٔ خرد : چھوٹا چشمہ - شتر : اونٹ - بسی : اکثر ، بہت دفعہ
بار : بوجھ مراد سامان -

فی الجمله پسر را بناز و نعمت برآورد و استاد و ادیب بتربیت
او نصب کرد ، تا حسنِ خطاب و ردِّ جواب و سایر آداب ملوکش در
آموخت و در نظر همگنان پسندیده آمد - باری وزیر از شمایلِ او در حضرتِ
ملک شمّهٔ ای میگفت که : تربیتِ عاقلان در او اثر کرده است و جهل
قدیم از جبلّتِ او بدر برده - ملک را تبسّم آمد و گفت :

عاقبت گرگ زاده گرگ شود
گرچه با آدمی بزرگ شود

Marfat.com

تشریح : سعدی کہتے ہیں کہ صحبت، انسانی فطرت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی نافرمان بیوی اسی لیے راندۂ درگاہ ہوئی۔ اس کے برعکس ایک کتے نے اصحاب کہف (سات نیک آدمی جنہوں نے ایک ظالم بادشاہ دقیانوس سے بچنے کے لیے ایک غار میں پناہ لی تھی۔ اس وقت ایک کتا بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا تھا) کے ساتھ چند دن گزارے تو اس کا درجہ بلند ہوگیا۔

وزیر نے یہ کہا اور بادشاہ کے مصاحبوں کا ایک گروہ سفارش کے لیے اس کے ساتھ ہوگیا۔ یہاں تک کہ بادشاہ نے اس کی جاں بخشی کردی اور (بادشاہ نے) کہا۔ میں نے (اسے) معاف کر دیا۔ اگرچہ مجھے اس میں مصلحت نظر نہیں آئی۔

اشعار : تو جانتا ہے کہ زال نے رستم پہلوان سے کیا کہا۔

دشمن کو حقیر اور کمزور نہیں سمجھنا چاہیئے۔

میں نے اکثر دیکھا کہ چھوٹے سے چشمہ کا پانی

جب زیادہ ہوگیا تو اونٹ اور سامان کو بہا لے گیا

تشریح : زال، رستم کا باپ تھا۔ وہ رستم کو ایک بڑی اچھی نصیحت کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ دشمن کو کبھی حقیر اور کمزور نہیں سمجھنا چاہیے۔ بعض اوقات ایک معمولی دشمن بھی بہت بڑے زیاں کا سبب بن جاتا ہے۔ اس لیے انسان کو خفیف اور معمولی دشمن سے بھی غافل نہیں رہنا چاہیے۔ شیخ سعدی یہاں معمولی چشمہ کی مثال دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ایسے چشمہ سے بھی غافل نہیں رہنا چاہیے۔ کیونکہ کبھی کبھار ایسا چشمہ بھی اونٹ اور اس پر لدے ہوئے سامان کو بہا کر لے جاتا ہے۔

قصہ مختصر (الغرض) اس بیٹے کو ناز و نعمت کے ساتھ پرورش کیا۔ اور اس کی تربیت کے لیے استاد اور ادیب مقرر کیا یہاں تک کہ حسن گفتگو اور بات کا جواب دینے اور بادشاہوں کی خدمت کے تمام آداب اسے سکھائے گئے۔ اور وہ سب کی نظروں میں مقبول ہوگیا۔ ایک مرتبہ وزیر اسکی خوبیوں کا کچھ ذکر بادشاہ کی خدمت میں کر رہا تھا۔ کہ داناؤں کی تربیت نے اس پر اثر کیا ہے اور اسکی فطرت کی پرانی جہالت دور کردی گئی ہے۔ بادشاہ مسکرا اٹھا اور کہا :

شعر : آخر کار بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہوتا ہے۔
چاہے وہ آدمی کے ساتھ ہی بڑا ہوا ہو۔

Marfat.com

معانی

فی الجملہ : قصہ کوتاہ برآوردن : پرورش کرنا ۔ نصب کرد : مامور کیئے ۔
حسنِ خطاب : عمدہ طریقہ سے گفتگو کرنا ۔ ردِّ جواب : بات کا جواب دینا ۔
آموختن : سکھانا ۔ ہمگنان : سب ۔ شمایل : محاسن، خوبیاں ۔ شمہ : تھوڑا سا
بدر بردن : باہر نکالنا ۔ عاقبت : انجام ۔ گرگ : بھیڑیا ۔ جبلّت : فطرت

سالی دو برین برآمد، طایفۂ اوباش محلت درو پیوستند و عقدِ مرافعت بستند تا بوقتِ فرصت وزیر و ہر دو پسرش را بکشت و نعمتِ بی قیاس برداشت و در مغارۂ دزدان بجای پدر بنشست و عاصی شد ۔ ملک دستِ تحیر بدندان گزیدن گرفت و گفت :

شمشیر نیک از آہن بد چون کند کسی؟
ناکس بتربیت نشود، ای حکیم کس
باران، کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس
زمین شورہ سنبل برنیارد
درو تخم و عمل ضایع مگردان
نکوئی با بدان کردن چنان است
کہ بد کردن بجای نیک مردان

معانی

اوباش محلّت : محلے کے بدمعاش ۔ مرافعت بستن : دوستی کرنا
بی قیاس : بے اندازہ ۔ مغارہ : غار عاصی شدن : باغی ہونا ،
تحیر : حیرت ۔ بدندان گزیدن : دانتوں سے کاٹنا ۔ آہن : لوہا ۔
ناکس : نااہل ، بدسرشت ۔ کس : اہل، لائق ۔ باران : بارش خس : گھاس
سنبل : خوشبودار گھاس ۔ تخم : بیج ۔ عمل : محنت ۔ ضایع مگردان : ضایع نہ کر

Marfat.com

تشریح:
صحبت، فطرت کو نہیں بدل سکتی۔ سعدی کہتے ہیں کہ اگر بھیڑیا کا بچہ انسانوں میں بھی پروان چڑھے تب بھی اس کی درندگی دور نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح بدفطرت انسان اچھے لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے کے باوجود بھی بدفطرت ہی رہتا ہے۔

اس واقع کو دو سال گزر گئے۔ اس جگہ کے اوباش لوگوں کا گروہ اس کے ساتھ مل گیا۔ اور (اس کے ساتھ) دوستی کا رشتہ استوار کر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے موقعہ پاکر وزیر اور اس کے دو بیٹوں کو ہلاک کر دیا اور بے اندازہ سامان اٹھا لے گیا اور چوروں کے غار میں اپنے باپ کی جگہ جا بیٹھا اور باغی ہوگیا۔ بادشاہ حیرت کی انگلیاں کاٹنے لگا اور کہا۔

اشعار: کوئی اچھی تلوار برے لوہے سے کیسے بنا سکتا ہے۔
اے دانا! نا اہل تربیت سے اہل نہیں ہو سکتا۔
بارش جس کی فطری پاکیزگی میں کسی کو اختلاف نہیں۔
باغ میں لالہ اگاتی ہے اور شور زدہ زمین میں منحوس گھاس (اگاتی ہے)
شور زدہ زمین میں سنبل نہیں اگتا۔
اس میں تو بیج اور محنت (عمل) ضائع نہ کر۔
بروں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے۔
جیسے نیک لوگوں کے ساتھ بدی کرنا۔

تشریح:
لاکھ کوشش کی جائے نا اہل، نا اہل ہی رہتا ہے۔ اور تربیت کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بارش کا پانی باغ اور شور زدہ زمین پر یکساں برستا ہے۔ لیکن باغ میں لالہ کے پھول جنم لیتے ہیں اور شور زدہ زمین میں گھاس پھونس۔ اسی لیے شیخ سعدی نصیحت کرتے ہیں کہ بروں کے ساتھ بھلائی کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور وہ کسی اچھے سلوک کے مستحق نہیں۔ ان کی تربیت کرنا گویا وقت ضائع کرنا ہے۔

Marfat.com

حکایت نمبر ۵ : سرہنگ زاده ای را بر درِ سرای اُغلمش دیدم که عقل و کیاستی و فہم و فراستی زایدالوصف داشت - ہم از عہدِ خُردی، آثارِ بزرگی، در ناصیۂ او پیدا -

بالای سرش زہوشمندی
میتافت ستارۂ بلندی

معانی

سرہنگ زاده : سپاہی کا لڑکا - اغلمش : ایک بادشاہ کا نام - سرای : محل کیاست : فہم، دانائی، فراست - زائدالوصف : بہت زیادہ خوبیاں. عہدِ خردی : بچپن - آثار : اثر، نشانی - ناصیہ : پیشانی - پیدا : ظاہر - تافتن : چمکنا -

فی الجملہ مقبولِ نظرِ سلطان آمد کہ جمالِ صورت و کمالِ معنی داشت و حکما گفتہ اند : تو انگری بہنرست، نہ بمال و بزرگی بعقلست، نہ بسال، ابنای جنسِ او بر وی حسد بردند و بخیانتش متہم کردند و در کُشتنِ او سعی بی فایده نمودند ؛ دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ؟ ملک پرسید کہ ، موجب خصمیٔ ایشان درحقِ تو چیست ؟ گفت : در سایۂ دولتِ خداوندی ، دام مُلکہ ، ہمگانرا راضی کردم مگر حسود را ، کہ راضی نمیشود الّا بزوالِ نعمتِ من و اقبال و دولتِ خداوندی باد :

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسی
حسود را چکنم کہ ز خود برنج درست
بمیر تا برہی ، ای حسود ، کیں رنجیست
کہ از مشقتِ آن جز بمرگ نتوان رست
شور بختان با آرزو خواہند
مقبلان را زوالِ نعمت و جاه
گر نبیند بروز شپره چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناه ؟

Marfat.com

حکایت نمبر ۵ : میں نے ایک سپاھی زادہ کو اغلمش کی سرائے کے دروازہ پر دیکھا کہ وہ بے حد عقل و ذہانت ، اور فہم و فراست رکھتا تھا چھوٹی عمر ہی سے بزرگی کے آثار اسکی پیشانی سے ظاہر تھے ۔

شعر : اس کے سر پر عقلمندی کی وجہ سے
اوج (بلندی) کا ستارہ چمک رہا تھا ۔

تشریح :

وُہ لڑکا (سپاہی زادہ) اس قدر ذہین تھا کہ خوش بختی کا ستارہ اسکی پیشانی پر طلوع ہو رہا تھا ۔

القصہ وہ بادشاہ کا منظورِ نظر ہوگیا کیونکہ وہ ظاہری حسن اور باطنی حسن رکھتا تھا ۔ اور داناؤں نے کہا ہے کہ امیری خوبیوں کی بدولت ہوتی ہے مال کی وجہ سے نہیں ۔ اور بزرگی کا تعلق عقل سے ہے عمر سے نہیں ۔ اس کے ہم عمر ، اسکے عہدہ کی وجہ سے ، اس سے حسد کرنے لگے ۔ اور اس پر خیانت کا الزام لگایا اور اسے قتل کرنے کی بے فائدہ کوشش کی ۔ جب دوست (خدا) مہربان ہو تو دشمن کیا بگاڑ سکتا ہے ۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے حق میں ان کی دشمنی کی کیا وجہ ہے ؟ اس نے کہا ۔ میں نے آپکی سلطنت کے سایے میں خدا سے ہمیشہ قائم رکھے ، ان سب کو راضی کیا مگر حاسد کبھی راضی نہیں ہوتا ۔ جب تک کہ میرے رتبہ کو زوال نہ آئے ۔ خدا کرے آپ کی سلطنت اور آپ کا اقبال باقی (سلامت) رہے

اشعار : مجھ سے یہ تو ہو سکتا ہے کہ میں کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچاؤں ۔

حاسد کا کیا کروں کہ وہ اپنی ہی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہے ۔

اے حاسد ! مرجا ! تاکہ تجھے (اس تکلیف سے) نجات ملے ۔ کیونکہ یہ ایسی تکلیف ہے کہ اس کی مشقت (برداشت) سے موت کے سوا نجات نہیں مل سکتی ۔

بدبخت (لوگ) آرزو کرتے ہیں ۔

خوش بخت لوگوں کی نعمتوں اور مرتبے کے زوال کی ۔

اگر چمگادڑ دن میں نہیں دیکھ سکتی ۔

تو اس میں سورج کا کیا قصور ہے ۔

Marfat.com

راست خواہی ہزار چشم چنان
کور، بہتر، کہ آفتاب سیاہ

معانی

مقبول : پسند۔ جمال صورت : ظاہری حسن۔ کمال معنی : حسن سیرت۔ توانگری : امیری۔ ابنائے جنس : لوگ۔ حسد بردن : حسد کرنا۔ متہم کردن : تہمت لگانا۔ سعی : کوشش۔ خصمی : دشمنی۔ حسودان : جمع حسود، حاسد رستن : نجات پانا۔ شوربخت : بدنصیب۔ شپرہ چشم : چمگادڑ جیسی آنکھ والا مقبلان : اقبال والے، خوش قسمت۔ کور : اندھا۔

حکایت نمبر ۶ : یکی را از ملوکِ عجم حکایت کنند کہ دستِ تطاول بمالِ رعیت دراز کردہ بود و جور و اذیت آغاز کردہ تا بجای کہ خلق از مکایدِ ظلمش بجہان برفتند و از کربتِ جورش راہِ غربت گرفتند چون رعیت کم شد، ارتفاعِ ولایت نقصان پذیرفت و خزانہ تہی ماند و دشمنان زور آوردند :

ہر کہ فریاد رس روزِ مصیبت خواہد
گو : در ایامِ سلامت بجوانمردی کوش
بندۂ حلقہ بگوش ار ننوازی، برود
لطف کن، لطف، کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

معانی

عجم : ایران۔ دستِ تطاول : لوٹ مار کا ہاتھ۔ جور : ظلم۔ مکاید : مکر و فریب۔ کربت : تکلیف۔ غربت : مسافری۔ ارتفاع : ٹیکس، آمدنی، ترقی۔ ولایت : سلطنت۔ خزینہ : خزانہ۔ فریاد رس : فریاد سننے والا، ہمدرد۔ نواختن : نوازش کرنا۔ بندۂ حلقہ بگوش : وہ غلام جس کے کان میں غلامی کا چھلا پڑا ہوا ہے۔ تہی : خالی۔

Marfat.com

سچ پوچھتے ہو تو ایسی ہزار آنکھوں کا
اندھا ہونا، سورج کے سیاہ ہونے سے بہتر ہے۔

تشریح:
ان اشعار میں سعدی شیرازی حاسد کی فطرت کے بارے میں بتلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ حاسد ہمیشہ حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہے۔ اور خوش نصیبوں کی تباہی کا خواشمند رہتا ہے۔ اس کی حیثیت اس چمگادڑ کی سی ہے۔ جو روشنی میں دیکھ نہیں سکتی۔ ایسی چمگادڑ کی خاطر آفتاب کا چراغ نہیں بجھایا جا سکتا۔ ایسی چمگادڑ کا اندھا رہنا ہی بہتر ہے۔

حکایت نمبر ۶: ایران کے بادشاہوں میں سے ایک کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ اس نے رعایہ کے مال پر اپنے ظلم کا ہاتھ دراز کر رکھا تھا اور تکلیف کا آغاز کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ لوگ اس کے برے کاموں سے اس کے ملک کو چھوڑ کر دنیا میں چلے گئے۔ وہ اس کے ظلم کی تکلیف سے مسافری کا راستہ اختیار کر گئے جب رعایہ کم ہوگئی تو سلطنت کی آمدنی کو نقصان پہنچا۔ اور خزانہ خالی ہوگیا۔ اور دشمن قوت پکڑ گئے۔
اشعار: جو کوئی مصیبت میں مددگار چاہتا ہے۔

اس سے کہدے کہ وہ سلامتی کے دنوں میں جواں مردی اختیار کرے۔
اگر تو نوازش (مہربانی) نہیں کرے گا تو تیرا حلقہ بگوش غلام بھاگ جائے گا۔
مہربانی کر مہربانی۔ تاکہ بیگانہ بھی تیرا غلام بن جائے۔

تشریح:
سعدی کہتے ہیں کہ اگر انسان اچھے دنوں میں لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے، تو یہی لوگ مصیبت کے ایام میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ بدسلوکی کے سبب زر خرید غلام بھی بھاگ جاتا ہے۔ اور حسن سلوک بیگانوں کو بھی غلامی کے حلقہ میں کھینچ لاتا ہے۔

Marfat.com

باری بمجلس او، در کتاب شاهنامه می خواندند، در، زوالِ مملکت ضحاک و عهدِ فریدون - وزیر ملک را پرسید، هیچ توان دانستن که فریدون که، گنج و ملک و حشم نداشت، چگونه برو مملکت مقرّر شد؟ گفت آنچنانکه شنیدی خلقی برو بتعصب گرد آمدند و تقویت کردند و پادشاهی یافت گفت - ای ملک؛ چو گرد آمدنِ خلقی، موجبِ پادشاهیست، تو مر خلق را چرا پریشان میکنی؟ مگر سرِ پادشاهی نداری؟

همان به که لشکر بجان پروری
که سلطان به لشکر کند سروری

معانی

ضحاک: ایک ظالم بادشاہ کا نام۔ حشم: لشکر۔ چگونہ: کس طرح۔ گرد آمدن: جمع ہونا۔ تقویت کردن: قوت دینا۔ یافتن: پانا۔ سرِپادشاھی: بادشاہی کی خواہش۔ بہ: بہتر۔ سروری: سرداری۔

ملک گفت: موجبِ گرد آمدنِ سپاه و رعیت چیست؟ گفت: پادشه را کرم باید تا برو گرد آیند و رحمت تا در پناهِ دولتش ایمن نشینند و ترا این هر دو نیست -

نکند جور پیشه سلطانی
که نیاید ز گرگ چوپانی
پادشاهی که طرحِ ظلم افگند
پای دیوارِ ملکِ خویش بکند

معانی

موجب: سبب، وجہ۔ گرد آمدن: جمع ہونا۔ سپاہ: فوج۔ کرم: مہربانی۔ رحمت: رحم کرنا۔ دولت: حکومت۔ جورپیشہ: ظالم۔ چوپانی: محافظت۔

Marfat.com

ایک مرتبہ اس کی مجلس میں شاہنامہ کی کتاب میں، ضحاک کی سلطنت کے زوال اور فریدون کے عہد کے بارے میں پڑھ رہے تھے۔ وزیر نے بادشاہ سے پوچھا۔ کیا کچھ معلوم ہے کہ فریدون جس کے پاس خزانہ ملک اور لشکر نہیں تھا، اسے حکومت کس طرح مل گئی۔ بادشاہ نے کہا۔ جیسا کہ تو نے سنا ہوگا کہ لوگ تعصب کی وجہ سے اس کے گرد جمع ہو گئے اور اسے تقویت دی اور (اس طرح) اس نے بادشاہی پالی۔ (وزیر نے) کہا۔ اے بادشاہ جب لوگوں کا گرد جمع ہونا، بادشاہت کا سبب ہے تو پھر تو لوگوں کو کس لیے منتشر کرتا ہے۔ شاید تو بادشاہی کرنے کا خیال نہیں رکھتا۔

شعار: یہی بہتر ہے کہ تو لشکر کی جان (دل و جان) کے ساتھ پرورش کرے۔
کیونکہ بادشاہ لشکر کے ساتھ (لشکر کی وجہ سے) بادشاھی کرتا ہے۔

تشریح:

اگر بادشاہ اپنی فوج کا خیال رکھے گا۔ تو فوج وقت آنے پر اس کے تاج و تخت کی حفاظت کرے گی۔ اگر فوج بادشاہ کے سلوک سے دل گرفتہ ہوگی تو کاروبار سلطنت درہم برہم ہو جائے گا۔

بادشاہ نے کہا سپاہ (فوج) اور رعایہ کے اکٹھا ہونے (اکٹھا ہونے) کا سبب کیا ہے اس نے کہا: بادشاہ کو مہربانی کرنی چاہیے تاکہ لوگ اس کے پاس جمع ہوں اور رحم کرنا چاہیے تاکہ اس کی سلطنت کی پناہ میں امن سے بیٹھیں۔ اور تجھ میں یہ دونوں باتیں نہیں۔

اشعار: ظالم، بادشاھی نہیں کر سکتا۔
کہ بھیڑیے سے نگہبانی نہیں ہو سکتی۔
وہ بادشاہ جو ظلم کی بنیاد رکھتا ہے۔
اپنی سلطنت کی دیوار کی بنیاد کھود ڈالتا ہے۔

تشریح:

جس طرح ایک بھیڑیا، بھیڑوں کی رکھوالی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ایک ظالم بادشاہ، صحیح طور پر بادشاہی نہیں کر سکتا۔ اور جو بادشاہ ظالم ہوتا ہے

Marfat.com

رکھوالی۔ گرگ : بھیڑیا۔ کندیدن : اکھاڑنا۔ طرح ظلم افگندن : ظلم کی بنیاد رکھنا۔ پای دیوار : دیوار کی بنیاد۔

ملک را پندِ وزیرِ ناصح، موافق طبع مخالف نیامد۔ روی ازین سخن درہم کشید و بزندانش فرستاد۔ بسی برنیامد کہ بنی اعمامش بمنازعت برخاستند و بمقادمت لشکر آراستند و ملکِ پدر خواستند۔ قومی کہ از دستِ تطاولِ او بجان آمدہ بودند و پریشان شدہ، برایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرّفِ این بدر رفت و بر آنان مقرّر شد :

پادشاہی کو روا دارد ستم بر زیر دست
دوستدارش، روزِ سختی دشمنِ زورآورست
با رعیت صلح کن : وز جنگِ خصم ایمن نشین
زانکہ شاہنشاہِ عادل را رعیّت لشکرست

معانی

پند : نصیحت۔ ناصح : نصیحت کرنے والا۔ زندان : قید خانہ، بنی اعمام : چچاؤں کے بیٹے۔ منازعت : جھگڑا، لڑائی۔ مقادمت : مقابلہ تصرف : قبضہ۔ بجان آمدہ بودند : تنگ آئے ہوئے تھے۔ زیردست : ماتحت

حکایت نمبر ۷ : پادشاہی با غلامی عجمی درکشتی نشست و غلام دیگر دریا را ندیدہ بود و محنتِ کشتی نیازمودہ۔ گریہ و زاری درنہاد و لرزہ براندامش افتاد۔ چندآنکہ ملاطفت کردند، آرام نگرفت۔ ملک را عیش ازو منغض بود و چارہ ندانستند۔ حکیمی در آن کشتی بود۔ ملک را گفت : اگر فرمان دہی من او را بطریقی خامش گردانم۔ گفت۔ نہایتِ لطف و کرم باشد۔ بفرمود تا غلام را بدریا انداختند۔ باری چند غوطہ خورد، پس مویش گرفتند و سوی کشتی آوردند۔ بدو دست در سُکانِ کشتی درآویخت۔ چون برآمد۔ بگوشہ ای بنشست و قرار یافت۔ ملک را عجب آمد، کہ درین چہ حکمت بود؟ گفت : از اول محنتِ غرقہ شدن ناچشیدہ بود و قدرِ سلامتِ کشتی نمی دانست

Marfat.com

وہ اپنی سلطنت کی بنیادیں خود اپنے ہی ہاتھوں کھوکھلی کرتا ہے۔ اور پھر ایک دن قصر سلطنت دھڑام سے زمین پر آگرتا ہے۔
نصیحت کرنے والے وزیر کی نصیحت، بادشاہ کی مخالف طبیعت کے موافق نہ آئی اس نے اس بات سے منہ پھیر لیا۔ اور اسے (وزیر کو) قید خانے میں بھیج دیا۔
زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ بادشاہ کے چچا زاد بھائی جھگڑے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے باپ کے ملک کا مطالبہ کیا۔ وہ لوگ جو بادشاہ کے ظلم سے تنگ آئے ہوئے تھے اور بکھر گئے تھے، ان کے گرد جمع ہو گئے۔ اور انہیں تقویت پہنچائی۔ یہانتک کہ ملک اس (ظالم بادشاہ) کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور انہیں مل گیا

اشعار: جو بادشاہ اپنے ماتحتوں پر ظلم جائز سمجھتا ہے۔
اس کا دوست (بھی) مصیبت کے دن اس کا سخت ترین دشمن بن جاتا ہے۔
رعایہ کے ساتھ صلح رکھ۔ اور دشمن کی جنگ سے محفوظ رہ۔
کیونکہ عادل بادشاہ کی رعایہ اس کی فوج ہے۔

تشریح:

جو بادشاہ اپنے ماتحتوں سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ ماتحت اس کے لیے جان لڑا دیتے ہیں اور جو ایسا نہیں کرتا، تو یہی لوگ اس کے دشمن بن جاتے ہیں۔ رعایا کا بھی یہی حال ہے۔ رحم دل بادشاہ کے رعایہ کٹ مرتی ہے۔ اور ظالم کا ساتھ نہیں دیتی۔

حکایت نمبر ۷: ایک بادشاہ ایک ایرانی غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا تھا۔ غلام نے (اس سے پہلے) کبھی سمندر نہیں دیکھا تھا اور اسے کشتی کی تکلیف کا کوئی تجربہ نہ تھا۔ اس نے آہ وزاری شروع کر دی اور اسکا جسم کانپنے لگا۔ اس کے ساتھ جس قدر نرمی برتی گئی۔ اسے چین نہ آیا۔ بادشاہ کا لطف اس کی وجہ سے غارت ہو گیا۔ اور کوئی چارہ (علاج) سمجھ میں نہ آیا۔ ایک دانا اس کشتی میں تھا۔ اس نے بادشاہ سے کہا اگر آپ حکم دیں تو میں ایک طریقے سے اسے خاموش کرا دوں۔ بادشاہ نے کہا۔ انتہائی مہربانی ہوگی۔ اس نے حکم دیا یہانتک کہ لوگوں نے غلام کو سمندر میں پھینک دیا۔ اس نے چند غوطے کھائے۔ اس کے بعد لوگوں نے اس کے بال پکڑے اور کشتی کی طرف لائے اور دونوں ہاتھوں سے کشتی کے پچھلے حصے

Marfat.com

هم چنین قدرِ عافیت کسی داند که بمصیبتی گرفتار آید :

اشعار :

ای سیر، ترا نان جوین خوش نماید
معشوقِ منست آنک بنزدیکِ تو زشتست
حورانِ بہشتی را دوزخ بود اعراف
از دوزخیان پرس که اعراف بہشتست
فرقست میان آنکه یارش در بر
با آنکه دو چشم انتظارش بر در

معانی

دریا : سمندر ۔ محنت : تکلیف ۔ اندام : جسم ۔ منغض شدن : خراب ہونا ۔ ملاطفت : نرمی ۔ نہایت : بہت زیادہ ۔ سُکان : کشتی کا پچھلا حصّہ آویختن : لٹکانا ۔ عجب آمدن : تعجب ہونا ۔ عاقبت : آرام نانِ جوین : جو کی روٹی ۔ زشت : بدصورت ۔ در بر : پہلو میں اعراف : جنت اور دوزخ کے درمیان ایک مقام ۔

حکایت نمبر ۸ : ہرمز را گفتند : وزیرانِ پدر را چہ خطا دیدی که بند فرمودی ؟ گفت ۔ خطائی معلوم نکردم ولیکن دیدم که مہابتِ من در دلِ ایشان بی کرانست و بر عہدِ من اعتمادِ کلی ندارند ۔ ترسیدم از بیم گزند خویش آہنگِ ہلاکِ من کنند ۔ پس قولِ حکما را کار بستم که گفته اند :

از آن کز تو ترسد بترس ! ای حکیم
وگر با چو او صد بر آیی بجنگ
نبینی که چون گربه عاجز شود
بر آرد بچنگال چشمِ پلنگ ؟

Marfat.com

سے لٹکا دیا۔ جب باہر نکلا تو ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ اور سکون پایا۔ بادشاہ کو تعجب ہوا۔ کہ اس میں کیا حکمت تھی۔ کہا (دانا نے) پہلے۔ اس نے ڈوبنے کی تکلیف نہیں چکھی تھی (اٹھائی تھی) اور کشتی کی سلامتی کی قدر نہیں جانتا تھا۔ اسی طرح عافیت (سلامتی، سکون) کی قدر وہ جانتا ہے جو کسی مصیبت میں گرفتار ہوا ہو۔

اشعار: اے سیر (جس کا پیٹ بھرا ہوا) تجھے جو کی روٹی اچھی نہیں لگتی۔
جو چیز تیرے نزدیک بری ہے۔ وہ میری محبوب ہے۔
بہشت کی حوروں کے لئے اعراف دوزخ ہے۔
دوزخیوں سے پوچھ۔ کہ (ان کے نزدیک) اعراف بہشت ہے۔
ان دونوں کے درمیان فرق ہے۔ ایک وہ جسکا دوست اس کے پہلو میں ہے۔
دوسرا جس کی دو آنکھیں (دوست کے) انتظار میں دروازہ پر لگی ہیں۔

تشریح:

جس کا پیٹ بھرا ہوا ہو وہ جو کی روٹی کو خاطر میں نہیں لاتا۔ لیکن بھوکے آدمی کے لیے یہی جو کی روٹی بہت بڑی نعمت ہے۔ جنت کی حوروں کے لیے اعراف دوزخ ہے۔ جبکہ دوزخیوں کے لیے یہی اعراف بہشت سے کم نہیں۔ اسی طرح جس شخص کا دوست اس کے پہلو میں ہے۔ اس کی حالت اس شخص سے قطعی مختلف ہوتی ہے۔ جسکا دوست اس سے جدا ہو۔

حکایت نمبر ۱: لوگوں نے ہرمز سے کہا، تو نے اپنے باپ کے وزیروں کا کیا قصور دیکھا کہ انہیں قید کر دیا۔ (ہرمز نے) کہا: قصور تو میں نے معلوم نہیں کیا۔ مگر میں نے دیکھا کہ ان کے دلوں میں میرا خوف بہت زیادہ ہے۔ اور میرے عہد پر پورا بھروسہ نہیں رکھتے۔ میں ڈر گیا کہ کہیں اپنے نقصان کے ڈر سے مجھے ہلاک کرنے کا ارادہ نہ کریں۔ پس نے میں نے داناؤں کے قول پر عمل کیا کہ انہوں نے کہا ہے۔

اشعار: اے دانا! تو اس (شخص) سے ڈر، جو تجھ سے ڈرتا ہے۔
چاہے تو اس جیسے سو آدمیوں سے جنگ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔
تو نے نہیں دیکھا کہ جب بلی عاجز ہو جاتی ہے۔
تو اپنے پنجے سے چیتے کی آنکھیں نکال دیتی ہے۔

Marfat.com

از آن مار بر پای راعی زند
کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ

معانی

ہرمز : نوشیروان عادل کا بیٹا ۔ خطا : قصور ۔ مہابت : ہیبت، خوف گزند : نقصان ۔ آہنگ : ارادہ ۔ کار بستن : عمل کرنا ۔ چنو : چون او، اس جیسے ۔ بجنگ برآمدن : لڑائی میں فتح پانا ۔ مار : سانپ راعی : چرواہا ۔ زند : مارتا ہے ۔ کوبد از کوفتن سے : کوٹنا، کچلنا ۔ برآرد : نکال ڈالتی ہے ۔ چنگال : پنجہ ۔ پلنگ : چیتا ۔

حکایت نمبر ۹ : یکی از ملوکِ عرب رنجور بود، در حالتِ پیری از اُمیدِ زندگانی قطع کردہ، کہ سواری از در درآمد و بشارت داد کہ : فلان قلعہ را بدولتِ خداوند گشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاہ و رعیتِ آن طرف بجملگی مطیع فرمان گشتند۔ ملک نفسی سرد بر آورد۔ گفت : این مژدہ مرا نیست، دشمنان راست یعنی وارثانِ ملکت :

بدین امید بسر شد، دریغ عمرِ عزیز
کہ آنچہ در دلست از درم فراز آید
امید بستہ بر آمد ولی چہ فایدہ؟ زانک
امید نیست کہ عمرِ گزشتہ باز آید
کوسِ رحلت بکوفت دستِ اجل
ای دو چشم، وداعِ سر بکنید
ای کفِ دست وساعد و بازو
ہمہ تودیع یکدگر بکنید
بر منِ اوفتادہ دشمن کام
آخر، ای دوستان، گذر بکنید

Marfat.com

چرواہے کے پاؤں پر سانپ اس لیے کاٹتا ہے۔
کہ وہ ڈرتا ہے کہ چرواہا اس کے سر کو پتھر سے کچل دے گا۔

تشریح:

جس آدمی کا رعب اور دبدبہ لوگوں کے دلوں میں گھر کر جائے۔ لوگ اسے ہلاک کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔ سعدی اسی لیے ایسے لوگوں سے محتاط رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور دلیل پیش کرتے ہیں کہ سانپ کو چرواہے سے اپنی جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی لیے وہ چرواہے کو ڈس لیتا ہے۔ اسی طرح جب بلی کو اپنی جان بچتی نظر نہیں آتی۔ تو وہ چیتے پر جھپٹ پڑتی ہے۔ اور اس کی آنکھیں نکال ڈالتی ہے۔

حکایت نمبر ۹: عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بوڑھاپے کی حالت میں بیمار تھا اور زندگی کی آس منقطع کر بیٹھا تھا کہ ایک سوار دروازہ سے اندر آیا اور خوشخبری دی کہ حضور کے اقبال سے ہم نے فلاں قلعہ فتح کر لیا اور دشمن قید کر لیے گئے اور وہاں کی فوج اور رعایہ سب نے اطاعت قبول کر لی۔ بادشاہ نے سرد آہ بھری۔ کہا۔ یہ خوشخبری میرے لیے نہیں ہے۔ دشمنوں کے لیے ہے یعنی مملکت کے وارثوں کے لیے۔

اشعار: افسوس، عمر عزیز اس امید میں گزر گئی۔
کہ جو کچھ میرے دل میں ہے، وُہ پورا ہو جائے۔
جو امید باندھی تھی، پوری ہو گئی۔ لیکن کیا فائدہ۔ کیونکہ
(اس بات کی کوئی) امید نہیں ہے کہ گزری ہوئی عمر پھر لوٹ آئے
موت کے ہاتھ نے کوچ کا نقارہ بجا دیا۔
اے (میری) دو آنکھوں (میرے) سر کو الوداع کہو۔
اے (میری) ہتھیلی، کلائی اور بازو
سب ایک دوسرے کو خدا حافظ (الوداع) کہو۔
مجھ گرے ہوئے بدنصیب کے پاس سے
آخر اے دوستو گزرو

Marfat.com

روزگارم بشد بنادانی
من نکردم، شما حذر بکنید

معانی

رنجور : بیمار ۔ امید قطع کردن : مایوس ہوجانا۔ بشارت : خوش خبری
قلعہ کشادن : قلعہ فتح کرنا ۔ بجملگی : سب ۔ اسیر آمدن : قید ہونا
نفس سرد برآوردن : ٹھنڈی سانس بھرنا ۔ مژدہ : خوشخبری ۔ دریغ : افسوس
از درم فراز آید : پورا ہوجائے گا ۔ برآمد : پوری ہوگئی ۔ باز آید : واپس آئے ۔
کوس رحلت : کوچ کا نقارہ ۔ بکوفت : بجایا ۔ دستِ اجل : موت کا ہاتھ ۔
تودیع : الوداع ۔ روزگارم بشد : میری زندگی ختم ہوگئی ۔ حذر کردن : پرہیز کرنا ۔

حکایت نمبر ۱۰ : بر بالینِ تربتِ یحییٰ پیغامبر، علیہ السّلام معتکف بودم، در جامع دمشق کہ یکی از ملوکِ عرب، کہ بی انصافی منسوب بود، اتفاقاً بزیارت آمد و نماز و دعا کرد و حاجت خواست

درویش و غنی بندۂ ایں خاکِ درند
و آنان کہ غنی ترند محتاج ترند

معانی

بالین : سرہانہ ۔ تربت : قبر ۔ معتکف : اعتکاف کرنے والا (عبادت میں مشغول) ۔ غنی : امیر ۔ بندہ : غلام ۔ آنان : وہ ۔ محتاج تر : سب سے زیادہ محتاج، حاجتمند ۔

آنگہ مرا گفت : از آنجا کہ ہمتِ درویشانست و صدق معاملت ایشان خاطری ہمراہ من کنید، کہ از دشمنی صعب اندیشناکم ۔ گفتمش بر رعیتِ ضعیف رحمت کن، از دشمنِ قوی زحمت نبینی ۔

ببازوانِ توانا و قوّتِ سر دست
خطا ست پنجۂ مسکینِ ناتوان بشکست

Marfat.com

میرے دن (زمانہ) نادانی میں گزر گئے
میں نے پرہیز نہیں کیا۔ آپ پرہیز کریں۔

تشریح: انسان کی تمام تر زندگی خواہشات کی تکمیل میں گزر جاتی ہے۔ انسان کی خواہشات تو پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن اسکی گزری ہوئی زندگی واپس نہیں آتی۔ جب انسان مرتا ہے تو اس کے اعضا بکھر جاتے ہیں اور ایک دوسرے سے (جسم سے) جدا ہو جاتے ہیں۔ سعدی نے انسان کے انجام کی دردناک تصویر ان الفاظ میں کھینچ ہے۔ اور بتایا ہے کہ انسان اپنی خواہشات کے پیچھے جو عمر گزارتا ہے۔ وہ اسکی نادانی کے لمحات ہوتے ہیں۔

حکایت نمبر ۱۰: میں دمشق کی جامع مسجد میں حضرت یحیٰی پیغمبر علیہ السلام کی قبر کے سرہانے اعتکاف میں بیٹھا تھا کہ عرب کے بادشاہوں میں سے ایک جو بے انصافی میں مشہور تھا۔ اتفاقاً زیارت کے لیے آیا اور نماز پڑھی اور دعا کی اور حاجت مانگی۔

شعر: فقیر اور امیر اس دروازہ کی خاک کے غلام ہیں۔
اور وہ جو سب سے امیر ہیں۔ سب سے زیادہ محتاج ہیں۔

تشریح:
امیر اور غریب سب بزرگوں کے مزار پر جاکر اپنی مرادیں مانگتے ہیں۔ غریبوں کی نسبت امیروں کی ضرورت زیادہ ہوتی ہیں اس لیے وہ بزرگوں کے مزار کے زیادہ محتاج ہوتے ہیں۔

پھر اس نے مجھے کہا۔ چونکہ دعا درویشوں کی (قبول) ہوتی ہے۔ اور ان کا معاملہ سچا۔ آپ اپنی توجہ میرے حال پر کیجئے کہ میں ایک سخت دشمن سے خوفزدہ ہوں۔ میں نے اسے کہا: کمزور رعایہ پر رحم کرتا کہ تو طاقتور دشمن سے تکلیف نہ اٹھائے۔

شعر: مضبوط بازوں اور پنجے کی طاقت سے
کسی کمزور کے پنجے کو توڑنا غلطی ہے۔

Marfat.com

نترسد آنکه برافتادگان نبخشاید
که گر زپای در آید کسش نگیرد دست؟
بر آنکه تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت؟
دماغ بیهده پخت و خیال باطل بست
زگوش پنبه برون آر و داد خلق بده
وگر تو می ندہی داد ، روز دادی ہست

معانی

آنکه : پھر ۔ از آنجا : چونکہ ۔ ہمت : دعا ۔ صدق : سچائی، صداقت
صعب : سخت ۔ اندیشناکم : مجھے اندیشہ ہے ۔ بازوان توانا : مضبوط
بازو ۔ سردست : ہاتھ کا پنجہ ۔ ناتوان : کمزور ۔ افتادگان : گرے ہوئے ۔
زپای در آمدن : عاجز آنا گر پڑنا ۔ کسش : کس اورا ، کوئی اسکا ۔ دست گرفتن :
مدد کرنا ، ہاتھ تھامنا ۔ تخم کشتن : بیج بونا ۔ چشم داشتن : امید رکھنا ۔ پختن : پکانا
پنبہ : روئی ۔

بنی آدم اعضای یک پیکرند[1]
که در آفرینش زیک گوهرند
چو عضوی بدرد آورد روزگار
دگر عضوها را نماند قرار
تو ، کز محنت دیگران بی غمی
نشاید که نامت نهند آدمی

معانی

بنی آدم : آدم کی اولاد ، انسان ۔ روز داد : انصاف کا دن ، قیامت ۔
پیکر : جسم ۔ اعضا : عضو کی جمع ، جسم کا حصّہ ۔ آفرینش : پیدائش ،
تخلیق ۔ گوہر : موتی ، جوہر ۔ روزگار : زمانہ ۔ بی غم : بے فکر ۔
نماند قرار : سکون نہیں رہتا ۔ نشاید : مناسب نہیں ۔

[1] دیگر غلط ہے ۔ دیگر کے معنی دوسرے ، کے ہیں ۔

Marfat.com

جو گرے ہوئے (عاجز) لوگوں پر رحم نہیں کھاتا - وہ (اس بات سے) نہیں ڈرتا۔
کہ اگر وہ گر پڑا تو کوئی اس کا ہاتھ نہیں پکڑے گا۔
جس کسی نے برائی کا بیج بویا اور نیکی کی امید رکھی ۔
اس نے اپنا دماغ فضول کھپایا اور جھوٹا خیال باندھا۔
کانوں سے روئی نکال دے اور لوگوں سے انصاف کر ۔
اگر تو انصاف نہیں کرے گا تو ایک دن انصاف کا ہے یعنی قیامت کا۔

تشریح :
کمزوروں پر ظلم کرنا، انسانیت کی توہین ہے۔سعدی اسی لیے صاحب قوت لوگوں کو تلقین کرتے ہیں کہ انہیں کمزوروں پر ظلم نہیں ڈھانا چاہیے۔قوت زوال پذیر چیز ہے۔جب زوال آتا ہے تو ظالموں کی کوئی مدد نہیں کرتا۔بادشاہوں کو غریبوں پر ترس کھانا چاہیے اور ان سے پورا پورا انصاف کرنا چاہیے۔ اگر وہ غریبوں کی فریاد نہیں سنیں گے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کا محاسبہ کرے گا۔

اشعار : حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد (انسان) ایک ہی جسم کے اعضا ہیں
کیونکہ بہ اعتبارِ پیدائش سب ایک ہی گوہر سے تعلق رکھتے ہیں۔
جب زمانہ کسی ایک عضو کو درد میں مبتلا کرتا ہے ۔
(تو) دوسرے اعضا کا سکون بھی باقی نہیں رہتا ۔
تو جو کہ دوسروں کی تکلیف سے بے غم ہے ۔
تجھے آدمی کا نام دینا بھی مناسب نہیں ۔

تشریح : تمام روئے زمین کے انسان حضرت آدم کی اولاد ہیں - اور اس رشتہ سے بھائی ہیں ۔انہیں ایک دوسرے کے دکھ درد کا احساس ہونا چاہیے۔ ان کی مثال جسم کے مختلف اعضاء کی سی ہے ۔جسم کے ایک حصہ میں درد ہوتا ہے۔ تو تمام جسم تلملا اٹھتا ہے ۔ سعدی کہتے ہیں کہ جو انسان، دوسرے انسان کی تکالیف کا احساس نہیں کرتا وہ ننگِ انسانیت ہے اور اسے انسان کہنا کسی صورت زیب نہیں دیتا ۔

Marfat.com

حکایت نمبر۱۱ : درویشی مستجاب الدّعوه در بغداد پدید آمد۔ حجّاج یوسف را خبر کردند ۔ بخواندش و گفت ۔ دعای خیری بر من بکن ۔ گفت ۔ خدایا جانش بستان گفت ۔ از بهرِ خدا ، این چه دعاست؟ گفت : دعای خیر است ترا و جملۂ مسلمانان را :

ای زبر دستِ زیر دست آزار
گرم تا کی بماند این بازار ؟
بچه کار آیدت جهان داری؟
مُردنت به که ، مردم آزاری

معانی

مستجاب الدّعوه : جس کی دعا قبول ہوتی ہو۔ پدید آمدن : نمودار ہونا، آنا۔ جانش : اسکی جان ۔ بستان : لے لے ۔ زیر دست آزار : کمزوروں کو ستانے والا ۔ بچه کار آیدت : تیرے کس کام آئے گی۔ جهانداری : حکومت ۔

حکایت نمبر۱۲ : یکی از ملوکِ بی انصاف ، پارسائی را پرسید: از عباد تنها کدام فاضل ترست ۔ گفت : ترا خوابِ نیم روز ، تا در آن یک نفس را خلق نیازاری ۔

اشعار : ظالمی را خفته دیدم نیم روز
گفتم : این فتنه است خوابش برده به
و آنکه خوابش بهتر از بیدار یست
آن چنان بد زندگانی ، مرده به

معانی

پارسا : متقی ، نیک ۔ نیم روز : دوپہر ۔ یک نفس : ایک لمحہ۔ فاضل تر : زیادہ فضیلت والی ۔ خوابش برده به : اس کا سونا بہتر ہے۔

حکایت نمبر۱۳ : یکی از ملوک را شنیدم که : شبی در عشرت ، روز کرده بود ، و در پایانِ مستی همی گفت :

Marfat.com

حکایت نمبر ۱۱ : ایک درویش جسکی دعائیں بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوتی تھیں، بغداد میں آنکلا لوگوں نے حجاج بن یوسف کو خبر دی۔ (حجاج نے) اسے بلایا اور کہا۔ میرے حق میں دعائے خیر کر! (درویش نے) کہا۔ اے خدا اس کی جان لے لے۔ (حجاج نے) کہا۔ خدا کے لیے یہ کیسی دعا ہے؟ (درویش نے) کہا۔ دعائے خیر ہے۔ تیرے اور تمام مسلمانوں کے لیے۔

اشعار : اے کمزوروں کو ستانے والے زبردست۔
یہ بازار کب تک گرم رہے گا۔
یہ حکومت تیرے کس کام آئے گی۔
لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے تیرا مرجانا بہتر ہے۔

تشریح : سعدیؒ صاحب اقتدار کو نصیحت کرتے ہیں کہ لوگوں پر ظلم وستم کرنا اچھا نہیں۔ کیونکہ ظلم وستم ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ وہ شخص جو لوگوں کو ستاتا ہے۔ اس کا مرجانا ہی بہتر ہے۔ تاکہ لوگوں کو اس کے ظلم سے نجات ملے۔

حکایت نمبر ۱۲ : بے انصاف (ظالم) بادشاہوں میں سے ایک نے پارسا سے پوچھا: عبادتوں میں سے کونسی (عبادت) سب سے اچھی ہے۔ کہا۔ تیرے لیے دوپہر کا سونا تاکہ تو اس ایک لمحہ کے لیے لوگوں کو نہ ستائے۔

اشعار : میں نے ایک ظالم کو دوپہر میں سوتے دیکھا۔
میں نے کہا۔ یہ فتنہ ہے۔ اس کا سونا ہی بہتر ہے۔
جس کسی کا سونا اسکی بیداری سے بہتر ہو۔
اس قسم کی بری زندگی سے اس کا مرجانا بہتر ہے۔

تشریح : ظالم جب سوتا ہے، تو کچھ دیر کے لیے لوگوں کو اس کے ظلم سے نجات مل جاتی ہے۔ اسی لیے سعدی کہتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا سونا یا مرجانا بہتر ہے۔

حکایت نمبر ۱۳ : بادشاہوں میں سے ایک کے بارے میں، میں نے سنا کہ اس نے رات کو عیش وعشرت میں دن بنا دیا تھا اور انتہائی مستی کی حالت میں کہہ رہا تھا۔

Marfat.com

مارا بجہانی خوشتر ازیں یکدم نیست
کز نیک و بد اندیشہ و ازکس غم نیست

معانی

پایانِ مستی : انتہائی مستی کا عالم ۔ خوشتر : زیادہ خوش کن ۔
اندیشہ : فکر، خیال ۔ ازکس : کسی کا ۔

درویشی برہنہ بسرما، برون در خُفتہ بود ۔ گفت :

ای آنکہ باقبال تو در عالم نیست
گیرم کہ غمت نیست، غم ما ہم نیست

معانی

بسرما : سردیوں میں ۔ برونِ در : دروازہ کے باہر ۔
باقبال تو : تیرے نصیبہ کے برابر ۔ گیرم : میں مانتا ہوں ۔

ملک را خوش آمد ۔ صُرّہ ای ہزار دینار از روزن برون داشت و گفت : دامن بدار، ای درویش ۔ گفت : دامن از کجا آرم؟ کہ جامہ ندارم ۔ ملک را بر ضعفِ حالِ او رقت زیادت شد و خلعتی بر آن مزید کرد و پیشِ او فرستاد ۔ درویش آن نقد را باندک زمان بخورد و پریشان کرد و باز آمد ۔

قرار درکفِ آزادگان نگیرد مال
نہ صبر در دلِ عاشق، نہ آب درغربال

معانی

صُرّہ : تھیلی ۔ جامہ : لباس ۔ ضعفِ حال : پتلی حالت ۔
خلعت : لباس ۔ قرار نگیرد : نہیں ٹھہرتا ۔ غربال : چھلنی ۔

Marfat.com

شعر : ہمارے لئے دنیا میں اس سے اچھا کوئی لمحہ نہیں ہے
کیونکہ ہمیں نیکی بدی کا کوئی اندیشہ اور کسی کا کوئی غم نہیں ہے

تشریح : عیاش انسان نیکی اور بدی کے تصور سے آزاد ہو جاتا ہے۔
اسے نہ اپنے غم کا احساس ہوتا ہے اور نہ دوسروں کے دکھ کا ۔

ایک برہنہ درویش سردی میں باہر سویا ہوا تھا ۔ اس نے کہا ۔

شعر : اے وہ (بادشاہ) کہ تجھ ایسا خوش نصیب ساری دنیا میں نہیں ہے۔
میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ تجھے اپنا کوئی غم نہیں ۔ کیا تجھے ہمارا غم بھی نہیں ہے۔
تشریح :
درویش بادشاہ سے کہتا ہے ۔ کہ یہ صحیح ہے کہ عیش و طرب کی وجہ سے تجھے اپنے غموں کا احساس نہیں ۔ لیکن تجھے اپنی رعایہ کے دکھ درد سے غافل نہیں رہنا چاہیے ۔
بادشاہ کو یہ بات اچھی لگی ۔ اس نے ہزار دینار کی تھیلی روشندان سے باہر نکالی اور کہا اے درویش دامن پھیلا ۔ کہا ۔ میں دامن کہاں سے لاؤں ؟ میرے جسم پر تو لباس ہی نہیں ۔ بادشاہ کا اس کی خراب حالت پر اور زیادہ دل بھر آیا اور اس پر (ہزار دینار کی تھیلی پر) ایک خلعت کا اضافہ کیا اور اسکے پاس بھیج دیا ۔ درویش نے اس رقم کو تھوڑے ہی مدت میں کھا لیا اور ضائع کر دیا اور پھر آ گیا ۔
شعر : آزاد منش لوگوں کے ہاتھ میں مال نہیں ٹھہرتا ۔
(جیسے) عاشق کے دل میں صبر اور چھلنی میں پانی نہیں ٹھہرتا ۔

تشریح :
فضول خرچ لوگوں کے ہاتھ میں دولت نہیں ٹھہرتی ہے ۔ جس طرح عاشق کے دل میں صبر اور چھلنی میں پانی نہیں ٹھہرتا ۔

Marfat.com

در حالتی که ملک را پروای او بنود- حال بگفتند- بهم برآمد، و روی ازو درہم کشید. وازینجا گفته اند، اصحابِ فِطنت وخبرت که: از حدّتِ و سورتِ پادشاہان، بر حذر باید بود، که غالبِ ہمتِ ایشان بمعظماتِ امورِ مملکت متعلق باشد وتحمّل از دحامِ عوام نکند۔

حرامش بود نعمتِ پادشاہ
که ہنگام فرصت ندارد نگاہ
مجالِ سخن تا نبینی ز پیش
بیہودہ گفتن مبر قدرِ خویش

معانی

صحابِ فطنت وخبرت: اربابِ بینش، ذہین۔ حدّت: گرمی، تیزی۔ سَورت: تندی، ترشی۔ معظماتِ امورِ مملکت: سلطنت کے بڑے بڑے کام۔ تحمّل: برداشت۔ ہنگام: وقت۔ مجال: ہمت، قدر بردن: قدر گنوانا۔

گفت: این گدای شوخ و مبذر، که چنداں نعمت، بچندیں مدّت، بر انداخت، برانید، که خزانۂ بیت المال لقمۂ مساکینست نه طعمۂ اخوان الشیاطین:

ابلہی کو روزِ روشن شمعِ کافوری نہد
زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

معانی

شوخ: گستاخ، بے حیا۔ مبذر: فضول خرچ۔ برانداخت: ضائع کردی۔ مساکین: جمع مسکین کی، محتاج۔ طعمہ: خوراک۔ ابلہ: بیوقوف۔ اخوان الشیاطین: برادرانِ ابلیس: شیطان کے بھائی۔ شمعِ کافوری: کافور کی شمع

Marfat.com

ایسی حالت میں کہ بادشاہ کو اسکی پر دانگ نہ تھی لوگوں نے اسکا حال بیان کیا۔ (بادشاہ) بگڑ گیا اور اس سے منہ پھیر لیا۔ ایسی ہی موقعہ کے لیے عقلمندوں اور ذہین لوگوں نے کہا ہے کہ بادشاہوں کی تیز مزاجی اور تندی سے پرہیز کرنا چاہیے کہ ان کی بیشتر ہمت حکومت کے بڑے بڑے کاموں میں لگی رہتی ہے اور وہ عوام کے ہجوم کو برداشت نہیں کرتے۔

اشعار: اس شخص کے لیے بادشاہ کی نعمت حرام ہے۔
جو فرصت کے وقت کا خیال نہیں رکھتا۔
جب تو پہلے سے بات کرنے کا موقعہ نہیں دیکھتا۔
تو فضول بات کر کے اپنی قدر مت کھو۔

تشریح:
موقع اور محل دیکھ کر بادشاہوں کے حضور جانا چاہیئے۔ جو لوگ اس بات کے قائل نہیں، انہیں منہ کی کھانی پڑتی ہے۔

بادشاہ نے کہا۔ اس بے حیا اور فضول خرچ فقیر کو جس نے اتنی نعمت (دولت) اتنی تھوڑی مدت میں ضائع کر دی، باہر نکال دو۔ کیونکہ بیت المال کا خزانہ مسکینوں کا لقمہ (خوراک) ہے۔ شیطان کے بھائیوں کی غذا نہیں۔

شعر: وہ بیوقوف جو دن کے وقت کافوری شمع جلاتا ہے۔
تو جلد دیکھے گا کہ اس کے چراغ میں رات کو تیل نہیں ہوگا۔

تشریح: فضول خرچ انسان اپنی اس عادت کے سبب ضرورت کے وقت کسی بھی چیز سے محروم رہتا ہے۔ ایسے لوگ جو دن کو (بلا ضرورت) تیل جلا بیٹھتے ہیں انہیں شب کے اندھیروں میں روشنی کے بغیر وقت گزارنا پڑتا ہے۔

Marfat.com

یکی از وزرای ناصح گفت: ای خداوند: مصلحت آن بینم که چنین کسان را وجه کفاف بتفاریق مجری دارند، تا در نفقه اسراف نکنند، امّا آنچه فرمودی از زجر و منع، مناسب سیرتِ اربابِ همت نیست. یکی را بلطف امیدوار کردن و باز بنومیدی خسته گردانیدن:

بر روی خود درِ طمّاع باز نتوان کرد
چو باز شد، بدرشتی فراز نتوان کرد
کس نبیند که تشنگانِ حجاز
بر لبِ آبِ شور گرد آیند
هر کجا چشمه ای بود شیرین
مردم و مرغ و مور گرد آیند

معانی

ناصح: نصیحت کرنے والا۔ وجہ کفاف: خرچ کی رقم۔ بتفاریق: تھوڑا تھوڑا کرنا۔ مجری داشتن: مقرر کرنا۔ نفقہ: خرچ۔ اسراف: فضول خرچی۔ زجر: جھڑکنا۔ ارباب: جمع رب کی، مالک۔ خستہ کردن: شکستہ کرنا، توڑنا۔ طماع: لالچی۔ در باز کردن: دروازہ کھولنا۔ تشنگان: پیاسے۔ آب شور: کھارا پانی۔ مرغ: پرندہ۔ مور: چیونٹی۔

حکایت نمبر ۱۴: یکی از پادشاهانِ پیشین، در رعایتِ مملکت سستی کردی۔ لشکر بسختی داشتی. لاجرم دشمنی صعب روی نمود همه پشت بدادند:

چو دارند گنج از سپاهی دریغ
دریغ آیدش دست بُردن بتیغ

Marfat.com

نصیحت کرنے والے وزیروں میں سے ایک نے کہا: حضور: میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ایسے آدمیوں کو گزر اوقات کی رقم (وظیفہ) تھوڑی تھوڑی کر کے دیں تاکہ خرچ (کھانے پینے) میں فضول خرچی نہ کریں۔ لیکن جیسا کہ آپ نے جھڑکنے اور منع کرنے کے بارے میں فرمایا ہے یہ اہل ہمت کی فطرت کے مناسب نہیں۔ ایک (کسی) کو مہربانی کا امید وار کرنا اور پھر ناامیدی سے اسکی دل شکنی کرنا (اچھا نہیں)۔

اشعار: اپنے سامنے لالچ کا دروازہ نہیں کھولا جا سکتا۔
جب کھل گیا (دروازہ) تو سختی سے بند نہیں کیا جا سکتا۔
کسی نے نہیں دیکھا کہ حجاز کے پیاسے۔
کھارے پانی کے کنارے جمع ہوئے ہوں۔
جہاں کہیں میٹھے پانی کا چشمہ ہوتا ہے۔
آدمی، پرندے اور چیونٹیاں جمع ہو جاتی ہیں۔

تشریح:

سعدی کہتے ہیں کہ کسی حریص پر نوازش نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس سے جان چھڑانی مشکل ہو جاتی ہے۔ ویسے بھی لوگ صاحب مال لوگوں کے پاس آتے ہیں۔ مفلس اور قلاش کے پاس کوئی بھی نہیں جاتا۔ سمندر میں بے حساب پانی ہوتا ہے، لیکن وہاں پیاس بجھانے کوئی نہیں جاتا۔ بلکہ جہاں کہیں میٹھے پانی کا چشمہ ہوتا ہے، جاندار وہاں جمع ہوتے ہیں۔

حکایت نمبر ۱۴: پہلے بادشاہوں میں سے ایک ملک کے معاملات میں غفلت برتتا تھا۔ لشکر کو سختی کے ساتھ رکھتا تھا۔ (تنگ کرتا تھا)۔ بلاشبہ ایک سخت دشمن نمودار ہوا۔ تمام نے پیٹھ پھیر لی۔ (تمام سپاہی بھاگ گئے)۔

شعر: جب سپاہی کو خزانہ بخشنے میں تامل کریں گے۔
تو اس کے لیے تلوار تھامنے میں ہچکچائیں گے۔

Marfat.com

معانی

پیشین : گزشتہ، پہلے ۔ صعب : زبردست، سخت ۔ رعایت مملکت : ملکی انتظام ۔ لاجرم : بلاشبہ، ناچار ۔ پشت دادن : بھاگ جانا۔ گنج : خزانہ دست بہ تیغ بردن : تلوار تھامنا ۔

یکی را از آنان کہ غدر کردند، با من دوستی بود ۔ ملامتش کردم و گفتم : دون است و نا سپاس و سفلہ و ناحق شناس کہ باندک تغیّرِ حال از مخدومِ قدیم، برگردد و حقوقِ نعمتِ سالیان در نوردد. گفت : ار بکرم معذور داری شاید، کہ اسپم دریں واقعہ بی جوَ بود و نمدزین بگرو، و سلطان، کہ بزر با سپاهی بخیلی کند، با او بجان جوانمردی نتوان کرد ۔

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بنہد
وگرش زر ندھی سر بنہد در عالم
اِذا شَبِعَ الکَمِیُّ یَصُولُ بطشاً
وَخَاوِی البَطن یَبطِشُ بالفرار

معانی

غدر کردن : بغاوت کرنا ۔ دون : کمینہ ۔ ناسپاس : ناشکرا ۔ سفلہ : گھٹیا ۔ ناحق شناس : نمک حرام ۔ مخدوم : آقا ۔ نعمتِ سالیان : برسوں کی نعمت ۔ گرو : رہن ۔ بطشاً : تیزی، تندی ۔ شبع : سیر ہوگا ۔ بطش : غضبناکی ۔ خاوی البطن : خالی پیٹ ۔ کمیّ : بہادر ۔

حکایت نمبر ۱۵ : یکی از وزرا معزول شد و بحلقۂ درویشان درآمد ۔

Marfat.com

تشریح

جب بادشاہی سپاہیوں پر روپیہ خرچ کرنے میں بخل سے کام لے گا۔ تو جنگ کے وقت سپاہی لڑائی سے جی چرائیں گے ۔یعنی وہ ایسے شخص کے لیے اپنی جان نہیں دیں گے ،جسے خزانہ عزیز ہے ۔

شورش کرنے والوں میں سے ایک کی ، مجھ سے دوستی تھی ۔ میں نے اسے ملامت کی اور کہا : وہ شخص کمینہ ، ناشکر گزار ، گھٹیا اور نمک حرام ہے جو حالات کی معمولی سی تبدیلی پر اپنے پرانے آقا سے پھر جائے اور سالہا سال کی نعمتوں کے حقوق کو پائمال کر دے ۔ کہا ۔ ازراہ مہربانی تو مجھے لاچار سمجھ ۔کیونکہ اس موقعہ پر میرا گھوڑا جو کے بغیر (بھوکا) تھا اور زین کا نمدہ گروی پڑا تھا اور جو بادشاہ روپے کے معاملہ میں سپاہی سے بخیلی کرتے ، اس کے لئے جان کی بازی نہیں لگائی جا سکتی ۔

اشعار : سپاہی کو روپیہ دے تاکہ وہ سر قربان کر دے ۔
اگر تو اس کو روپیہ نہیں دے گا تو وہ دنیا میں (کہیں) بھاگ جائے گا ۔
جب بہادر کا پیٹ بھرا ہوگا تو وہ تیزی سے حملہ کرے گا ۔
اور خالی (بھوکا) پیٹ تو بھاگنے میں تیزی دکھاتا ہے ۔

تشریح :

سپاہی کا دل جیتنے کے لیے ضروری ہے کہ حاکم وقت روپے پیسے کے معاملہ میں کنجوسی سے کام نہ لے ۔ ایسی حالت میں سپاہی کبھی جان کی بازی نہیں لگائے گا ۔ بھوکا سپاہی دلیری سے کام نہیں لے گا ۔ بلکہ راہ فرار اختیار کرے گا ۔ اس کے برعکس جو سپاہی سیر ہوگا ، وہ اپنے خداوند کے لیے بے جگری سے لڑے گا ۔

حکایت نمبر ١۵ : وزیروں میں سے ایک برطرف ہوگیا اور فقیروں کے حلقہ میں

Marfat.com

اثر برکات صحبت ایشان در وی اثر کرد و جمعیت خاطرش دست داد۔ ملک بارِ دیگر برد، دل خوش کرد و عمل فرمود. قبولش نیامد و گفت: معزولی بہ کہ مشغولی۔

آنان کہ بکنجِ عافیت بنشستند
دندانِ سگ و دہانِ مردم بستند
کاغذ بدر یدند و قلم بشکستند
وز دستِ زبانِ حرف گیران رستند

معانی

معزول شدن: معطل ہونا۔ کنج عافیت: گوشہ آرام۔ دندانِ سگ: کتے کے دانت۔ دہان مردم: لوگوں کے منہ۔ مراد: زبانیں۔ شکستن: توڑنا۔ حرف گیر: نکتہ چیں۔ رستن: رہائی پانا۔

ملک گفت: ہر آینہ مارا، خردمندی کافی باید کہ تدبیر مملکت را بشاید، گفت: ای ملک، نشانِ خردمندی کافی آنست کہ بچنین کارہا تن: در ندہد۔

ہمای بر ہمہ مرغان از آن شرف دارد
کہ استخوان خورد و جانور نیازارد

معانی

ہر آینہ: بہر حال۔ کافی: کامل۔ تدبیر مملکت: انتظامِ سلطنت۔ بشاید: مناسب ہو۔ تن در دادن: راضی ہونا۔ شرف: بزرگی، برتری۔

سیہ گوش را گفتند: ترا ملازمتِ صحبتِ شیر بچہ وجہ اختیار افتاد؟ گفت: تا فضلۂ صیدش می خورم واز شرِّ دشمنان در پناہ صولتِ او،

Marfat.com

شامل ہوگیا ان کی صحبت کی برکت نے اسے متاثر کیا ۔ اور اسے دلی اطمینان حاصل ہوگیا ۔ بادشاہ دوبارہ اس سے خوش ہوگیا ۔ اور عہدہ پیش کیا ۔ اس نے قبول نہ کیا ۔ اور کہا : معزول رہنا مشغول (کام کرنا) رہنے سے بہتر ہے ۔

اشعار : جو لوگ گوشۂ عافیت میں بیٹھ گئے
انہوں نے کتوں کے دانتوں اور لوگوں کے منہ بند کر دیے ۔
انہوں نے کاغذ پھاڑ ڈالے اور قلم توڑ دیا ۔
اور وہ نکتہ چینی کرنے والوں کی زبان سے نجات پا گئے ۔

تشریح : صاحب منصب کی ہر کوئی مخالفت کرتا ہے ۔ اور جو دنیاوی تعلقات ختم کرکے گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے ۔ لوگوں کو اس کے خلاف بدگوئی کرنے کا موقع نہیں ملتا ۔ وہ گویا ایسے لوگوں کی تند و ترش باتوں سے نجات پا جاتا ہے اور اس پر کتے بھی نہیں بھونکتے ۔

بادشاہ نے کہا ہمیں ایک کامل دانا چاہیے جو امور سلطنت کی تدبیر کر سکے (امور مملکت کا اہل ہو) کہا ۔ اے بادشاہ ! کامل دانا کی علامت یہ ہے کہ وہ ایسے کاموں میں خود کو نہ الجھائے ۔

شعر : ہما تمام پرندوں پر اس لیے فضیلت رکھتا ہے ۔
کہ وہ ہڈیاں کھاتا ہے اور کسی جانور کو تکلیف نہیں دیتا ۔

تشریح :
ہما ، کسی کو نہیں ستاتا ۔ اور ہڈیاں کھا کر پیٹ بھر لیتا ہے ۔ شیخ سعدی کی نگاہوں میں اسکی فضیلت اور برتری کا یہی سبب ہے ۔

لوگوں نے سیاہ گوش کو کہا ۔ تجھے شیر کی نوکری کی ضرورت کیوں پڑی ؟ کہا ۔ اس لیے کہ اس کے شکار کا بچا کھچا کھاتا ہوں اور اس کے دبدبے کی پناہ میں

Marfat.com

زندگانی می کنم۔ گفتندش اکنون کہ بظلِ حمایتش در آمدی و بشکرِ نعمتش اعتراف کردی، چرا نزدیکتر نیائی؟ تا بحلقۂ خاصانت درآرد و از بندگانِ مخلصت شمارد؟ گفت: ہمچنان از بطش او ایمن نیستم۔

اگر صد سال گبر آتش فروزد
چو یک دم اندرو افتد، بسوزد

معانی

سیہ گوش: ایک جنگلی جانور جس کے کان لمبے ہوتے ہیں۔ فضلہ: بچا کھچا۔ شر: فتنہ، شرارت۔ صولت: رعب۔ ظل: سایہ۔ بطش: حملے کی تندی۔ ایمن: محفوظ۔ گبر: آتش پرست۔

افتد کہ: ندیمِ حضرتِ سلطان را زر بیابد و باشد کہ سر برود وحکما گفتہ اند: از تلوّنِ طبعِ پادشاہان بر حذر باید بودن۔ کہ وقتی بسلامی بر نجند و گاہی بدشنامی، خلعت دہند و آوردہ اند کہ ظرافتِ بسیار کردن ہنرِ ندیمانست وعیبِ حکیمان:

تو بر سرِ قدرِ خویشتن باش و وقار
بازی و ظرافت بندیمان بگذار

معانی

افتد: اتفاق ہوا ہے۔ ندیم: مصاحب، ساتھی۔ تلوّن: رنگا رنگی، بدل جانا۔ ہنر: خوبی۔ بازی ظرافت: ہنسی مذاق۔

حکایت نمبر ۱۶: یکی از رفیقان، شکایتِ روزگارِ نامساعد پیش

Marfat.com

دشمنوں کے شر سے زندگی بسر کرتا ہوں۔ لوگوں نے اسے کہا۔ اب جبکہ تو اسکی حمایت کے سایے میں آگیا ہے اور اسکی نعمت کا شکر کے ساتھ اعتراف کر لیا ہے۔ اسکے اور زیادہ نزدیک کیوں نہیں آتا؟ تاکہ وہ تجھے اپنے حلقۂ خاص میں شامل کر لے۔ اور اپنے مخلص بندوں میں تجھے شمار کرلے۔ کہا۔ اسطرح میں اسکی غضبناکی سے محفوظ نہیں ہوں۔

شعر: اگر آتش پرست سو سال آگ روشن کرے۔
جب ایک لمحہ کے لیے اس میں گر جائے گا جل جائے گا۔

تشریح:
آگ کسی کا لحاظ نہیں کرتی۔ اس کی خاصیت جلانا ہے۔ ہر وہ چیز جو اسکی زد میں آئی ہے، جل جاتی ہے۔ آتش پرست آگ کی پوجا کرتا ہے۔ لیکن آگ اس کا لحاظ بھی نہیں کرتی اور اسے جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔

ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بادشاہ کا مصاحب دولت پائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا سر چلا جائے اور داناؤں نے کہا ہے کہ بادشاہوں کی بدلتی ہوئی طبیعت سے بچتے رہنا چاہیئے کیونکہ ایک وقت (کبھی) وہ سلام کرنے پر ناراض ہو جاتے ہیں اور کبھی گالی پر خلعت دیدیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بہت زیادہ مذاق کرنا مصاحبوں کی خوبی ہے اور داناؤں کا عیب۔

شعر: تو اپنی قدر و منزلت پر قائم رہ
اور کھیل اور ہنسی مصاحبوں کے لیے چھوڑ دے۔

تشریح: سعدی کہتے ہیں کہ ہنسی مذاق، داناؤں کا شیوہ نہیں۔ ایسی باتیں تو مصاحبوں ہی کو زیب دیتی ہیں۔ داناؤں کو بادشاہ کے حضور متانت اور سنجیدگی اختیار کرنی چاہیے۔ وگرنہ بادشاہ کی نگاہوں میں ان کی قدر و منزلت کم ہو جائے گی۔

حکایت نمبر ۱۶: دوستوں میں سے ایک (دوست) ناموافق زمانے کی

Marfat.com

من آورد کہ : کفاف اندک دارم و عیال بسیار ، و طاقتِ بارِ فاقہ نمی آرم بارہا در دلم آمد کہ ، بہ اقلیمی دگر ، نقل کنم تا در ہر آن صورت کہ زندگانی کردہ شود ، کسی را بر نیک و بدِ من اطلاع نباشد ؛

شعر: بسِ گرسنہ خُفت و کس ندانست کہ کیست
بس جان بلب آمد کہ بر و کس نگریست

معانی

افتد : اتفاق ہوا ہے ۔ ندیم : مصاحب ، ساتھی ۔ تلوّن . رنگارنگی ، بدل جانا
گرسنہ : بھوکا ۔ جاں بلب آمدن : جان لبوں پر آنا ۔ نیک و بد : اچھا اور بُرا

باز از شماتتِ اعدا براندیشم کہ : بطعنہ در قفائی من بخندند و سعی مرا در حقِ عیال ، بر عدمِ مروت ، حمل کنند و گویند :

بببین آن بی حمیّت را ، کہ ہرگز
نخواہد دید روی نیک بختی
کہ آسانی گزیند خویشتن را
زن و فرزند بگذارد بہ سختی

معانی

شماتت : لعن طعن ، طعنہ ۔ اعدا : جمع عدد کی ، دشمن ۔ حمل کردن : سمجھنا
در قفای من : میری پیٹھ پیچھے ۔ بے حمیّت : بے غیرت ۔ گزیدن : اختیار کرنا ۔ سعی : کوشش

و در علمِ محاسبت ، چنانکہ معلوم ست ، چیزی دانم ، اگر بجاہِ شما ، جہتی معیّن شود کہ موجبِ جمعیّتِ خاطر باشد ، بقیّتِ عمر از عہدہ

Marfat.com

شکایت میرے پاس لایا کہ میں روزی تھوڑی رکھتا ہوں اور بچے زیادہ اور مجھ میں فاقے برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہے ۔ کئی بار میرے دل میں آیا کہ میں دوسرے ملک میں چلا جاؤں تاکہ جس طریقے سے میں وہاں گزاروں کسی کو میرے نیک و بد کی خبر نہ ہو ۔

شعر : اکثر بھوکا سویا اور کسی نے نہ جانا کہ وہ کون ہے ۔
بارہا جان لبوں پر آئی اور اس پر کوئی نہ رویا ۔

تشریح : پردیس میں اگر کوئی بھوکا بھی ہو ۔ تو کسی کو پتہ نہیں چلتا ۔ اسی طرح اگر کوئی مرجائے تو کوئی اس پر آنسو بہانے والا نہیں ہوتا ۔ وطن میں لوگوں کو اصلیت کا پتہ چل جاتا ہے ۔ لیکن پردیس کسی کی بے بسی ، اس کے اہل وطن سے چھپی رہتی ہے ۔

پھر میں دشمنوں کے طعنوں کے متعلق سوچتا ہوں کہ وہ میری پیٹھ پیچھے مجھ پر طنزاً ہنسیں گے اور میری کوشش کو میرے بال بچوں کے حق میں بے مروتی سمجھیں گے اور کہیں گے :

اشعار : اس بے غیرت کو دیکھ ، جو ہرگز
نیک بختی (خوش قسمتی) کا منہ نہیں دیکھے گا ۔
جو اپنے لئے آسودگی کا انتخاب کرتا ہے ۔
(اور) بیوی اور بچوں کو مصیبت میں چھوڑ جاتا ہے ۔

تشریح : جو شخص اپنے بیوی بچوں کو مصیبت میں چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرتا ہے ۔ وہ انتہائی بے غیرت انسان ہے ۔ ایسے بدبخت انسان کو دنیا کے کسی گوشہ میں سکون و راحت نصیب نہیں ہوتی ۔

اور علم حساب میں جیسا کہ (آپکو) معلوم ہے میں کچھ جانتا ہوں ۔ اگر آپ کی بدولت کوئی خدمت میرے لیے مقرر ہو جائے جو میری دلجمعی کا باعث ہو تو

Marfat.com

شکرِ آن بیرون آمدن نتوانم - گفتم - عمل پادشاه، ای برادر، دو طرف دارد : امید و بیم یعنی امیدِ نان و بیم جان و خلاف رای خردمندانست بدان امید درین بیم افتادن،

کس نیاید بخانۂ درویش
کہ خراجِ زمین و باغ بده
یا بہ تشویش و غصہ راضی شو
یا جگر بند پیشِ زاغ بنہ

معانی

محاسبت : حساب - عمل : نوکری - جہت : عہدہ - جمعیتِ خاطر : سکونِ دل بیم : ڈر - افتادن : گرنا - جگربند : جگر کا ٹکڑا ، بیٹا - نان : روٹی - زاغ : کوا - بنہ : رکھ دے -

گفت : این موافقِ حالِ من نہ گفتی وجوابِ سوالِ من نیاوردی - نشنیدہ ای کہ ، ہر کہ خیانت ورزد دستش از حساب بلرزد :

راستی مُوجبِ رضای خداست
کس ندیدم کہ گم شد، از رہِ راست

معانی

خیانت ورزیدن : بددیانتی کرنا - دستش : اس کا ہاتھ - از حساب بلرزد : حساب سے ڈرتا ہے - رضائے خدا : خدا کی خوشنودی

و حکما گفتہ اند ، چہار کس از چہار کس بجان برنجند : حرامی از سلطان و دزد از پاسبان و فاسق از غمّاز و روسپی از محتسب ، و آنرا کہ حساب پاکست از محاسب چہ باکست

مکن فراخ روی در عمل ، اگر خواہی
کہ وقتِ رفع تو باشد مجالِ دشمن تنگ
تو پاک باش و مدار از کس ای برادر، باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

Marfat.com

باقی عمر میں اس کے شکر سے عہدہ برآ نہیں ہو سکوں گا۔ میں نے کہا۔ اے بھائی بادشاہ کے کام دو پہلو رکھتے ہیں۔ امید اور ڈر یعنی روٹی کی امید اور جان کا ڈر۔ اور اس امید پہ اس خطرے میں پڑنا" عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے۔

اشعار: کوئی (آدمی) درویش کے گھر نہیں آتا
کہ زمین اور باغ کا خراج دے
یا تو تکلیف اور غم پر راضی ہو جا
یا کوے کے سامنے اپنے جگر کا ٹکڑا رکھ دے

تشریح: صاحب زمین کو لگان دینا پڑتا ہے لیکن وہ غریب جس کے پاس نہ زمین ہے اور نہ باغ۔ وہ ان جھنجھٹوں سے آزاد ہے۔ اس سے کوئی لگان وغیرہ طلب کرنے نہیں آتا یا تو انسان ان بکھیڑوں میں پھنسا رہے۔ یا پھر مفلسی کے ہاتھوں تکالیف کا مزہ چکھے

اس نے کہا کہ تو نے یہ بات میری حالت کے مطابق نہیں کہی اور تو نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ کیا تو نے نہیں سنا کہ جو کوئی خیانت کرتا ہے۔ اس کا ہاتھ حساب (پڑتال) سے لرزتا ہے۔

شعر: سچائی خدا کی رضا کا موجب (سبب) ہے
میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ سیدھے راستے سے بھٹکا ہو

تشریح: اللہ تعالیٰ کو سچائی پسند ہے اور سچے آدمی کو کوئی باک نہیں اور وہ صحیح اور سیدھے راستے سے کبھی نہیں بھٹک سکتا۔

اور داناؤں نے کہا ہے: چار شخص چار شخصوں سے بہت تکلیف اٹھاتے ہیں، رہزن بادشاہ سے، چور، چوکیدار سے۔ بدکار، چغل خور سے اور فاحشہ محتسب (کوتوال) سے۔ اور جس کا حساب صاف ہو اسے حساب لینے والے کا کیا ڈر ہے۔

اشعار:

تو اپنے عمل (ملازمت) میں فراخدلی اختیار نہ کر، اگر تو چاہتا ہے
کہ تیری برطرفی کے وقت دشمن کی ہمت تنگ ہو
تو پاک رہ، اور اے بھائی کسی سے نہ ڈر
(کیونکہ) دھوبی ناپاک کپڑے کو پتھر پہ مارتے ہیں

Marfat.com

معانی

حرامی : ڈاکو ۔ فاسق : بدکار ۔ غماز : چغل خور ۔ روسپی : فاحشہ عورت
مدعی : دشمن ، دعوی کرنے والا ۔ محتسب : شرعی کوتوال ۔ حسن سیرت : کردار کی خوبی
فراخ روی : فراخ دلی ۔ وقت دفع : برطرفی کے وقت ۔ باک : ڈر ۔ جامۂ ناپاک
میلے کپڑے ۔ گازران : دھوبی

گفتم : حکایت آن روباه مناسب تست ، کہ دیدندش گریزان افتان وخیزان کسی گفتش ۔ چہ آفتست کہ موجب مخافتست ؟ گفتا : شنیده ام کہ شتر را بسخره می گیرند ۔ گفت ؛ ای سفیہ ! شتر را با تو چہ مناسبتست و ترا بدو چہ مشابہت ؟ گفت ۔ خاموش ۔ کہ اگر حسودان بغرض گویند ، کہ این شتر است وگرفتار آیم کرا غم تخلیص من دارد ؟ تا تفتیش حال من کنند و تا تریاق از عراق آورده شود ، مارگزیده مرده باشد ۔ ترا ہمچنین فضلست و دیانت و تقوی وامانت ، اما معاندان درکمین اند و مدعیان گوشہ نشین ۔ اگر آنچہ حسن سیرت تست بخلاف آن تقریر کنند و در معرض خطاب پادشاه آیی ، در آن حالت کرا مجال مقالت باشد ؟ پس مصلحت آن بینم کہ ملک قناعت را حراست کنی و ترک ریاست گویی :

بدریا در ، منافع بی شمارست
وگر خواہی سلامت ، برکنارست

معانی

روباه : لومڑی ۔ افتاں وخیزاں : گرتے پڑتے ۔ مخافت : خوف ۔ سخرہ : بیگار
بہ غرض : دشمنی کی وجہ سے ۔ تخلیص : خلاصی ، رہائی ۔ سفیہ : احمق ۔ مارگزیده : سانپ
کا ڈسا ہوا ۔ درکمین اند ۔ گھات میں ہیں ۔ درمعرض خطاب پادشاه : بادشاہ کی جواب طلبی
مجال : ہمت ۔ مقالت : بات چیت

Marfat.com

تشریح: انسان کو کسی بھی کام میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے اور احتیاط برتنی چاہیئے محتاط شخص کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بد دیانت گرفت میں آتا ہے۔ جس طرح دھوبی میلے کچیلے کپڑوں کو پتھر پر مارتا ہے۔ اسی طرح بد دیانت لوگ تکالیف اُٹھاتے ہیں۔

میں نے کہا، اس لومڑی کی کہانی تیرے حال کے مطابق ہے کہ جسے لوگوں نے بھاگتے اور گرتے پڑتے دیکھا۔ کسی نے اس (لومڑی) سے کہا۔ کیا مصیبت ہے جو تیرے خوف کا سبب ہے؟ اس نے کہا۔ میں نے سُنا ہے کہ لوگ اونٹوں کو بیگار میں پکڑ رہے ہیں۔ کہا۔ اے احمق! اونٹ کو تجھ سے کیا نسبت ہے؟ اور تیری اس سے کیا مشابہت؟ لومڑی نے کہا۔ خاموش! اگر حاسد دشمنی کی وجہ سے کہہ دیں کہ یہ اونٹ ہے اور میں پکڑی جاؤں کون میری رہائی کی فکر کرے گا؟ جب تک کہ لوگ میرے حال کی تفتیش کریں اور جب تک تریاق عراق سے لایا جائے گا، سانپ کا ڈسا ہوا مر جائے گا۔ تجھ میں فضیلت، دیانت، پرہیزگاری اور امانت (کی خوبیاں) ہے۔ لیکن دشمن گھات میں ہیں اور کونے میں چھپے بیٹھے ہیں جیسا کہ تیرے کردار کی خوبی ہے۔ اگر وہ اس کے برخلاف باتیں کریں تو تُو بادشاہ کے عتاب میں آجائے گا۔ اس حالت میں کس میں بولنے کی ہمت ہوگی؟ پس میں بہتری اس میں دیکھتا ہوں کہ،

تو قناعت کے ملک کی حفاظت کر اور ریاست (افسری) کا خیال چھوڑ دے۔

شعر:

سمندر میں بے شمار فائدے ہیں
اور اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو وہ کنارے پر ہے

سمندر سے انسان بہت سے فائدے حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اس میں جان کا بھی خطرہ ہے۔ اسی طرح بادشاہ کی ملازمت میں جہاں بہت سے فائدے ہیں، وہاں نقصان بھی ہے۔

Marfat.com

رفیق این سخن بشنید وبہم برآمد و روی از حکایتِ من درہم کشید وسخن ہائی رنجش آمیز گفتن گرفت کہ این چہ عقل وکفایت است وفہم و درایت ؛ قولِ حکما درست آمد کہ گفتہ اند دوستان در زندان بکار آیند کہ بر سرِ سفرہ ہمہ دوست نمایند :

دوست مشمار ، آنکہ در نعمت زند
لافِ یاری و برادر خواندگی
دوست آن باشد کہ گیرد دستِ دوست
در پریشان حالی و درماندگی

معانی

سخنہائے رنجش آمیز : ناراضی کی باتیں ۔ کفایت ، درایت : ادراک ، سمجھ ، ذہانت
زندان : قیدخانہ ۔ سفرہ : دسترخوان ۔ لاف زدن : ڈینگیں مارنا ۔ دست گرفتن : ہاتھ تھامنا
درماندگی : بے بسی ۔

دیدم کہ متغیر می شود و نصیحت بغرض می شنود ۔ بنزدیک صاحبِ دیوان رفتم ، بسابقۂ معرفتی کہ درمیانِ ما بود ، صورتِ حالش بگفتم واہلیت و استحقاقش بیان کردم ، تا بکاری مختصرش نصب کردند ۔ چندین برین برآمد ۔ لطفِ طبعش را بدیدند وحسنِ تدبیرش راپسندیدند وکارش از آن درگذشت و بمرتبتی و بالاتر از آن متمکن شد وہمچنین نجم سعادتش در ترقی بود ، تا باوجِ ارادت رسید ومقربِ حضرت سلطان و مشارٌ الیہ و معتمدٌ علیہ گشت ۔ بر سلامت حالش شادمانی کردم وگفتم :

زکارِ بستہ مبندیش ودلِ شکستہ مدار
کہ آبِ چشمۂ حیوان درون تاریکیست
اَلا لَا تَحزَنَنَّ اَخُو البَلِیَّہ
فَلِلرَّحمٰنِ اَلطَافٌ خَفِیَّہ
منشین ترش از گردشِ ایام ، کہ صبر
تلخست ولیکن برِ شیرین دارد

Marfat.com

دوست نے یہ بات سنی اور منہ بنا لیا اور میری حکایت سے منہ موڑ لیا۔ اور رنجش کی باتیں کرنے لگا کہ: یہ کیا عقل اور دانائی اور فہم و فراست ہے؟ داناؤں کا یہ قول درست ہوا کہ انہوں نے کہا ہے: دوست قید خانے میں کام آتے ہیں۔ کیونکہ دسترخوان پر سب دوست دکھائی دیتے ہیں۔

اشعار: اس شخص کو دوست مت سمجھ جو خوش حالی (کے زمانے) میں دوستی
اور بھائی چارے کی ڈینگیں مارتا ہے۔
دوست وہ ہوتا ہے جو دوست کا ہاتھ تھامتا ہے (مدد کرتا ہے)
پریشان حالی اور بے بسی میں۔

تشریح: دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے۔ اچھے دنوں میں تو لوگ دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ لیکن مصیبت کے وقت آنکھیں چرا لیتے ہیں۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ صحیح اور پرخلوص دوست وہی ہے، جو انسان کی مصیبت کے وقت اس کی اعانت کرے اور اس کے کام آئے۔

میں نے دیکھا کہ اس کا رنگ بدل رہا ہے اور میری نصیحت غرض کی وجہ سے سن رہا ہے۔ میں اپنی پرانی شناسائی کی وجہ سے ایک وزیر کے پاس گیا اور اس کی صورتِ حال بیان کی اور اس کی قابلیت اور استحقاق (حق دار ہونا) کا ذکر کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسے ایک معمولی سے کام پر لگا دیا۔ اس بات کو کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ لوگوں نے اس کی طبیعت لطف کو دیکھا اور اس کی تدبیر کی خوبی کو پسند کیا اور اس کا کام ترقی کر گیا اور وہ اس سے بڑے مرتبے پر پہنچ گیا۔ اسی طرح اس کے نصیب کا ستارہ عروج پر تھا یہاں تک کہ ارادہ (عقیدت) کی بلندی پر پہنچ گیا اور بادشاہ کا مصاحب، مشیر اور اعتباری ہو گیا۔ میں نے اس کے حال (حالت) کی سلامتی پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا:

تو اپنے کام کے رک جانے کے بارے میں نہ سوچ اور مایوس نہ ہو
کیونکہ آبِ حیات کا چشمہ تاریکی میں ہے۔
مصیبتوں میں پھنسنے والے خبردار۔ ملال نہ کر۔
کیونکہ خداوند کریم کی مہربانیاں پوشیدہ [illegible]
زمانے کی گردش سے [illegible] نہ ہو کیونکہ [illegible]
اگرچہ تلخ ہے لیکن میٹھی [illegible] رکھتا ہے

معانی

متغیر شدن: حالت تبدیل ہوجانا۔ صاحب دیوان: وزیر۔ سابقۂ معرفت: پرانی جان پہچان
استحقاق: مستحق ہونا، حقدار۔ لطفِ طبع: طبیعت کی اچھائی۔ کارش در گذشت: اس
کا کام ترقی کر گیا۔ نجم سعادت: خوش بختی کا ستارہ۔ اوج: بلندی۔ ارادت:
عقیدت۔ بالاتر: اونچا۔ مقرب: مصاحب

درآن قربت مرا با طایفه ای یاران، اتفاقِ سفر افتاد۔ چون از زیارتِ مکه باز آمدم
دو منزلم استقبال کرد۔ ظاهر حالش را دیدم، پریشان و در هیأتِ درویشان۔ گفتم: چه حالتست؟
گفت: آن چنانکه تو گفتی۔ طایفه ای حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند و ملک، دام ملکه
در کشفِ حقیقتِ آن، استقصا نفرمود و یارانِ ندیم و دوستانِ حمیم از کلمۂ حق، خاموش شدند
وصحبتِ دیرین فراموش کردند۔

نه بینی که پیشِ خداوندِ جاه
ستایش کنان دست بر بر نهند؟
دگر روزگارش در آرد ز پای
هم عالمش پای بر سر نهند!

معانی

باز آمدن: واپس آنا۔ ہیأت: صورت، شکل۔ بخیانت منسوب کردن: خیانت
کا الزام لگانا۔ کشفِ حقیقت: اصلیت جاننا، حقیقت معلوم کرنا۔ استقصا:
تحقیق۔ دوستانِ حمیم: پکے دوست، مخلص دوست۔ کلمۂ حق: سچی بات
خداوندِ جاه: صاحبِ مرتبہ۔ صحبتِ دیرین: پرانی دوستی۔ ستائش کناں:
تعریف کرتے ہوئے۔ بر: سینہ

فی الجمله بانواع عقوبت گرفتار بودم، تا درین هفته، که مژدهٔ سلامتِ حجاج برسید،
از بندِ گرانم خلاص کردند و ملکِ موروثم خاص۔ گفتم: درآن نوبت اشارتِ من، قبول

Marfat.com

تشریح:

انسان کو افسردہ اور غمگین نہیں ہونا چاہیئے۔ مصیبت کے بعد راحت آتی ہے اور ظلمتوں ہی میں آب حیات ملتا ہے۔ یعنی تکالیف کے بعد آسودگی اور آرام نصیب ہوتا ہے۔ انسان کو مصیبتوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں، نہ جانے کب اسے اپنے ہالے میں لے لیں سعدی صبر کی تلقین کرتے ہیں۔ کیونکہ صبر کرنے والا انجام کار، کام ودہن کی شیرینی سے ضرور حظ اٹھاتا ہے۔

اسی دوران مجھے دوستوں کی ایک جماعت کے ساتھ سفر کا اتفاق ہوا۔ جب میں مکہ کی زیارت سے واپس آیا۔ تو اس نے دو منزل پر (آگے آکر) میرا استقبال کیا۔ میں نے دیکھا اس کی ظاہری حالت پریشان اور فقیروں کی سی تھی۔ میں نے کہا: کیسا حال ہے؟ کہا۔ جیسا کہ تو نے کہا تھا۔ ایک گروہ نے حسد کیا اور مجھ پر خیانت کا الزام لگایا اور بادشاہ نے خدا اس کی سلطنت قائم رکھے، اس کی حقیقت جاننے کے لیئے کوئی توجہ نہ کی اور پرانے رفیق اور پکے دوست سچی بات کہنے سے خاموش رہے اور پرانی صحبت کو بھلا بیٹھے۔

اشعار:

تو نے نہیں دیکھا کہ صاحبِ منصب کے سامنے
لوگ تعریف کرتے ہوئے ہاتھ سینے پر رکھتے ہیں۔
اگر زمانہ اسے گرا دے (عاجز کر دے)
تو سارا جہان اس کے سر پر پاؤں رکھتا ہے

تشریح:

ہر کوئی چڑھتے سورج کی پوجا کرتا ہے۔ صاحب جاہ کی لوگ تعظیم کرتے ہیں۔ اور جب وہ مصائب کا اسیر ہو جاتا ہے تو لوگ اس کی پروا نہیں کرتے۔ بلکہ اسے روندتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔

الغرض میں طرح طرح کی تکالیف اٹھاتا رہا یہاں تک کہ اسی ہفتہ حاجیوں کی سلامتی کی خوشخبری پہنچی۔ مجھے وزنی زنجیروں سے آزاد کر دیا اور خاندانی جائداد مجھے واپس ملی۔ میں نے کہا: اس وقت تم نے میری بات نہ مانی (جیسا کہ

Marfat.com

نکردی کہ گفتم: عملِ پادشاہان چون سفرِ دریاست، خطرناک و سودمند، یا گنج برگیری، یا در طلسم بمیری،

یا زر، بہر دو دست، کند خواجہ درکنار
یا موج، روزی افکندش مُردہ، برکنار

معانی

بانواع: قسم قسم کی۔ عقوبت: سزا۔ مژدہ: خوشخبری۔ بندِ گران: بھاری زنجیریں۔ خلاص کرد: چھوڑ دیا۔ گنج: خزانہ۔ درکنار: دامن میں۔ دریا: سمندر سودمند: فائدہ مند۔ افکندن: گرانا۔ برکنار: کنارے پر۔

مصلحت ندیدم، ازین بیش ریشِ درونش بہ ملامت خراشیدن و نمک پاشیدن بدین کلمہ اختصار کردم

ندانستی کہ: بینی بند بر پای
چو در گوشت نیامد پندِ مردم
دگر رہ چون نداری طاقتِ نیش
مکن انگشت در سوراخِ کژدم

معانی

مصلحت: بھلائی۔ ریشِ درون: دل کا زخم۔ خراشیدن: چھیلنا۔ پاشیدن: چھڑکنا بند: بیڑی۔ درگوشت: تیرے کانوں میں۔ پندِ مردم: لوگوں کی نصیحت نیش: ڈنک۔ کژدم: بچھو۔

حکایت ۱۷: تنی چند در صحبتِ من بودند. ظاہرِ ایشان بصلاح آراستہ و یکی از بزرگان در حق این طائفہ حسن ظنی بلیغ داشت و اداراری معین کردہ، تا یکی ازینان حرکتی کرد نہ مناسب حالِ درویشان۔ ظنِ آن شخص فاسد شد و بازارِ اینان کاسد۔ خواستم تا بطریقی کفافِ یاران مستخلص کنم۔ آہنگ خدمتش کردم۔ دربانم رہا نہ کرد و جفا کرد۔ معذورش داشتم کہ گفتہ اند

میں نے کہا تھا۔ بادشاہوں کی ملازمت سمندر کے سفر کی طرح خطرناک اور مفید ہے۔ یا تو خزانہ پائے گا یا گرداب میں ہلاک ہوگا۔

شعر: یا تو خواجہ دونوں ہاتھوں سے دامن میں دولت سمیٹتا ہے۔

یا ایک دن موج اسے مُردہ حالت میں کنارے پر پھینک دیتی ہے۔

تشریح: سمندر سے فائدے بھی اُٹھائے جا سکتے ہیں اور جان کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ سعدی کے نزدیک بادشاہ کی ملازمت سمندر کی مثال ہے۔ جہاں وہ انعام سے نوازتا ہے وہاں اس کے عتاب سے دوچار بھی ہونا پڑتا ہے۔

میں نے (کوئی) فائدہ نہ دیکھا کہ اس سے زیادہ اس کے دل کے زخموں کو ملامت سے چھیلوں اور نمک پاشی کروں۔ اس بات پر (قصہ) مختصر کر دیا۔

اشعار:

تو نہیں جانتا کہ تو پاؤں پر بیڑی دیکھے گا
جب تیرے کانوں میں لوگوں کی نصیحت نہیں آئی
اگر تو ڈنک برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا
تو بچھو کے سوراخ میں انگلی نہ ڈال

تشریح: دنیا میں اچھے بُرے سبھی ہوتے ہیں۔ اگر کوئی اچھوں کی نصیحت پر عمل نہ کرے تو اسے زیاں اٹھانا پڑتا ہے۔ جب انسان زیاں اٹھائے تو اسے آہ و زاری نہیں کرنی چاہیے۔ بچھو کے سوراخ میں انگلی ڈالنے پر بچھو کے ڈنک کا صدمہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح کوئی شخص بُرا کام کرے گا تو اس کا نقصان بھی اُٹھائے گا۔

حکایت ۱۷: چند لوگ میری صحبت میں تھے۔ ان کی ظاہری حالت نیکی سے آراستہ تھی۔ بزرگوں میں سے ایک اس جماعت کے حق (بارے) میں بڑا اچھا خیال رکھتا تھا۔ اس نے ایک وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک نے ایسی حرکت کی جو درویشوں کے شایانِ شان نہیں تھی۔ اس شخص کا گمان خراب ہو گیا (عقیدہ متزلزل ہو گیا) اور ان کا بازار کھوٹا ہو گیا (قدر و قیمت گر گئی)۔ میں نے چاہا کہ کسی طرح دوستوں کا روزینہ پھر جاری کرا دوں۔ میں نے اس کی خدمت میں جانے کا ارادہ کیا۔ دربان نے مجھے جانے نہ دیا اور زیادتی کی۔ میں نے اسے معذور سمجھا کیونکہ لوگوں نے کہا ہے۔

Marfat.com

در میرِ و وزیر و سُلطان را
بی وسیلت مگرد پیرامن
سگ و دربان چو یافتند غریب
این گریبانش گیرد، آن دامن

معانی

تنی چند: کچھ لوگ ۔ حسنِ ظن: اچھا خیال ۔ بلیغ: بہت زیادہ ۔ ادراری: وظیفہ فاسد: خراب ۔ بازارِ ایشاں کاسد: ان کا بازار کھوٹا ہو گیا ۔ کفاف: روزینہ مستخلص کنم: جاری کراؤں ۔ آہنگ: ارادہ ۔ پیرامن: گرد

چندانکہ مقربانِ حضرتِ آن بزرگ برحالِ من وقوف یافتند، باکرامم در آوردند و برتر مقامی معیّن کردند امّا بتواضع فروتر نشستم و گفتم:

بگذر کہ بندۂ کمینم
تا در صفِ بندگان نشینم

معانی

مقربان: مصاحبین ۔ وقوف یافتن: آگاہ ہونا ۔ اکرام: عزت ۔ تواضع: انکسار فروتر: نیچے ۔

گفت ۔ اللہ اللہ! چہ جای این سخن است؟
گر بر سر و چشمِ ما نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

معانی

اللہ اللہ: کلمۂ استعجاب ۔ سخن: بات ۔ نازت بکشم ۔ میں تیرے ناز اٹھاؤں گا جای: مقام، موقع

Marfat.com

اشعار: بادشاہ، وزیر اور سردار کے دروازہ پر
کسی وسیلے کے بغیر نہ پھر۔
کتا اور دربان نے جب کسی کو پردیسی پایا
اس (دربان) نے اسے گریبان سے پکڑا اور اس (کتے) نے دامن۔

تشریح: بڑے آدمیوں کے دروازے پر کسی وسیلے کے بغیر جانا دانشمندی نہیں، جو ایسا کرتا ہے اسے ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔ یہاں تک کہ کتے اور دربان کے ہاتھوں بھی اس کی تذلیل ہوتی ہے۔

جس قدر اس بزرگ کے خاص مصاحب میرے حال سے واقف ہوئے۔ مجھے، احترام کے ساتھ لائے اور اونچی جگہ مقرر کی، لیکن میں تواضع (انکسار) کے سبب نیچے بیٹھ گیا اور کہا

شعر

میں حقیر غلام ہوں اس لیئے مجھے اجازت دے
کہ میں غلاموں کی صف میں بیٹھوں

اس نے کہا۔ اللہ اللہ۔ اس بات کا یہاں کون سا موقع ہے۔

شعر

اگر تو میرے سر اور آنکھوں پر بیٹھے
تو میں تیرے ناز اٹھاؤں گا کیونکہ تو نازنین ہے۔

Marfat.com

فی الجملہ نشستم و از ہر دری سخن پیوستم، تا حدیثِ ذلتِ یاران درمیان آمد گفتم:

چہ جرم دید، خداوندِ سابقُ الانعام؟
کہ بندہ در نظرِ خویش خوار می دارد
خدای راست مسلّم بزرگواری و حکم
کہ جرم بیند و نان برقرار می دارد

معانی

سخن از ہر دری پیوستم : میں نے ہر قسم کی بات چیت کی۔ حدیث : بات۔ ذلت : غلطی۔ خداوندِ سابق الانعام : وہ آقا جو پہلے انعام دیتا تھا۔ خوار می دارد : ذلیل سمجھتا ہے۔ خدای راست : خدا کے لیے ہے۔

حاکم این سخنِ عظیم بپسندید و اسبابِ معاشِ یاران فرمود تا بر قاعدہ ماضی مہیا دارند و مؤنت ایامِ تعطیل وفا کنند۔ شکرِ نعمت بگفتم و زمینِ خدمت بوسیدم و عذرِ جسارت بخواستم۔ در حالتِ برون آمدن گفتم:

چو کعبہ قبلہُ حاجت شُد، از دیارِ بعید
روند خلق، بدیدارش، از بسی فرسنگ
ترا تحمّلِ امثالِ ما ببباید کرد
کہ ہیچ کس نزند بر درختِ بی بر سنگ

معانی

سخن عظیم : بڑی بات، اہم بات۔ معاش : روزی۔ مؤنت : بقایا۔ عذرِ جسارت بخواستم : گستاخی کی معافی چاہی۔ دیارِ بعید: دور دراز کا شہر فرسنگ: کوس (فاصلہ) تحمل: برداشت۔ امثالِ ما : ہم جیسوں۔ ہیچ کس نزند : کوئی آدمی نہیں مارتا۔ درختِ بی بر: بے پھل درخت۔ سنگ : پتھر

Marfat.com

الغرض میں بیٹھ گیا اور میں نے ادھر ادھر کی باتیں کیں۔ یہاں تک کہ دوستوں کی خطا کا ذکر چھڑ گیا۔ میں نے کہا۔

اشعار: ایسے آقا نے جو پہلے انعام دیتا تھا کیا خطا دیکھی؟
کہ وہ بندے کو اپنی نظر میں ذلیل رکھتا ہے۔
بزرگی اور حکم تو خدا ہی کے لئے مسلّم ہیں
کہ خطا دیکھتا ہے پھر بھی روٹی دیتا ہے

تشریح: انسان اور خدا میں یہ فرق ہے کہ انسان، انسان کی غلطی معاف نہیں کرتا جب کہ خدا رحیم ہے۔ وہ انسان کی غلطیوں کو معاف کرتا چلا جاتا ہے اور اس کی روزی سے اسے کبھی محروم نہیں کرتا۔

حاکم نے اس اہم بات کو پسند کیا اور اس نے دوستوں کی روزی کا سامان کرنے کا حکم دیا کہ سابقہ اصول کے مطابق مہیا کریں اور ایام معطل کا خرچ بھی ادا کریں۔ میں نے اس نعمت کا شکریہ ادا کیا اور آداب بجا لایا اور اپنی جرأت کی معافی چاہی اور باہر آتے ہوئے کہا:

اشعار:

جب کعبہ قبلۂ حاجت ہوا تو دور دراز شہروں سے
لوگ طویل فاصلے طے کر کے اس کی زیارت کو جاتے ہیں
تجھے ہم جیسوں کی باتیں برداشت کرنی چاہئیں
کیونکہ آدمی بے پھل کے درخت پر پتھر نہیں مارتا۔

تشریح: کعبہ قبلۂ حاجات ہے۔ لوگوں کی وہاں مرادیں پوری ہوتی ہیں، اور اسی لئے لوگ دور دراز سے وہاں جوق در جوق پہنچتے ہیں۔ اللہ نے جسے نعمتیں عطا کی ہیں۔ لوگ اس کے پاس آتے ہیں۔ اس لئے اسے کسی سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔ جو لوگ تہی دامن ہیں ان کے پاس کوئی نہیں جاتا۔

Marfat.com

حکایت ۱۸ : ملک زاده ای، گنجِ فراوان از پدر، میراث یافت ۔ دستِ کرم برگشاد و دادِ سخاوت بداد و نعمت بی دریغ بر سپاه و رعیت بریخت ،

نیاساید مشام از طبلۂ عود
بر آتش نہ، کہ چون عنبر ببوید
بزرگی بایدت ؟ بخشندگی کن
کہ دانہ تا نیفشانی ، نروید

معانی

ملک زادہ : شہزادہ ۔ گنجِ فراوان : بہت بڑا خزانہ ۔ یافتن : پانا ۔
دستِ کرم برگشادن : مراد بخشش کرنا ۔ بے دریغ : بلاجھجک ۔ مشام : دماغ
بر آتش نہادن : جلانا ۔ بخشندگی : سخاوت ۔ دانا افشاندن : دانا بکھیرنا ۔
چون : کی طرح ۔ عنبر : ایک خوشبو

یکی از جُلسای بی تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ : ملوکِ پیشین مرین نعمت را بسعی اندوختہ اند و برای مصلحتی نہادہ؛ دست ازین حرکت کوتاہ کن کہ واقعہ ہا در پیش است و دشمنان از پس. نباید کہ وقتِ حاجت فرومانی :

اگر گنجی کنی بر عامیان بخش
رسد ہر کد خدایی را برنجی
چرا نستانی از ہر یک جوی سیم؟
کہ گرد آید ترا ہر روز گنجی

معانی

جُلسا : مصاحبین ۔ بے تدبیر : خالی الذہن ۔ سعی : کوشش ۔ اندوختن : جمع کرنا ۔
این نعمت را : اس دولت کو ۔ فروماندن : عاجز ہونا ۔ عامیان : عوام ۔ برنج : چاول ۔ سیم : چاندی ۔ گرد آمدن : جمع ہونا ۔

Marfat.com

حکایت ۱۸:
ایک شہزادہ نے بہت بڑا خزانہ اپنے باپ سے ورثہ میں پایا۔ اس نے بخشش کا ہاتھ کھولا (بخشش شروع کر دی) اور سخاوت کی داد دی اور نعمت سپاہیوں اور رعایا پر بے دریغ لٹانے لگا۔

اشعار:

عود کے طبلہ سے دماغ آسودہ (معطر) نہیں ہوتا
اسے آگ پر رکھ (تا کہ عنبر کی طرح خوشبو دے
اگر تجھے بزرگی چاہیئے تو بخشش کر
کیونکہ جب تک تو دانہ نہیں بکھیرے گا وہ نہیں اُگے گا

تشریح: عود کی خوشبودار لکڑی دماغ کو معطر نہیں کر سکتی۔ اس سے تو خوشبو اسی وقت اٹھتی ہے۔ جب اسے آگ میں ڈالا جائے۔ اس بات کا سہارا لے کر سعدی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنہیں دولت سے نوازا ہے۔ انہیں بخشش کرنی چاہیئے۔ بخشش سے دولت کم نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ دانے بکھیرنے سے کھلیان ہاتھ آتا ہے اسی طرح بخشش سے دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔

مصاحبوں میں سے ایک بے تدبیر نے اسے (شہزادے کو) نصیحت کرنی شروع کی کہ پہلے بادشاہوں نے اس دولت کو کوشش سے جمع کیا ہے اور کسی مصلحت کے لیئے رکھ چھوڑا ہے تو اس حرکت سے باز آ کیونکہ بہت سے واقعات پیش آنے والے ہیں اور دشمن پیچھے پڑے ہیں۔ ایسا نہ ہو ضرورت کے وقت عاجز ہو جائے۔

اشعار: اگر تو عام لوگوں میں خزانہ تقسیم کرے
تو ہر گھر والے کو ایک چاول کے برابر حصہ ملے گا
تو ہر ایک سے ایک جو کے برابر چاندی کیوں نہیں لیتا
تاکہ تیرے پاس ہر روز ایک خزانہ جمع ہو

تشریح، لوگ ان گنت ہیں۔ اگر سب خزانوں کے منہ بھی کھول دیئے جائیں تو ہر شخص کے حصہ میں معمولی رقم آئے گی۔ بادشاہ کے خزانے خالی ہو جائیں گے لیکن لوگوں کا کوئی بھلا نہ ہوگا۔ مصاحب کہتا ہے کہ بادشاہ کی بخشش بے سود ہے۔ اس سے تو بہتر یہ ہے کہ بادشاہ ہر شخص سے معمولی سی رقم وصول کرے۔ تاکہ اس کا خزانہ بھر جائے۔

Marfat.com

ملک ردی ازین سخن درہم کشید و موافق طبعش نیامد و مرورا زجر فرمود و گفت: خداوند تعالیٰ مرا مالکِ این مملکت گرداینده است کہ بخورم و ببخشم، نہ پاسبانم کہ نگاه دارم:

قارون ہلاک شد، کہ چہل خانۂ گنج داشت
نوشین روان نمرد کہ نامِ نکو گذاشت

معانی

مرورا: اس کو ۔ زجر فرمود: اسے دھمکایا ۔ گرداینده است: بنایا ہے نگاه داشتن: حفاظت کرنا ۔ قارون: ایک بدنام اور کنجوس دولتمند ۔ نوشین رواں: نوشیروانِ عادل ۔ نامِ نکو: اچھا نام

حکایت: ۱۹

آوردہ اند کہ نوشیروانِ عادل را در شکارگاہی صید کباب کردند و نمک نبود۔ غلامی بروستا رفت تا نمک آرد۔ نوشیروان گفت: نمک بقیمت بستان، تا رسمی نشود و دہ خراب نگردد۔ گفتند ازین قدر چہ خلل زاید۔ گفت: بنیادِ ظلم در جہان اوّل اندکی بودہ است، ہر کہ آمد، برو مزیدی کرد تا بدین غایت رسیدہ۔

اگر زباغ رعیّت ملک خورد سیبی
بر آورند غلامانِ او درخت از بیخ
بہ پنج بیضہ، کہ سلطان ستم روا دارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

معانی

صید: شکار ۔ روستا: گاؤں ۔ بقیمت بستان: قیمت سے لینا ۔ رسمی نشود: رسم نہ پڑجائے ۔ دہ: گاؤں ۔ خراب نگردد: تباہ نہ ہوجائے اندکی: تھوڑا ۔ غایت: انتہا ۔ از بیخ برآوردن: جڑسے اکھاڑ ڈالنا ۔ بیضہ: انڈا ۔ بہ سیخ زدن: سیخ پر چڑھانا، کباب بنانا ۔

Marfat.com

بادشاہ نے اس بات سے منہ موڑ لیا اور یہ بات اس کی طبیعت کو اچھی نہ لگی اور اسے ڈانٹا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مملکت کا مالک بنایا ہے کہ میں کھاؤں اور بخشوں۔ مجھے چوکیدار نہیں بنایا کہ اس کی دیکھ بھال کروں۔

شعر: قارون جس کے پاس چالیس خزانے تھے مر گیا
(اس کے برعکس) نوشیروان عادل نہیں مرا کیونکہ نیک نام چھوڑ گیا۔

تشریح:
قارون ان گنت دولت کا مالک ہونے کے باوجود، سب کچھ یہیں چھوڑ گیا۔ اس کے برعکس نوشیران انصاف پسند حکمران تھا۔ اس کا نام عدل کی وجہ سے آج تک زندہ ہے۔ جو توقیر اور تعظیم نوشیروان کو میسر آئی۔ وہ کنجوس قارون کے نصیب میں کہاں؟

حکایت: ۱۹: کہتے ہیں کہ نوشیروان عادل کے لیے کسی شکارگاہ میں شکار کے کباب بنائے گئے اور نمک نہ تھا۔ ایک غلام گاؤں میں گیا تاکہ نمک لائے۔ نوشیروان نے کہا نمک قیمت دے کر لینا۔ تاکہ رسم نہ پڑ جائے اور گاؤں تباہ نہ ہو جائے۔ لوگوں نے کہا۔ اس قدر کم مقدار سے کیا فرق پڑتا ہے؟ کہا۔ ظلم کی بنیاد شروع میں دنیا میں تھوڑی ہوئی ہے۔ جو کوئی آیا اس نے اس میں اضافہ کیا۔ یہاں تک کہ اس انتہا کو پہنچ گیا۔

اشعار:

اگر بادشاہ رعایا کے باغ سے ایک سیب کھائے
تو اس کے غلام درخت کو جڑ سے اکھاڑ ڈالیں گے
اگر بادشاہ پانچ انڈوں کے لیے ظلم کو درست سمجھتا ہے
تو اس کے سپاہی ہزار مرغ کو سیخ پر چڑھا کر کھائیں گے۔

تشریح:
شیخ فرماتے ہیں کہ اگر بادشاہ رعایا سے اچھا سلوک کرے گا، تو اس کے ملازمین بھی رعایا کی بہتری کا خیال رکھیں گے۔ اگر وہ معمولی سا ظلم کرے گا تو اس کے ملازم اس کی پیروی کرتے ہوئے لوگوں پر ظلم کی انتہا کر دیں گے۔

Marfat.com

حکایت : ۲۰

وزیری غافل را شنیدم کہ : خانۂ رعیت خراب کردی تا خزانۂ سلطان آبادان کند ۔
بی خبر از قول حکما کہ گفتہ اند کہ ہر کہ خدای را، عزّ وجلّ بیازارد تا دلِ خلقی بدست آرد ۔
خدای تعالیٰ ہمان خلق را برو گمارد تا دمار از روزگارش برآرد ۔

آتش سوزان نکند با سپند
آنچہ کند دودِ دلِ مستمند

معانی

غافل : ایک غافل ۔ عزّ وجلّ : بزرگ و برتر ۔ دل بدست آرد ، دل ہاتھ میں لے ۔ گمارد : مقرر کردیتا ہے ۔ دمار از روزگار برآوردن : ہلاک کردینا ۔ سپند : حرمل ۔ آتش سوزاں ، جلتی ہوئی آگ ۔ دود : دھواں مراد آہ ۔

سرِ جملۂ حیوانات گویند کہ شیر ست کمترینِ جانوران خر و باتفاق خرِ باربر بہ کہ شیرِ مردم در ۔

مسکین خر ، اگرچہ بی تمیز ست
چون بار ہمی برد ، عزیز ست
گاوان و خرانِ بار بردار
بہ ز آدمیانِ مردم آزار

معانی

سرجملہ حیوانات : جانوروں کا سردار ۔ خر باربر : بوجھ اٹھانے والا گدھا ۔ مردم در : آدمیوں کو پھاڑنے والا ۔ بار ہمی برد ۔ بوجھ اٹھاتا ہے ۔ گاوان : بیل ۔ مردم آزار : لوگوں کو تکلیف دینے والا ۔

باز آمدیم بحکایتِ وزیرِ غافل : ملک را طرفی از ذمایم اخلاق او بقرائن معلوم شد ، در شکنجہ کشید و بانواع عقوبت بکشت ۔

لہ : عام کتابوں میں اذل لکھا ہے ۔ جس کے معنی ہیں ذلیل ۔

Marfat.com

حکایت: ۲۰

ایک غافل وزیر کے بارے میں میں نے سُنا کہ وہ رعایا کا گھر اجاڑتا تھا تاکہ بادشاہ کا خزانہ بھر دے۔ وہ بے خبر داناؤں کے اس قول سے کہ انہوں نے کہا ہے، بے خبر تھا، کہ جو کوئی خدا کے بزرگ و برتر کو ناراض کرتا ہے تاکہ مخلوق کا دل جیت لے۔ اللہ تعالیٰ اسی مخلوق کو اس پر مقرر کر دیتا ہے تاکہ اس کا بھیجہ نکال دے۔ (ہلاک کر دے)

شعر:

جلتی ہُوئی آگ بھی ہرمل کے ساتھ وہ کچھ نہیں کرتی
جو دردمند دل سے نکلا ہُوا دھواں کرتا ہے

تشریح:

مظلوموں کی آہوں میں بے حد اثر ہوتا ہے۔ آگ ہرمل پر وہ اثر نہیں کرتی جو ان کی بددعائیں ظالموں کے حق میں اثر کرتی ہیں۔ اس لئے ان کی آہوں سے اجتناب کیا جائے۔

کہتے ہیں کہ شیر تمام حیوانوں کا سردار ہے اور جانوروں میں سب سے کمتر گدھا ہے اور اس بات پر سب متفق ہیں کہ بوجھ اٹھانے والا گدھا، لوگوں کو پھاڑ کھانے والے شیر سے بہتر ہے۔

شعر:

غریب گدھا اگرچہ بے تمیز ہے
لیکن چونکہ بوجھ اٹھاتا ہے اس لئے عزیز ہے
بوجھ اُٹھانے والے بیل اور گدھے
لوگوں کو ستانے والے انسانوں سے بہتر ہیں۔

ہم غافل وزیر کی حکایت کی طرف پھر رجوع کرتے ہیں۔ بادشاہ کو اس کی اخلاقی برائیوں میں سے کچھ کا اندازہ سے پتہ چل گیا۔ بادشاہ نے اسے شکنجہ میں کس دیا اور طرح طرح کی سزا دے کر مار ڈالا۔

Marfat.com

حاصل نشود رضای سلطان
تا خاطرِ بندگان نجوئی
خواہی کہ ، خدای برتو بخشد
باخلق خدای کن نیکوئی

معانی

ذمائم : جمع ذمیمہ کی ، برائیاں ۔ بقرائن ، اندازہ سے ۔ رضا ، خوشنودی ۔ بانواع عقوبت بکشت : طرح طرح کی اذیت دے کر مار ڈالا۔ نیکوی کن: نیکی کر خاطر نجوئی : تو دل خوش نہ کرے ۔

آوردہ اند کہ یکی از ستم دیدگان بر وبگذشت و در حالِ تباہِ او تأمل کرد وگفت:
نہ ہر کہ قوتِ بازوی منصبی دارد
بسلطنت بخورد مالِ مردمان بگزاف
توان بحلق فرو بردن استخوانِ درشت
ولی شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف
نماند ستمگارِ بد روزگار
بماند برو لعنتِ پایدار

معانی

آوردہ اند : کہتے ہیں : ستم دیدگان : مظلوم (لوگ) تامل کرد : غور کیا ۔ قوتِ بازو: بازو کی طاقت ۔ منصبی : عہدہ ۔ مالِ مردمان : لوگوں کا مال ۔ گزاف ، مفت استخوانِ درشت : سخت ہڈی ۔ فرو بردن بحلق : حلق سے نیچے اتارنا ۔ نگلنا۔ بدرد : پھاڑ دیتی ہے ۔ ستمگار : ظالم ۔ پائدار ، دائمی ، مستقل

Marfat.com

اشعار: بادشاہ کی خوشنودی حاصل نہیں ہو سکتی
جب تک کہ تو مخلوق کی دلجوئی نہ کرے
اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تجھ پر مہربانی کرے
(تو) خدا کی مخلوق کے ساتھ نیکی کر

تشریح: جس طرح رعایا کے ساتھ بھلائی کرکے بادشاہ کا دل جیتا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو خوش کرکے، خدا کی خوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے۔

کہتے ہیں کہ اس کے ظلم سہنے والوں میں سے ایک شخص اس کے پاس سے گزرا۔ اس نے اس (وزیر) کی تباہ حالی پر غور کیا اور کہا:

اشعار: وہ شخص جو کسی عہدہ پہ قائم رہنے کی وجہ سے قوت بازو رکھتا ہے۔
یونہی لوگوں کا مال ہڑپ نہ کرے
سخت ہڈی کو حلق سے نیچے اتارا جا سکتا ہے
لیکن جب یہ ناف میں پہنچ جائے تو پیٹ پھاڑ ڈالتی ہے۔
بدنصیب ظالم باقی نہیں رہتا
لیکن اس پر ابدی لعنت باقی رہ جاتی ہے۔

تشریح: ظلم سے حاصل کیا ہوا مال کبھی ہضم نہیں ہوتا۔ ایسا مال سخت ہڈی کی طرح ہوتا ہے۔ جو پیٹ میں جا کر پیٹ پھاڑ ڈالتی ہے۔ ظالم آدمی تو مر جاتا ہے۔ لیکن اس کے ظلم کی بازگشت ہمیشہ سنائی دیتی ہے اور لعنت بن کر ہمیشہ کے لیے اس کے نام کے ساتھ وابستہ ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

برائے طلبہ بی۔اے فارسی آپشنل

پیامِ مشرق

علامہ اقبال کے حالاتِ زندگی

نظموں کا ترجمہ مع فرہنگ و تشریح

از

کامران آرزو

علمی کتاب خانہ۔ اردو بازار لاہور

Marfat.com

علّامہ ڈاکٹر محمّد اقبالؒ

(۱۸۷۷ء - ۱۹۳۸ء)

حالات زندگی

اقبال ۹ر نومبر ۱۸۷۷ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہُوئے۔ والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ آپ کے جد امجد کشمیری پنڈت تھے۔

علّامہ اقبال نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی اور مولوی میر حسن ایسے عربی و فارسی کے ممتاز فاضل اور بزرگ کی تعلیم و تربیت سے فیضیاب ہُوئے۔ ایف۔ اے کرنے کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لے لیا۔ جہاں پروفیسر آرنلڈ ایسی عظیم ہستی نے آپ کے ذہن کو فلسفہ کے نور و سرور سے حسا بخشی۔ آپ گورنمنٹ کالج سے بی۔ اے اور ایم۔ اے کرنے کے بعد فلسفہ اور تاریخ کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ ازاں بعد ۱۹۰۵ء میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے یورپ چلے گئے۔ انگلستان سے آپ نے بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی اور جرمنی (میونخ) سے ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری پائی۔ ۱۹۰۸ء میں آپ ہندوستان واپس آ گئے۔ کچھ عرصہ آپ نے گورنمنٹ کالج میں بحیثیت پروفیسر کام کیا اور پھر وکالت شروع کر دی۔

حکومتِ برطانیہ نے ۱۹۲۲ء میں آپ کو "سر" کا خطاب عطا کیا اور مسلمانانِ ہند نے آپ کو "ترجمانِ حقیقت" "شاعرِ مشرق" اور "حکیم الامت" کے خطابات سے نوازا۔ ۱۹۲۶ء میں آپ مجلسِ قانون ساز کے ممبر منتخب ہوئے۔ ۱۹۳۰ء میں آپ نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ الہ آباد میں اپنا تاریخی خطبہ پڑھا اور تصورِ پاکستان پیش کیا۔

۲۱۔ اپریل ۱۹۳۸ء کو آپ نے وفات پائی اور شاہی مسجد لاہور کے سایے میں دفن ہُوئے۔

Marfat.com

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

تصانیف

علامہ اقبال کے شعری مجموعے درج ذیل ہیں:
بانگ درا، بالِ جبریل، ضرب کلیم (اردو) اسرارِ خودی۔ رموزِ بے خودی، پیامِ مشرق، زبورِ عجم، جاوید نامہ، پس چہ باید کرد۔ اقوام شرق۔ ارمغانِ حجاز[1]۔ علاوہ بریں دو ایک فلسفیانہ تصانیف نثر میں ہیں۔ علم اقتصادیات، معاشیات سے متعلق ہے۔

---

[1] اس کا کچھ حصہ اردو شاعری پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

پیامِ مشرق

اقبال نے جس شعر و شاعری کو جنم دیا وہ منظم غور و فکر کا ردِ عمل ہے۔ اس میں انقلابی سماجی اور انسانی لہجہ شامل ہے۔ فکر و فلسفہ کا تیز رنگ ہے۔ وطنیت اور قومیت کے گہرے سائے ہیں۔ جدید شاعری کو آگے بڑھانے میں اقبال کا بڑا دخل ہے۔ اقبال ولولۂ عمل، حسنِ عقیدت اور کوششِ ناتمام کی تلقین کرتے ہیں اور عظمتِ رفتہ اور دیرینہ اسلامی روایات کا احساس دلاتے ہیں۔

علامہ کی اردو اور فارسی شاعری جذبِ دروں اور جنونِ عشق کا نتیجہ ہے۔ ان کی شعر و شاعری میں جلال بھی ہے اور جمال بھی۔ شعروں میں کہیں حسن کا تموج ہے اور کہیں جلال کا تلاطم۔

پیامِ مشرق، اقبال کی اہم ترین تصنیف ہے۔ جس میں حقائق معارف کی دھنک جگہ جگہ سجی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ جو اپنے دلپذیر اور دل کش رنگوں سے افرادِ قوم کی باطنی ترتیب کی حنا بندی کرتی ہے۔

پیامِ مشرق پانچ حصوں میں منقسم ہے۔

پہلا حصہ: پہلا حصہ "لالۂ طور" کے عنوان سے ہے اور رباعیات پر مشتمل ہے۔ یہ رباعیات فلسفہ کے گہرے رنگوں میں ڈوبی ہوئی ہیں اور بیشتر مسئلہ وحدت الوجود سے متعلق ہیں۔

دوسرا حصہ: پیامِ مشرق کے دوسرے حصہ کا عنوان "افکار" ہے۔ اس عنوان کے تحت علامہ اقبال نے اپنے نو بہ نو اور تازہ بہ تازہ افکار کے رنگین پھول کھلائے ہیں اور خدا، انسان اور کائنات سے متعلق مسائل کو اپنے مخصوص شاعرانہ لب و لہجہ میں پیش کیا ہے۔

تیسرا حصہ: پیامِ مشرق کے تیسرے حصہ کا عنوان "مئے باقی" ہے اور غزلیات پر مشتمل ہے۔ تیسرا حصہ سب سے زیادہ دلکش اور دلپذیر ہے۔ یہ حصہ شعریت اور فلسفہ کا خوشگوار آمیزہ ہے۔ جس میں ایجاز و اختصار کے آبگینوں نے ایک حسین سی چکا چوند پیدا کر دی ہے۔ اقبال کی ان غزلوں میں ان کا مخصوص فلسفۂ حیات جھلکتا ہے۔

چوتھا حصہ: چوتھے حصے کا نام "نقشِ فرنگ" ہے۔ نقشِ فرنگ، میں انہوں نے

Marfat.com

مغرب کے دانشوروں کے افکار و خیالات پر بے حد سُلجھے ہُوئے انداز میں تنقید کی ہے اور اپنے فکر کی بلندی اور خیال کی رفعت سے اشعار میں ایک دلکشی اور دلآویزی پیدا کردی ہے۔

پانچواں حصّہ:

پانچویں حصّہ کا عنوان 'خردہ' ہے۔ جس میں چند قطعات اور ابیات درج ہیں۔ اس حصّہ میں علامہ اقبال نے حکیمانہ نکات کو ظریفانہ انداز میں پیش کیا ہے۔

اوجِ فکر اور رفعتِ خیال کے اعتبار سے اقبال کو ماضی اور حال کے تمام شعراء پر سبقت حاصل ہے۔ ان کی رفعتِ تخیّل ان کے اپنے شعر کے مطابق ہے۔

بلند بال چنانم کہ بر سپہر بریں
ہزار بار مرا نوریاں کمند کردند

فصلِ بہار

پہلا بند: خیز کہ در کوہ و دشت، خیمہ زد ابرِ بہار
مست .... ہزار
طوطی .... سار
بر طرفِ .... جوئبار
کشتِ .... لالہ زار
چشم .... بیار

مشکل الفاظ: خیز: اُٹھ۔ کوہ: پہاڑ۔ خیمہ زدن: خیمہ لگانا۔ ابرِ بہار: موسمِ بہار کا بادل۔ مست نرنو: گانے میں مگن۔ طوطی: ایک پرندہ۔ دراج تیتر۔ سار: سیاہ رنگ کا مرغ۔ طرف: کنارہ۔ جوئبار: ندی۔ کشتن: بونا۔ بیار: لانا۔

مطلب: اُٹھ کہ کوہستان اور صحرا میں بہار کے بادل نے خیمہ لگا دیا۔ بلبل، طوطی، تیتر اور مرغِ سیاہ گیت گانے میں مگن ہیں۔ ندی کے کنارے گلاب اور لالہ کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ انھیں دیکھنے والی آنکھ لا۔ اُٹھ کہ پہاڑ اور صحرا میں بہار کے بادل نے خیمہ لگا دیا

Marfat.com

تشریح : اس بند میں علامہ اقبال نے موسم بہار کی منظر کشی کی ہے۔ ہر طرف پھول کھلے ہیں اور طرح طرح کے پنچھی چہچہا رہے ہیں۔ ایسے میں شاعر ان نظاروں سے لطف اندوز ہونے کی دعوت دے رہا ہے۔

دوسرا بند: خیز کہ . . . . . . گل رسید

بادِ بہاراں . . . . وزید

مرغ . . . . آفرید

لالہ . . . . درید

حسن . . . . چید

عشق . . . . خرید

خیز کہ . . . . . . رسید

مشکل الفاظ

راغ : صحرا ۔ رسیدن : پہنچنا ۔ بادِ بہاراں : موسم بہار کی ہوا۔ وزیدن : چلنا
مرغ : پرندہ ۔ نوا آفریدن : گیت گانا ۔ دریدن : پھاڑنا ۔ چیدن ۔ چننا، اپنانا
غمِ نو : نیا غم ۔ خرید : خرید لیا ، حاصل کر لیا۔

مطلب : اے مخاطب اُٹھ! کہ باغ اور صحرا میں پھولوں کا قافلہ پہنچ گیا ہے۔ بادِ بہاری چلنے لگی ہے اور پرندے گا رہے ہیں۔ گل لالہ نے (مستی کے عالم میں) اپنا گریبان چاک کر لیا ہے۔ پھولوں نے نیا رُوپ اختیار کیا ہے (اور) عشق نے تازہ غم اپنا لیا ہے۔ اُٹھ کہ باغ اور صحرا میں پھولوں کا قافلہ آن پہنچا ہے۔

تشریح : علامہ اقبال موسم بہار کی عکاسی کرتے ہُوئے کہتے ہیں کہ باغ اور صحرا میں ہر طرف پھول کھلے ہیں۔ موسم بہار کی ہوا چل رہی ہے اور پرندے چہچہا رہے ہیں۔ ہر طرف مستی کا عالم ہے۔ یہاں تک کہ گل لالہ نے بھی اپنا دامن تار تار کر لیا ہے۔ پھولوں پر نکھار آیا ہے۔ جن کے سبب دلوں میں ایک ہیجان برپا ہے۔ شاعر اس کیف آور اور سرور زا موسم کے نظارہ کی دعوت دیتا ہے۔

Marfat.com

تیسرا بند: بلبگاں . . . . خروش
خونِ . . . . جوش
اے کہ . . . . خموش
درشکن . . . . ہوش
بادہ . . . . بنوش
نغمہ سرا . . . . بپوش
بلبگاں . . . . نوش

مشکل الفاظ

بلبگاں: جمع بلبل ۔ صلصلگاں: صلصل، فاختہ نشینی: تو بیٹھا ہے ۔ خموش: خاموش
آئینِ ہوش: ہوش کا قانون، اصول ہوشمندی ۔ بادہ: شراب ۔ بنوش: پی۔ نغمہ سرا:
گیت گا ۔ گل بپوش: پھول پہن لے ۔ مراد پھولوں سے لطف اندوز ہو۔

مطلب: بلبلیں نغمہ سرا ہیں۔ فاختائیں شور مچا رہی ہیں۔ چمن کا لہو جوش پر ہے۔ اے مخاطب! تو چپ چاپ بیٹھا ہوا ہے۔ اصول پرستی چھوڑ دے اور عقل کو خیر باد کہہ دے۔ معنی کی شراب پی لے۔ گیت گا اور پھولوں سے لطف اندوز ہو۔ بلبلیں گیت گا رہی ہیں اور فاختائیں نغمہ سرا ہیں۔

تشریح: شاعر موسم بہار کے نظاروں سے لطف اندوز ہونے کی دعوت دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ہر طرف بلبل اور فاختائیں چہچہا رہی ہیں۔ پھولوں اور شاخوں کی رگوں میں خون جوش مار رہا ہے اور اے مخاطب ایسے دلکش اور دلفریب موسم میں تو گوشہ تنہائی میں خاموش بیٹھا ہے۔ اٹھ اور ہوش و حواس کو خیر باد کہہ دے اور باغ میں چل کر شراب حقیقت کے گھونٹ بھر اور حقیقت کو پہچان لے۔

چوتھا بند: حجرہ نشینی . . . . . . صدا بزن
بر لب . . . . نشیمن
آبِ رواں . . . . بزن

Marfat.com

نرگس . . . . آفریں

لخت . . . . فرودیں

بوسہ . . . . برجبیں

حجرہ . . . . صحراگزیں

مشکل الفاظ

حجرہ نشینی: کوٹھڑی میں بیٹھنا۔ گزیں: اختیار کر۔ بہ بیں: دیکھ یعنی مراد لطف حاصل کر۔ ناز آفریں: ناز و نعمت میں پلی ہوئی۔ لخت: ٹکڑا۔ بوسہ زنش برجبیں: اس کی پیشانی پر بوسہ دے رہی ہے۔ گزار: چھوڑ دے۔ فرودیں: مراد بہار۔

مطلب: اے مخاطب! حجرہ نشینی چھوڑ دے۔ اور صحرا کا گوشہ اختیار کرے یعنی حجرے کو چھوڑ کر صحرا میں چلا آ۔ ندی کے کنارے بیٹھ کر بہتے ہوئے پانی کا نظارہ کر۔ ناز پروردہ نرگس جو موسم بہار کے دل کا ٹکڑا ہے۔ جھک کر اس کی (آب رواں) پیشانی چوم رہی ہے۔ اے مخاطب ایسے میں حجرے سے باہر نکل کر صحرا میں قیام کر۔

تشریح: شاعر موسم بہار کی منظر کشی کرتے ہوئے آب رواں اور نرگس کے پھولوں سے لطف اٹھانے کی تلقین کر رہا ہے۔ شاعر کے نزدیک ایسے موسم میں کمرہ میں بند ہونا کفران نعمت ہے۔

پانچواں بند: دیدۂ معنی . . . . بی خبر

لالہ . . . . درکمر

نیمۂ . . . . بہ بر

می چکدش . . . . جگر

شبنم . . . . سحر

در . . . . نگر

دیدۂ معنی . . . . بےخبر

مشکل الفاظ

کمر در کمر: مراد بہتات، کثرت۔ نیمۂ آتش۔ سرخ رنگ کی صدری

Marfat.com

بہ بر: پہلو میں مراد پہنے ہُوئے ۔ می چکد: ٹپکتی ہے ۔ برجگر: جگر پر ۔ اشک سحر: صبح کے آنسو ۔ انجم: ستارہ ۔ نگر: دیکھ

مطلب: اے مخاطب تو ماحول (عیاں) سے بے گانہ ہے ۔ دل کی آنکھیں کھول ۔ دیکھ ہی لالہ کے پھول کس کثرت سے کھلے ہُوئے ہیں ۔ انہوں نے سُرخ رنگ کی صدری ہُوئی ہے ۔ (لالہ کے پھول سُرخ ہوتے ہیں ۔ اس لئے شاعر یہ بات کہہ رہا ہے) اور ان پر ٹپک رہی ہے ۔ جو دراصل صبح کے آنسو ہیں ۔ گل لالہ کی سرخ پتیوں پر شبنم کی بوندیں اس دکھائی دیتی ہیں جیسے شفق میں ستارے : اے ماحول سے بے خبر دل کی آنکھیں کھول !

تشریح: اس بند میں بھی شاعر موسم بہار کی تصویر کھینچ رہا ہے اور مناظر فطرت کے ہدہ کی دعوت دے رہا ہے ۔

چھٹا بند:

خاک چمن		دل کائنات
بود	. . .	صفات
جلوہ	. . . .	ذات
آنچہ	. . .	حیات
آنچہ	. . . . .	ممات
ہیچ		ثبات

مشکل الفاظ

نمود: ظاہر کر دیا ۔ رازِ دل کائنات: کائنات کے دل کا راز ۔ بود و نبود: ہستی (ہستی مراد تجلیات باری کا مسلسل ظہور اور ہمیشہ وقتی طور پر ان کا رک جانا ۔ جلوہ گری: جلوہ دکھانا، سامنے آنا ۔ آنچہ: جسے ۔ نو دانی: تو سمجھتا ہے ۔ حیات: زندگی ۔ تو خوانی: تو کہتا ہے ۔ ممات: موت ۔ ہیچ ندارد: کوئی نہیں رکھتا ہے ۔ ثبات: قائم رہنا ۔ دوام

مطلب: خاک چمن نے دل کائنات کے راز اگل دیئے ہیں ۔ صفات خدا کا مسلسل ظہو

Marfat.com

بود، اور وقتی طور پر ان کا آنکھوں سے اوجھل ہو جانا (نبود) کیا چیز ہے؟ یہ سب اللہ تعالیٰ کی جلوہ گری ہے تو جسے حیات و ممات (زندگی اور موت) سمجھتا ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ سرزمین چمن نے کائنات کے سینے میں چھپے ہوئے راز ظاہر کر دیئے ہیں۔

تشریح: اس بند میں شعریت کے ساتھ ساتھ فلسفہ وحدت الوجود کے رنگ بھی جھلکتے ہیں۔

موسم بہار جب آتا ہے تو باغ کی مٹی سے رنگ برنگے پھول جنم لے اٹھتے ہیں اور اس طرح زمین کے اندر کی تمام خوبیاں سنور کر سامنے آجاتی ہیں اور یہ سب کمالِ قدرت ہے۔ اسی بند میں شاعر نے زندگی اور موت کی حقیقت بیان کی ہے۔ شاعر کے نزدیک جب اللہ تعالیٰ کی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں تو زندگی سامنے آجاتی ہے اور جب خدا کی یہ صفات کچھ عرصہ کے لیے رک جاتی ہیں تو موت نمودار ہو جاتی ہے۔ یعنی حیات و ممات کی محرک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ورنہ ان کی کوئی اصلیت نہیں۔

زندگی

شبی .... ابرِ بہار
کہ ایں .... پیہم است
درخشید .... گفت
خطا .... است
ندانم .... خبر
سخنہا .... است

مشکل الفاظ

شبی: ایک رات۔ نالیدن: رونا۔ گریۂ پیہم: مسلسل رونا، ہمیشہ کا رونا۔ درخشید: چمکی۔ برق سبک سیر: تیز رفتار بجلی۔ خطا کردہ: تو نے غلطی کی۔ خندۂ یکدم: ایک پل کی ہنسی، لمحہ بھر کی ہنسی۔ ندانم: میں نہیں جانتا۔ گلشن: باغ۔ کہ برد: کس نے چھینا

کس نے پہنچائی - ایں : یہ - سخنہا : گفتگو - میان : مابین ، درمیان

مطلب : ایک رات موسمِ بہار کے بادل نے رو رو کر یہ بات کہی کہ یہ زندگی مسلسل رونا ہے - یہ سُن کر تیز رفتار بجلی چمکی اور کہا کہ تو نے غلط کہا ہے - زندگی تو لمحہ بھر کی ہنسی کا نام ہے نہیں جانتا کہ بادل اور بجلی کے درمیان ہونے والی اس بات چیت کی خبر کس نے باغ میں پہنچائی - یہ خبر جب باغ میں پہنچی تو پھول اور شبنم کے درمیان بھی اسی مسئلہ پر گفتگو ہو رہی ہے (تھی)

تشریح : علامہ اقبال اس مختصر سی نظم میں یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ زندگی کی حقیقت کے بارے میں کوئی نہیں جانتا - ہر شخص زندگی کو اپنی سوچ کے مطابق پرکھتا اور دیکھتا ہے - بادل کے نزدیک زندگی کا مفہوم مسلسل رونا ہے (بادل روتا رہتا ہے - اس لئے وہ زندگی کو رونے سے تعبیر کرتا ہے - بجلی لمحہ بھر کے لیئے چمکتی ہے - اس لئے اس کے نزدیک زندگی کا مفہوم خندۂ یکدم ہے - یہی حال پھول اور شبنم کا ہے - پھول کہتا ہے - زندگی خندۂ یکدم ہے - جب کہ شبنم مصر ہے کہ زندگی گریۂ پیہم کا نام ہے -

سرودِ انجم

پہلا بند:

ہستی ما	۔۔۔۔۔۔ نظامِ ما
مستی	۔۔۔۔ خرامِ ما
گردش	۔۔۔ مقامِ ما
زندگی	۔ دوامِ ما
دور	می رویم

مشکل الفاظ

ہستی ما : ہماری زندگی - نظامِ ما : ہمارا نظام - مستی ما : ہماری مستی - خرامِ ما : ہمارا آہستہ آہستہ چلنا - زندگی دوامِ ما - ہماری ابدی زندگی - دورِ فلک : آسمان کی گردش - کام : مُنحرکم : ہم دیکھتے ہیں - نظارہ کرتے ہیں - می رویم : ہم چلتے ہیں - سرودِ انجم : ستاروں کا گیت

Marfat.com

مطلب : ستارے کہتے ہیں کہ ہمارا نظام ہی ہماری زندگی ہے اور ہمارا چلنا رکنا
ہی ہماری مستی اور راحت ہے۔ ہماری گردش کسی جگہ کی محتاج نہیں۔ یعنی ہم کہیں نہیں ٹھہرتے
اور مسلسل گردش کرتے رہتے ہیں اور یہی چیز ہماری ابدی زندگی کا سبب ہے۔ ہم بڑے
اطمینان کے ساتھ دیکھتے رہتے ہیں اور چلتے رہتے ہیں۔

تشریح : شاعر کے نزدیک حرکت ہی زندگی کا دوسرا نام ہے۔ ستارے چونکہ مسلسل گردش میں
رہتے ہیں۔ یعنی حرکت کرتے رہتے ہیں اور اسی لئے زندہ ہیں اور ناکامی سے دوچار نہیں ہوتے
یہاں تک کہ آسمان کی گردش بھی ان کی مرضی کے تابع ہے۔

دوسرا بند :

جلوہ . . . . را

بتکدہ . . . . را

رزم . . . . را

کشمکش . . . . را

عالم . . . . رویم

مشکل الفاظ

جلوہ گر : ظاہر ہونے کی جگہ ۔ شہود : حاضر ہونا ۔ تصوف کی اصطلاح میں وہ درجہ جس میں ہر
شئے حق نظر آئے۔ بتکدہ : بت خانہ ۔ نمود : ظاہر، نمائش ۔ رزم : جنگ ۔ بود و نبود :
موت اور زندگی ۔ عالم دیر و زود ۔ مراد یہ دنیا

مطلب : اس کائنات میں ہر لمحہ نئی نئی چیزیں جلوہ گر ہوتی رہتی ہیں۔ یہ دنیا نئی نئی
اشیاء کا بت خانہ ہے۔ یعنی یہاں نو بہ نو اشیاء عالم وجود میں آتی رہتی ہیں۔ یہاں ہر وقت زندگی
اور موت میں جنگ جاری رہتی ہے۔ اور تمام موجودات میں کش مکش ہوتی رہتی ہے۔ ہم زمانہ
کے طلسم میں گرفتار اس دنیا کو دیکھتے رہتے ہیں اور گردش کرتے رہتے ہیں۔

تشریح : ستارے کائنات میں ظاہر ہونے والی اور فنا کے گھاٹ اترنے والی ہر چیز
کا نظارہ کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

تیسرا بند: گرمیٔ . . . . کارزار ہا
خامیٔ . . . . کار ہا
تاج . . . . دار ہا
خواری . . . . یار ہا
بازیٔ . . . . رویم

مطلب: اس کائنات میں جنگ کا بازار گرم رہتا ہے اور یہاں عقلمند غلطیاں کرتے بنتے ہیں۔ یہاں کسی کے سر پہ تاج سجایا جاتا ہے اور کسی کے حصہ میں پھانسی کا پھندہ آتا ہے ور کبھی کسی بادشاہ کو تاج و تخت سے محروم ہو کر جگہ جگہ ذلیل و خوار ہونا پڑتا ہے۔ ہم دنیا کے یہ ماشے دیکھتے رہتے ہیں اور حرکت کرتے رہتے ہیں۔

تشریح: دنیا میں رونما ہونے والے تمام واقعات ستاروں کے سامنے ہیں۔ کائنات میں رونما ہونے والی کوئی خوشی اور کوئی غم ان سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن وہ ان باتوں سے متاثر ہوئے بغیر پیہم گردش کرتے رہتے ہیں اور یہی گردش ان کی زندگی ہے۔ ستارے سکون اور ٹھہراؤ کو اپنے حق میں موت سمجھتے ہیں۔

چوتھا بند: خواجہ . . . . گذشت
بندہ . . . . گذشت
زاری . . . . گذشت
دور . . . . گذشت
شیوۂ . . . . می رویم

مشکل الفاظ

خواجہ: سردار، بادشاہ۔ سروری: سرداری۔ بندہ: غلام۔ چاکری: نوکری خدمت کرنا۔ زاری: بادشاہی۔ قیصری: بادشاہی۔ زار: روس کے بادشاہ کو کہتے تھے اور قیصر، جرمنی کا بادشاہ کہلاتا تھا۔ دور سکندری: سکندر اعظم کا زمانہ۔ شیوۂ بت گری: بُت بنانے کے طور طریقے

Marfat.com

مطلب: سردار، سرداری سے محروم ہو گیا اور غلام کو غلامی سے نجات مل گئی۔ نہ زارِ روس رہا اور نہ قیصرِ جرمنی۔ اسی طرح سکندرِ اعظم کی بادشاہت بھی ختم ہو کر رہ گئی۔ بتوں کی پرستش کے طور طریقے بھی دم توڑ گئے۔ ہم یہ سب کچھ دیکھتے رہتے ہیں اور مصروفِ سفر رہتے ہیں۔

تشریح: ایک وہ زمانہ تھا کہ انسان، انسان پر حکومت کرتا تھا۔ کہیں زارِ روس کا ظلم و استبداد اپنے شباب پر تھا اور کہیں قیصرِ جرمنی کا سکہ چلتا تھا۔ ان سب بادشاہوں کی حکومتیں ختم ہو گئیں اور لوگ ان کی غلامی سے آزاد ہو گئے۔ قصہ کوتاہ ستاروں کے دیکھتے دیکھتے یہ سب حکومتیں ختم ہو گئیں۔

پانچواں بند:

خاک . . . خروش

سست . . . کوش

گاہ . . . . . . نوش

گاہ . . . . . دوش

میرِ جہاں . . . . می رویم

مشکل الفاظ

دور: زمانہ۔ خروش: ہنگامہ، شور۔ سست نہاد: کمزور سرشت، جس کی بنیاد کمزور ہو۔ سخت کوش: بہت زیادہ محنت کرنے والا۔ گاہ: کبھی۔ بزم: محفل۔ ناؤ نوش: پینا پلانا۔ دوش: کاندھا۔ میرِ جہاں: دنیا کا بادشاہ۔ حلقہ بگوش: غلام جس کے کان میں غلامی کا حلقہ پڑا ہے۔

مطلب: انسان مٹی سے بنا ہے لیکن اس کے باوجود وہ ہنگامہ برپا کرتا رہتا ہے۔ پیدائش کے اعتبار سے وہ انتہائی کمزور ہے لیکن سخت محنت اور مشقت کرتا رہتا ہے۔ کبھی وہ محفل میں بیٹھ کر رنگ رلیاں مناتا ہے اور کبھی اس کا جنازہ کاندھوں پر جا رہا ہوتا ہے۔ انسان اشرف المخلوق (میرِ جہاں) ہے لیکن پھر اپنے ایسے انسان کی غلامی پہ کمربستہ ہو جاتا ہے۔ ہم یہ باتیں دیکھتے رہتے ہیں اور چلتے رہتے ہیں۔

تشریح: اس بند میں ستارے انسان کی زندگی پر تبصرہ کرتے ہیں اور اس کی متضاد کیفیت

Marfat.com

کی عکاسی کرتے ہیں۔

چھٹا بند: توبہ ۔ ۔ ۔ چند

عقل تو ۔ ۔ ۔ بند

مثل ۔ ۔ ۔ کمند

زار ۔ ۔ ۔ دردمند

ما بہ ۔ ۔ ۔ می رویم

مشکل الفاظ

طلسم چون و چند مراد زمان و مکان کی قید۔ طلسم: جادو۔ کشا د و بند: کھولنا اور بند کرنا
مثل غزالہ: ہرن کی مانند۔ کمند: جال۔ زار و زبوں: عاجز۔ مجبور۔ دردمند: بے کس درد
کا مارا۔ نشیمن: گھونسلہ۔ گھر مراد آسمان

مطلب: اے انسان! (تو اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود) زمان و مکاں کے طلسم میں گھرا ہے۔ کبھی تیری عقل تجھ پر کامیابی کے دروازے کھول دیتی ہے اور کبھی وہ عقل خود بے بس ہو جاتی ہے اور تو (تقدیر کے سامنے) جال میں پھنسے ہوئے ہرن کی مانند بے چارہ اور عاجز ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہم بلند آسمان پر سے تیری بے بسی اور لاچارگی کا نظارہ کرتے رہتے ہیں اور رواں دواں رہتے ہیں۔

ساتواں بند: پردہ ۔ ۔ ۔ چیست؟

اصل ۔ ۔ ۔ چیست؟

چشم ۔ ۔ ۔ چیست؟

فطرت ۔ ۔ ۔ چیست؟

ایں ہمہ ۔ ۔ ۔ می رویم

مشکل الفاظ

چیلا: کھول۔ ظہور: ظاہر ہونا۔ ... والا: ظلام: ظلمت۔ اندھیرا۔ نور: روشنی

Marfat.com

چیست : کیا ہے ۔ شعور : عقل ۔ ناصبور : بے صبر ۔ ہمہ : تمام

مطلب : یہ پردہ کیوں ہے ۔ یعنی حقیقت ہمیں نظر کیوں نہیں آتی ۔ جو کچھ نظر آتا ہے ۔ یہ سب کچھ کیا ہے ۔ تاریکی اور روشنی کی اصل کیا ہے ۔ آنکھ ، دل اور عقل کیا چیز ہیں؟ اور بے صبر فطرت کیا ہے ۔ بعض چیزیں نزدیک ہیں اور بعض دُور ۔ یہ سب کچھ کیا ہے ۔ ہم دیکھ رہے ہیں اور چل رہے ہیں ۔

تشریح : اس بند میں ستارے اپنا اور انسان کا فرق بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انسان چونکہ صاحب عقل ہے ۔ اس لئے وہ اس قسم کے مسائل حل کرنے میں الجھا ہُوا ہے ۔ لیکن ہم ان باتوں سے بے تعلق ہیں ۔

آٹھواں بند : بیش . . . . کمے
سال . . . . دمے
اے . . . . یمے
ساختہ — — — — شبنمے
ما بتلا — — — — می ریم

مشکل الفاظ

بیش : زیادہ ۔ کمے ، کم ۔ پیش ما : ہمارے سامنے ، ہمارے نزدیک ۔ دمے : ایک لمحہ ۔ کنار : پہلو ، آغوش ۔ یم : سمندر مراد خدائی صفات ، ساختن : بنانا ۔ عالم : دنیا ، جہان ۔

مطلب : ستارے انسان سے کہتے ہیں کہ اے انسان تیرے نزدیک جو 'زیادہ' ہے ، وہ ہمارے نزدیک کم ہے جسے تو ایک سال کہتا ہے ۔ وہ ہماری نگاہ میں ایک لمحے سے زیادہ نہیں اے انسان تو اپنی آغوش میں سمندر کو لے سکتا ہے لیکن تو شبنم (قطرہ) پر اکتفا کر بیٹھا ہے ۔ ہم (ہر گھڑی) ایک نئے عالم کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں ۔ (کاش تو بھی ہم سے یہ سبق حاصل کرتا اور ہماری طرح سرگرم جستجو رہتا) ہم دُور دُور سے نظارہ کرتے رہتے ہیں اور اپنا سفر طے کرتے جاتے ہیں ۔

Marfat.com

تشریح: اس بند میں علامہ اقبال ستاروں کی آڑ لے کر انسان کو سعی پیہم اور مسلسل تگ و دو کی تلقین کرتے ہیں۔ انسان تمام مخلوقات میں اشرف ہے۔ وہ اپنی خودی کی تکمیل کرکے اپنی ذات میں وسعت پیدا کر سکتا ہے اور بے پناہ قوت اور استعداد کا حامل ہو سکتا ہے

نسیم صبح

مشکل الفاظ

زردی بحر: سمندر پر سے۔ سر کوہسار: پہاڑ کی چوٹی۔ لیک: لیکن۔ می نشناسم: میں نہیں پہچانتی، میں نہیں جانتی۔ از: سے۔ کجا: کہاں۔ خیزم: میں اٹھتی ہوں، مراد چلتی ہوں

مطلب: نسیم صبح کہتی ہے کہ میں سمندروں اور پہاڑوں کی طرف سے آتی ہوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ میری اصل کیا ہے۔

مشکل الفاظ

دہم: میں دیتی ہوں۔ غمزدہ: اداس۔ طائر: پرندہ۔ تہ: نیچے۔ نشیمن: گھونسلا۔ سیم: چاندی۔ ریزم: میں بکھیرتی ہوں۔

مطلب: نسیم صبح کہتی ہے کہ میں اداس پرندے (بلبل) کو موسم بہار کی آمد کا پیغام دیتی ہوں اور اس کے گھونسلے کے نیچے (زمین پر) چنبیلی کے پھول جو چاندی کی طرح سفید ہوتے ہیں بکھیرتی ہوں۔

مشکل الفاظ

غلطم: میں لوٹتی ہوں۔ پیچم: میں لپٹتی ہوں۔ مسامات: مسام کی جمع۔ بر انگیزم: میں ابھارتی ہوں، نکھارتی ہوں۔

مطلب: نسیم صبح کہتی ہے کہ میں سبزہ پہ لوٹتی ہوں اور لالہ کی شاخوں سے لپٹتی ہوں

Marfat.com

ہوں تاکہ اس کا رنگ اور خوشبو۔ دونوں مسامات میں سے اور زیادہ اُبھر آئیں۔ یعنی رنگ اور خوشبو میں اور زیادہ نکھار پیدا ہو جائے۔

مشکل الفاظ

خمیدہ تا نشود : جھک نہ جائیں۔ دوہری نہ ہو جائیں۔ زگردش من : میرے چلنے کی وجہ سے۔ برگ : پتیاں۔ نرم نرمک : آہستہ آہستہ۔ آویزم : میں الجھتی ہوں مراد چلتی ہوں

مطلب : نسیم صبح کہتی ہے کہ میں لالہ اور گلاب (مراد مختلف پھولوں) کی پتیوں پر دھیرے دھیرے قدم رکھتی ہوں تاکہ میری گردش (چلنے) سے ان کی نازک اور نرم شاخیں دوہری نہ ہو جائیں۔

مشکل الفاظ

شاعرے : کوئی شاعر۔ زغم عشق : عشق کے غم کی وجہ سے۔ خروش : شور مراد آہ زاری نفس : سانس۔ نواہا : نواؤں، آوازوں۔ آمیزم : ملاتی ہوں، گھولتی ہوں۔

مطلب : جب کوئی شاعر غم عشق سے مجبور ہو کر آہ و زاری کرتا ہے تو میں اپنی آہیں (سانس) اس کی نواؤں میں شامل کر دیتی ہوں تاکہ ان میں اور زیادہ دلکشی اور جاذبیت پیدا ہو جائے۔

کرمِ کتابی

مشکل الفاظ

شنیدم : میں نے سُنا۔ شبی : ایک رات۔ کرم کتابی : کتاب کا کیڑا۔ دیمک

مطلب : میں نے سُنا کہ ایک رات کتاب کا ایک کیڑا میرے کتاب خانہ (لائبریری) میں پروانہ سے کہہ رہا تھا۔

مشکل الفاظ

اوراق : جمع ورق، مراد کتابیں۔ سینا : ابوالحسین ابن عبداللہ ابن سینا۔ یہ مشہور

Marfat.com

فلسفی ۔ ۳۷۰ھ میں ترکستان کے مشہور شہر بخارا میں پیدا ہُوا اور ۴۲۸ھ میں وفات پائی ۔ بسی : بہت ۔ دیدم : میں نے دیکھے ۔ پڑھے ۔ نسخہ : مراد کتابیں ۔ فاریابی : ظہیرالدین ظاہر بن محمد فاریابی ۔ فارسی کا مشہور شاعر ۔ بارھویں صدی عیسوی میں پیدا ہُوا اور ۱۲۰۱ء وفات ہُوئی ۔

مطلب : (کتاب کے کیڑے نے پروانے سے کہا) کہ میں نے سینا کی کتابوں میں اپنا نشیمن بنایا ۔ اور فاریابی کے بہت سے نسخوں (کتابوں) کا مطالعہ کیا ۔ یعنی میں نے فلسفہ اور شعر و شاعری سے متعلق بہت سی کتابوں کا جائزہ لیا ۔

مشکل الفاظ

نفہمیدہ ام : میں نہیں سمجھا ۔ حکمت : حقیقت ۔ اصلیت ۔ ہماں : اسی طرح ۔ تیرہ : تاریک

مطلب : لیکن مجھے زندگی کی حقیقت سے آگاہی نہ ہوسکی ۔ یعنی میں زندگی کی حقیقت کو معلوم نہ کر سکا ۔ اور میرے دن سورج کے بغیر اسی طرح تاریک رہے ۔

مشکل الفاظ

نکو : خوب ۔ اچھا ۔ نیم سوز : ادھ جلا ۔ نکتہ : اہم بات ۔ نیابی : تو نہیں پا سکتا ۔

مطلب : (یہ سن کر) ادھ جلے پروانے نے اس سے خوب کہا کہ تو اس اہم بات (زندگی کی حقیقت) کو کتابوں سے نہیں حاصل کر سکتا ۔ یعنی زندگی کی حقیقت کتابوں سے معلوم نہیں ہو سکتی ۔ اگر تو اس راز کو جاننا چاہتا ہے تو عشق اختیار کر ۔

مشکل الفاظ

تپش : جلن مراد عشق ۔ می کند : کرتی ہے ۔ کرتا ہے

مطلب : عشق زندگی کو زندہ تر کر دیتا ہے اور زندگی کو بال و پر (قوت پرواز) عطا کرتا ہے ۔ یعنی زندگی پرواز کا نام ہے اور پرواز کی قوت صرف عشق کی بدولت میسر آتی ہے ۔

Marfat.com

حکمت و شعر

بوعلی ۔۔۔ ناقہ گم
دستِ رومی ۔۔۔ گرفت
ایں ۔۔۔ رسید
آں ۔۔۔ گرفت
حق ۔۔۔ گرفت

مشکل الفاظ

ناقہ : اونٹنی ۔ رومی : مولانا رومی فارسی کے مشہور شاعر ۔ فرو : نیچے ۔ تہ ۔ گوہر : موتی مراد حقیقت ۔ آں : وہ مراد فلسفی ۔ خس : تنکا ۔ گرداب : بھنور ۔ حق : سچی بات ۔ سوزی : سوز و گداز ۔ حکمت : فلسفہ ۔ میگردد : بن جاتا ہے ۔ چو ۔ جب

مطلب : بوعلی (فلسفی) اونٹنی کی گرد میں کھو گیا۔ اور مولانا رومی (عاشق) کا ہاتھ محمل کے پردہ تک پہنچ گیا

تشریح : فلسفی اور شاعر دونوں ہی جویائے حقیقت ہیں۔ لیکن دونوں میں فرق ہے فلسفی عقل و شعور کی بھول بھلیوں میں پڑ کر شکوک کے غبار میں کھو جاتا ہے اور منزلِ مقصود (محمل) تک نہیں پہنچتا ۔ جب کہ عاشق عشق کی رہنمائی میں محمل کو جا لیتا ہے اور محبوبہ (حقیقت) کا دیدار کر لیتا ہے۔

(دوسرا شعر) عاشق غوطہ لگا کر تہ میں پہنچ جاتا ہے اور موتی (حقیقت) کو پا لیتا ہے۔ اس کے برعکس فلسفی شکوک کے بھنور میں تنکے کی طرح پھنس کر رہ جاتا ہے اور یہی بھنور اس کی منزل بن جاتا ہے یعنی حقیقت تک اس کی رسائی نہیں ہوتی ۔

(تیسرا شعر) اس شعر میں بھی علامہ اقبال فلسفہ اور شعر کا فرق بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر حق (سچی بات) میں سوز و گداز کا رنگ نہیں تو یہ حکمت (فلسفہ) ہے اور اگر دل کی آگ اس میں موجود ہے تو یہ حق شعر میں ڈھل جاتا ہے ۔

علامہ اقبال کے نزدیک فلسفی اور شاعر دونوں ہی جویائے حق ہیں ۔ فرق صرف یہ ہے کہ فلسفی

Marfat.com

کی باتوں میں اس کے دل کی آگ نہیں ہوتی، وہ محض عقل سے کام لیتا ہے۔ شاعر عشق کو رہنما بناتا ہے اور اس کے کلام میں سوزِ دل شامل ہوتا ہے۔

علامہ اقبال کی یہ مختصر سی نظم حکمت اور شعر کے فرق کو واضح کرتی ہے۔ علامہ اقبال کے نزدیک فلسفہ میں سوز و گداز نہیں ہوتا جب کہ شعر میں سوزِ دروں کی آمیزش ہوتی ہے۔

کرمکِ شب تاب

مشکل الفاظ

ذرۂ بے مایہ: حقیر ذرہ مراد جگنو۔ کرمکِ شب تاب: رات میں چمکنے والا کیڑا، جگنو۔ متاعِ نفس: دل کی پونجی۔ شوق: سوز و گداز، عشق۔ سوختن: جلانا۔ پروانگی: پروانہ کی خو۔ پہنائے شب: رات کی وسعت۔ افروختن: روشن کرنا۔

مطلب: جگنو ایک معمولی سا کیڑا (ذرہ بے مایہ) ہے۔ لیکن اس نے اپنے اندر سوز و گداز پیدا کر لیا تو اس سوز و گداز (عشق) کی بدولت اس میں پروانے کی خو پیدا ہوگئی۔ یعنی اس کا وجود سراپا آگ بن گیا۔ نتیجتہً اس کے وجود کے سبب رات کی تیرگی جگمگا اٹھی۔

مشکل الفاظ

واماندہ شعاع: پیچھے رہ جانے والی شعاع۔ گرہ خوردہ: گرہ لگی ہوئی۔ شرر: چنگاری۔ سوزِ حیات: زندگی کا سوز و گداز۔ کاوش: اس کا کام زندگی۔ ہمہ تن: زر شد: سونا ہو گیا۔

مطلب: جگنو، جگنو نہیں ہے بلکہ آفتاب کی وہ شعاع ہے جو پیچھے رہ گئی ہے۔ اس شعاع نے اپنے وجود میں گرہ ڈالی اور چنگاری بن گئی۔ چونکہ اس میں سوزِ حیات پایا جاتا ہے اس لئے اس کی زندگی منور اور کامیاب ہو گئی اور اس میں نظر پیدا ہو گئی یعنی سوزِ دروں سے قلب و شعور کو نگاہ میسر آجاتی ہے۔

Marfat.com

مشکل الفاظ

بے تاب : مضطرب ۔ بے چین ۔ تگ و پو : جدوجہد ۔ دوڑ دھوپ ۔ ہر سو : ہر طرف ۔
چناں : اس طرح ۔ سوخت : جل گیا ۔ ہمہ او کرد : اپنے آپ کو مکمل وہ (شمع) بنالیا ۔
ترک کردن : چھوڑ دینا ۔

مطلب : مضطرب پروانہ میں تڑپ پیدا ہوگئی ۔ اسی لئے وہ دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہوکر ہر طرف بھٹکنے لگا اور اس نے شمع کی آگ میں اپنے آپ کو اس طرح جلا ڈالا کہ خود شمع بن گیا یعنی جلنے لگا اور اس طرح اس (عاشق) میں اور شمع (محبوب) میں کوئی فرق باقی نہیں رہا ۔
علامہ اقبال یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جب کسی میں تڑپ پیدا ہوجاتی ہے تو وہ حصولِ مقصد کے لیے پروانہ وار نثار ہوجاتا ہے ۔

مشکل الفاظ

اختر کی : چھوٹا سا ستارہ ۔ ماہ مبین : روشن چاند ۔ بکمیں : گھات میں ۔ چرخ بریں : آسمان ۔

مطلب : یا یہ جگنو ایک چھوٹا سا ستارہ ہے ، جسے حاصل کرنے کے لیے روشن چاند گھات میں بیٹھا ہوا ہے اور یہ ستارہ زمین کا نظارہ کرنے کے لیے آسمان سے نیچے اتر آیا ہے ۔

مشکل الفاظ

ماہ تنک ضو : کم روشنی والا چاند ، دھندلا چاند ۔ منت : احسان ۔

مطلب : یا یہ جگنو وہ دھندلا چاند ہے جو ایک ہی بار اپنا جلوہ دکھا کر ختم ہوجاتا ہے (یہ جگنو) ایسا چاند ہے جو سورج کا احسان اٹھانا پسند نہیں کرتا اور کسی مقام کا پابند نہیں یعنی ہر مقام سے آزاد ہے ۔

مشکل الفاظ

کرمک شب تاب : جگنو ۔ سراپای تو : تیرا وجود ۔ غیب وحضور : غائب اور حاضر ہونا

مطلب : اے جگنو ! تیرا وجود سراسر نور ہے اور تیری اڑان ' غیب وحضور ' کا ایک سلسلہ ہے

Marfat.com

یعنی جب تو اڑتا ہے تو تیری روشنی کبھی غائب ہو جاتی ہے اور کبھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور تیری زندگی (ظہور) کا یہی قانون ہے۔

مشکل الفاظ

نیرہ شباں : تاریک راتیں۔ مرغانِ شب : رات کے پرندے۔ گرم طلب : کسی چیز کو حاصل کرنے کی جستجو میں سرگرم رہنا۔

مطلب : تو تاریک راتوں میں رات کے پرندوں کے لیئے مشعل کا کام دیتا ہے اور یہ سوز کیسا سوز ہے جس کی بدولت تو مجسمہ تب و تاب نظر آتا ہے اور (ہر وقت) کسی چیز کو پالینے کی جستجو میں مصروف رہتا ہے۔ جگنو کی یہ چمک دمک اس کے اندرونی سوز و گداز کے سبب ہے اور اسی کے سبب وہ تلاشِ محبوب میں سرگرداں رہتا ہے۔

مشکل الفاظ

مائیم : ہم ہیں۔ دمیدیم : کھلے ہیں۔ پیدا ہوئے ہیں۔ تپیدن : جلنا، تڑپنا

مطلب : اس بند میں شاعر انسان کا موازنہ جگنو سے کرتا اور کہتا ہے کہ اے جگنو ہم بھی تیری ہی طرح خاک سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم میں سے جنہوں نے محبوب کی جھلک دیکھی ہے، وہ بھی تڑپ رہے ہیں اور جنہوں نے محبوب کو نہیں دیکھا ہے، وہ بھی تڑپ رہے ہیں۔ لیکن ہم کوشش کے باوجود بھی منزل تک نہیں پہنچے ہیں یعنی اپنے محبوب کو حاصل نہیں کر سکے ہیں۔

مشکل الفاظ

سخن پختہ : اہم بات۔ پروردہ : پرورش کیا گیا مراد غور کیا گیا۔ تہ دار : پہلودار، کئی معنی رکھنے والی بات۔ منزل گم گشتہ : جس نے اپنی منزل گم کر دی ہو۔ پای بره دار : راستہ پر پاؤں رکھ مراد کوشش کر۔ نگہ دار : حفاظت کر، غنیمت سمجھ

مطلب : اے جگنو میں تجھے ایک اہم بات بتاتا ہوں۔ اس بات پر میں نے بہت غور کیا اور اس میں کئی معنی مضمر ہیں اور وہ بات یہ ہے کہ منزل گم گشتہ کا ذکر مت کر یعنی گذشتہ ناکامیوں پر افسوس نہ کر۔ بلکہ حصولِ مقصد کے لیئے تگ و دو کر اور جو روشنی تیرے پاس ہے، اسے غنیمت

Marfat.com

سمجھ اور اس کی حفاظت کر۔

حُدی (نغمہ سار بانِ حجاز)

حجاز کا اونٹنی سوار، اونٹنی پر بیٹھ کر جو نغمہ گاتا ہے۔ اسے حدی کہتے ہیں۔ یہ نغمہ اس لئے گایا جاتا ہے تاکہ اونٹنی تیزی کے ساتھ اپنا سفر طے کر سکے۔ اس نظم میں علامہ اقبال بھی اپنی قوم کو تیز رفتاری کا مشورہ دے رہے ہیں۔

پہلا بند: ناقہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ من

آہوی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ من

درہم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ من

اندک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ من

دولت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ من

تیز ترک گامزن منزل ۔ ۔ ۔ ۔ نیست

مشکل الفاظ

ناقۂ سیار: تیز رفتار اونٹنی۔ آہوی تاتار: تاتار کا ہرن۔ درہم و دینار: مراد دولت۔ اندک: تھوڑا۔ بسیار: زیادہ۔ تیز ترک گامزن۔ تیزی کے ساتھ قدم اٹھا۔ تیز تیز چل

مطلب: اے میری تیز رفتار اونٹنی! تو میری نگاہ میں آہوئے تاتار ہے۔ تو ہی میری دولت ہے۔ چاہے یہ دولت تھوڑی ہے یا زیادہ۔ تو ہی میرا سرمایہ ہے۔ اے ناقہ! تیز تیز چل ہماری منزل دُور نہیں ہے۔

دوسرا بند: دل کش ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہستی

شاہد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہستی

رہ کش ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہستی

غیرت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہستی

Marfat.com

دختر . . . . ہستی

تیز ترک . . . . . دور نیست

مشکل الفاظ

زیبا : خوبصورت ۔ شاہدِ رعنا : خوبصورت محبوب ۔ روکش حور : حور سے زیادہ دلکش جسے دیکھ کر حور بھی منہ پھیرے یعنی شرمندہ ہو جائے ۔ دختر : بیٹی ۔

مطلب : اے ناقہ ! تو انتہائی خوبصورت اور دل کش ہے تو حسین ترین محبوب ہے ۔ اگر تجھے حور بھی دیکھ لے تو شرمندہ ہو جائے ۔ تو لیلیٰ سے زیادہ حسین و جمیل ہے تو صحرا کی بیٹی ہے ذرا تیز تر چل ! ہماری منزلِ مقصود زیادہ دُور نہیں ہے ۔

تیسرا بند : در . . . . آفتاب

غوطہ . . . . . . سراب

ہم . . . . ماہتاب

تند . . . . . . شہاب

چشم . . . . . . خواب

مشکل الفاظ

تپش : حدت ، گرمی ۔ غوطہ زنی : تو غوطہ لگاتی ہے مراد چلتی ہے ۔ سراب : وہ ریت جو دُور سے پانی دکھائی دے ۔ شب ماہتاب : چاندنی رات ۔ تندرو : تیز گام ، تیز رفتار شہاب : ٹوٹنے والا ستارہ ۔

مطلب : تو انتہائی سخت دھوپ میں ریگستان میں تیزی کے ساتھ سفر کرتی ہے اور چاندنی رات میں بھی شہاب کی طرح تیزی کے ساتھ رواں دواں رہتی ہے ۔ تیری آنکھ نے ابھی کوئی خواب نہیں دیکھا ہے ۔ تیز تر چل ! ہماری منزل زیادہ دُور نہیں ہے ۔

چوتھا بند : لکہ . . . . رواں

کشتی . . . . بادباں

Marfat.com

مثلِ . . . . . . داں
بر . . . . . . گراں
لختِ . . . . . . سارباں
نیز . . . دُور نیست

مشکل الفاظ

لکۂ ابر: بادل کا ٹکڑا۔ مثلِ خضر: خضرؑ کی مانند۔ راہ داں: راستہ جاننے والا۔ سبک: ہلکا۔ گراں: بھاری۔ لختِ دل: دل کا ٹکڑا۔ ساربان: اونٹ پالنے والا۔

مطلب: اے ناقہ! تو ابرِ رواں کا ٹکڑا ہے اور تو بغیر بادبان کے چلنے والی کشتی ہے تو خضرؑ کی طرح تمام راستوں سے واقف ہے۔ تجھ پر ہر وزن، ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے۔ یعنی تو ہر سختی کو بخوشی برداشت کر لیتی ہے۔ اے ناقہ! تو ساربان کے دل کا ٹکڑا ہے۔ ذرا تیز تر قدم اٹھا! ہماری منزل سامنے ہی ہے۔

پانچواں بند:

سوز . . . . زمام
ساز . . . . . . خرام
بے . . . . کام
پا بہ سفر . . . . شام
خستہ . . . . . مقام
نیز ترک . . . . . . نیست

مشکل الفاظ

زمام: مہار۔ خرام: اٹھلا کر چلنا۔ بے خور: بن کھائے، بھوکی۔ تشنہ کام: پیاسی۔ پا بہ سفر: سفر کرنا۔ خستہ شدہ: تھک جانا۔

مطلب: اے ناقہ! تیری مہار میں سوز ہے اور جب تو اٹھلا اٹھلا کر چلتی ہے تو

Marfat.com

ایک موسیقی جنم لیتی ہے۔ تو بھوکی پیاسی صبح و شام سفر کرتی رہتی ہے۔ جائے مقام تیرے لیے تکلیف دہ ہے۔ یعنی تجھے سفر سے راحت ہوتی ہے اور کسی جگہ ٹھہرنا تیرے لیے تکان کا سبب بنتا ہے۔ ذرا تیز تیز چل! ہماری منزل دُور نہیں ہے۔ ہم منزل پر پہنچا ہی چاہتے ہیں۔

چھٹا بند: شام تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یمن
صبح ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قرن
ریگِ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وطن
پای ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یاسمن
ای ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ختن
تیز ترک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نیست

مشکل الفاظ

قرن: یمن کا ایک گاؤں۔ جہاں حضرت اویس قرنی پیدا ہوئے۔ درشت: سخت ریگ: ریت۔ غزال: ہرن۔ ختن: ترکستان کا ایک علاقہ جہاں کے ہرن مشہور ہیں۔

مطلب: اے ناقہ تیری تیز رفتاری کا یہ عالم ہے کہ اگر تیری شام یمن میں گزرتی ہے تو صبح کے وقت تو قرن میں ہوتی ہے۔ وطن کی سخت ریت تجھے اپنے پاؤں تلے چنبیلی کے پھولوں کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ اے ناقہ! تو ختن کے ہرن کی مانند (تیز رفتار) ہے۔ ذرا تیز تیز قدم اٹھا۔ ہماری منزل دور نہیں ہے۔

ساتواں بند: مہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پاکشید
در ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آرمید
صبح ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دمید
جامہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ درید
باد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وزید
تیز ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ منزل ما دور نیست

Marfat.com

مشکل الفاظ

پاکشیدن : ٹھہر جانا ، رُک جانا ۔ پس : پیچھے ۔ تل : ٹیلہ ۔ آرامیدن : آرام کرنا ۔ دمیدن ، کھلنا مراد طلوع ہونا : دریدن : پھاڑ ڈالنا ۔ وزیدن : چلنا ۔

مطلب : چاند چلتے چلتے رُک گیا اور ٹیلے کے پیچھے آرام کرنے لگا ۔ صبح ، مشرق سے طلوع ہونے لگی ۔ رات کا لباس تار تار ہو گیا ہے یعنی تاریکی دُور ہو گئی ہے اور صحرا کی ہوا چلنے لگی ہے ۔ اے ناقہ ! جلدی جلدی قدم اٹھا ۔ ہماری منزل دور نہیں ہے ۔

آٹھواں بند : نغمۂ ۔۔۔۔ دلکشای

زیر و ۔۔۔۔۔ جانفزای

قافلہ ۔۔۔۔۔ درای

فتنہ ۔۔۔۔۔ زای

ای ۔۔۔۔۔ سای

تیز ترک ۔۔۔۔۔ دُور نیست

مشکل الفاظ

دل کشا ، دلفریب ۔ زیر و بم : اتار چڑھاؤ ۔ درا : گھنٹی ۔ فتنہ ربا : فتنہ پرور ۔ فتنہ زا : فساد پیدا کرنے والا ۔ چہرہ سا : چہرہ رکھنا ، پیشانی رکھنا مراد سجدہ کرنا ۔

مطلب : میرا نغمہ بہت دلپذیر ہے اور اس کا اتار چڑھاؤ جان کو تازگی بخشتا ہے ۔ یہ نغمہ قافلوں کے لیئے کوچ کی گھنٹی کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ فتنہ و فساد پیدا کرنے والا بھی ہے اور عاشقانہ جذبات کو ہوا دینے والا بھی ہے ۔ اے ناقہ ! تو خوش بخت ہے کیونکہ تو حرم (کعبہ) کی طرف جا رہی ہے ، جہاں تجھے سجدہ کی سعادت نصیب ہو گی ۔ اے ناقہ ! ذرا تیز تیز چل ۔ وہ سامنے ہی ہماری منزل ہے ۔

Marfat.com

محاورہ مابین خدا و انسان

خُدا

جہاں . . . . . آفریدم · تو ایران . . . . آفریدی
من . . . . . آفریدم · تو شمشیر . . . . آفریدی
تبر . . . . چمن را · قفس . . . . زن را

مشکل الفاظ

مابین : درمیان ۔ گل : مٹی ۔ آفریدم : میں نے پیدا کیا ۔ زنگ : حبشہ ۔ آفریدی : تو نے پیدا کیا ۔ پولا دِناب : خالص فولاد ۔ تفنگ : بندوق ۔ تبر : کلہاڑا ۔ ساختی : تو نے بنایا ۔ طائرِ نغمہ زن : چہچہانے والا پرندہ ۔ نہال : پودا ۔

مطلب : خدا نے انسان سے کہا کہ میں نے تمام جہان کو ایک ہی قسم کے پانی اور مٹی سے پیدا کیا (یعنی سب کو یکساں پیدا کیا) لیکن تو نے انہیں مختلف قوموں یعنی ایرانی ، تورانی اور حبشی وغیرہ میں منقسم کر دیا ۔ میں نے زمین سے خالص فولاد پیدا کیا اور تو نے اس فولاد سے تلوار ، تیر اور بندوق ایسے مہلک ہتھیار بنائے ۔ اے انسان ! تو نے باغ کے پودے (درخت) کو کاٹنے کے لیئے کلہاڑا بنایا اور گیت گانے والے پرندہ کے لیئے پنجرہ بنایا ۔

خدا انسان سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ میں نے تو انسان کو یکساں طور پہ پیدا کیا تھا ۔ لیکن تو نے ان میں تفرقہ بازی اور قومیت کا بیج بو یا ۔ اور میں نے جو چیزیں بنی نوع انسان کے فائدے کے لیئے بنائی تھیں ۔ تو نے انسان کو زک پہنچانے کے لیئے ان کا استعمال شروع کر دیا ۔

انسان

تو شب . . . . آفریدم · سفال . . . . آفریدم

Marfat.com

بیابان . . . . . . آفریدی خیابان . . . . . . آفریدم
من آنم . . . . . . آئینہ سازم من . . . . . . آفریدم

مشکل الفاظ

سفال : مٹی ۔ ایاغ : پیالہ ۔ راغ : دشت ، جنگل ۔ کہسار : پہاڑ ۔ خیابان : پھولوں کی کیاریاں ۔ گلزار : باغ ۔ من آنم : میں وہ ہوں ۔ سازم : میں نے بنایا نوشینہ : تریاق ، جس سے زہر زائل ہو جاتا ہے ۔

مطلب : یہ سُن کر انسان نے خدا سے کہا کہ اے خدا ! تو نے رات پیدا کی ۔ تو میں نے رات کی تاریکی دُور کرنے کے لیے چراغ بنایا ۔ تو نے مٹی پیدا کی اور میں نے اس مٹی سے پیالہ بنایا ۔ اے خدا ! تو نے بیابان ، پہاڑ اور جنگل پیدا کیے اور میں نے پھولوں کی کیاریاں ، چمن اور باغ بنائے ۔ میں وہی ہوں کہ جس نے تیرے پیدا کردہ پتھر سے آئینہ بنایا ، اور تیرے پیدا کردہ زہر سے تریاق تیار کیا ۔
انسان کہتا ہے کہ میں نے تو تیری پیدا کردہ چیزوں کو حسین سے حسین تر بنا دیا ہے

ساقی نامہ

یہ نظم کشمیر کے نشاط باغ میں لکھی گئی

خوشا . . . . . . بہاری ، نجوم . . . . . . مرغزاری
زمیں . . . . . . تدروی زخارہ . . . . . . آبشاری
نہ پیچد . . . . . . گل نہ . . . . . . بر سبزہ زاری
لبِ جو . . . . . . دیدی چہ . . . . . . آئینہ داری
چہ . . . . . . صدای کہ . . . . . . شاخساری
بہ تن جان . . . . . . گردد ز آوای . . . . . . زبانگِ ہزاری

Marfat.com

نوا ہای . . . . . . آشیانی در . . . . جوئباری
تو گوی . . . . . برین را نہاداست . . . . کوہساری
کہ . . . . . . زادگاں را رہا . . . . . انتظاری
چہ خواہم . . . . خواہم شرابی . . . . . نگاری

مشکل الفاظ

خوشا : کیا خوب ، واہ واہ ۔ روزگاری : زمانہ ۔ رستن : اُگنا ۔ نجوم پرن : خوشۂ پروین یعنی ستاروں کا مجموعہ ۔ پیچیدن : بل کھانا مراد پڑنا ۔ چوما نند ۔ تدرو : مازندران کا ایک انتہائی خوش رنگ اور خوش رفتار پرندہ ۔ الماس بار : ہیرے برسانے والا ۔ غلطیدن : لڑھکنا ۔ لب جو : ندی کے کنارے ۔ زیبا : خوبصورت نگار : محبوب ۔ آئینہ داشتن : آئینہ سامنے رکھنا ، منہ دیکھنا ۔ نوا : آواز ۔ می آید : آتی ہے ۔ خلوت : تنہائی ۔ شاخسار : شاخیں ۔ زندہ گردد : زندہ ہو جاتی ہے ۔ آوا : آواز ۔ بانگ : آواز ۔ سار : ایک خوش نوا پرندہ ۔ ہزار : بلبل ۔ درآمیختن : ملانا ۔ نغمۂ جوئبار : ندی کا گیت ، ندی کی آواز ۔ گوی : گویا ۔ رحمتش : اس کی رحمت ، اللہ تعالیٰ کی رحمت آدمی زادگان : انسان ، آدمی ۔ یزداں : خدا ۔ رہا ساختن : نجات دلانا ۔ محنت : مشقت ۔ زحمت ۔ تکلیف ۔ چہ خواہم : میں کیا چاہتا ہوں ۔ رباب : ایک قسم کا ساز ۔

ان تمام اشعار میں علامہ اقبال نے بہار کی منظر کشی کی ہے ۔ اور حسن کشمیر کی ستائش کی ہے

مطلب : (۱) یہ ایام کیا خوب ہیں ۔ بہار کا موسم کس قدر دلفریب ہے (باغ کی جانب دیکھنے پر یوں معلوم ہوتا ہے کہ) باغ میں ہر طرف ستارے اُگ آئے ہیں ۔

۲ ۔ موسم بہار کی وجہ سے زمین تدرو کے پروں کی طرح خوش نما بن گئی ہے ۔ فوارہ کا پانی اس طرح دکھائی دے رہا ہے جیسے کسی آبشار سے ہیرے برس رہے ہیں ۔

۳ ۔ نگاہ لالہ اور گلاب کے علاوہ اور کسی جگہ نہیں پڑتی ۔ یعنی ہر طرف لالہ اور گلاب کے پھول دکھائی دیتے ہیں ۔ اسی طرح نگاہ سبزہ کے علاوہ اور کسی جگہ لڑھکنیاں نہیں کھاتی مراد یہ کہ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ لہلہا رہا ہے ۔

Marfat.com

۴۔ تو نے نہر کے کنارے غنچہ کا سنگار دیکھا ؟ کس قدر خوبصورت محبوب ہے ۔ جو آئینہ میں اپنا حسن دیکھ رہا ہے (ندی کے کنارے غنچے بے حد خوبصورت دکھائی دے رہے ہیں ۔ یوں جان پڑتا ہے جیسے کوئی حسین آئینہ میں اپنا منہ دیکھ رہا ہے)

۵۔ درختوں کی شاخوں کی خلوت سے کس قدر شیریں اور دلفریب آوازیں آ رہی ہیں۔ یعنی درختوں کی شاخوں میں خوش نوا پرندے چہچہا رہے ہیں ۔

۶۔ سار اور بلبل کی آواز سے جسم میں روح اور روح میں وصل کی خواہش زندہ ہو جاتی ہے۔

۷۔ اونچے گھونسلوں میں رہنے والے پرندوں کی دل کش آوازوں نے ندی کے گیت میں گھل مل کر ایک عجیب سا سماں پیدا کر دیا ہے ۔

۸۔ گویا خدا نے دامنِ کوہ میں بہشتِ بریں کو لا اتارا ہے تاکہ اس کی (خدا) رحمت کے سبب

۹۔ تاکہ انسان انتظارِ بہشت کی زحمت سے نجات حاصل کرے۔ یعنی جیتے جی اسے جنت مل جائے ۔

۱۰۔ نہ چاہتے ہوئے بھی میں اس باغ میں شراب، کتاب، رباب اور محبوب کی خواہش کر رہا ہوں۔ یعنی ان نظاروں کو دیکھ کر میری طبیعت خواہ مخواہ شراب، کتاب، موسیقی اور محبوب کی طرف مائل ہونے لگی ہے ۔

سرت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ماہ سیما ۔ بہار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چو ناری
شقایق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نشر ندم ۔ بہشتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غباری
نہ بینی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بہ کاشاں ۔ ہماں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہر دباری
ز چشم ۔ ۔ ۔ ۔ تابی ۔ کہ تاثیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زخاری
کثیری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خوگرفتہ ۔ بتی می ۔ ۔ ۔ ۔ مزاری
ضمیرش ۔ ۔ ۔ ۔ بلندی ۔ خودی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شرمساری
بریشم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محنتِ او ۔ نصیب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جامۂ تاتاری
نہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نگاہی ۔ نہ در ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بیقراری
ازاں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بر کثیری ۔ کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شراری

مشکل الفاظ

سرت گردم : میرا سر تجھ پر قربان ۔ ساقی ماہ سیما : چاند ایسی پیشانی والا ساقی مراد خدا۔

Marfat.com

نیاگان : بزرگ ۔ فرو ریختن : انڈیلنا ۔ آبی : مراد شراب ۔ فروزد : چمکا دے ، روشن کر دے ۔ بسوزد : جلا دے ۔ نار : آگ ۔ شقایق برویاں : سرخپوش نوجوان مجاہد ۔ خاک نژند : پست و خوار ۔ ہماں : وہی ۔ یک نوا : ایک آواز ۔ بالد : اُگ رہی ہے ۔ پیدا ہو رہی ہے ۔ دیار : شہر ۔ امم : امت کی جمع ۔ ریختن : بہانا مراد رونا ۔ اشک ناب : خالص آنسو ۔ خار : کانٹا ۔ گل دماند : پھول اُگاتی ہے ۔ کشیری : اہل کشمیر کو کشیر بھی کہتے ہیں ۔ بندگی ، غلامی ۔ خو گرفتن : عادی ہو جانا ۔ تراشیدن : تراشنا ۔ سنگِ مزار : قبر کا پتھر ۔ تہی : خالی ۔ ناشناس : بے گانہ ۔ بریشم : ریشمی ۔ خواجہ : آقا مراد ہندو ڈوگرے اور برہمن وغیرہ ۔ جامۂ تاتاری مراد معمولی لباس ، پھٹا پرانا لباس ۔ دیدہ : آنکھ ۔ فروغ : چمک فشاں : بکھیر دے ۔ آفریند : پیدا ہو جائے ۔ جنم لے اُٹھے ۔

ان اشعار میں شاعر گریز کرتا ہے اور خدا (ساقی) سے اہلِ کشمیر کے حق میں دُعا کرتا ہے تاکہ وہ آزادی حاصل کر کے عزت کی زندگی بسر کر سکیں ۔

مطلب : ۱۱ ۔ اے خوب صورت ساقی (خدا) بزرگوں کی یادوں میں پھر سے تازہ کر دے ۔ یعنی کشمیری مسلمانوں کو ان بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما جنہوں نے کشمیر کے کفرزاروں میں خدا اور اس کے رسولؐ کی تشہیر کی تھی ۔

۱۲ ۔ اے ساقی (خدا) ہمارے ساغر میں وہ شراب ڈال ۔ جو ہماری روح کو نور کی طرح روشن کر دے اور آگ کی طرح جلا دے ۔ اس شعر میں شاعر خدا سے التجا کرتا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں آزادی کا جذبہ پیدا کر دے ۔

۱۳ ۔ اے خدا میری پست اور خوار قوم میں سرخپوش مجاہد نوجوان پیدا کر دے تاکہ میری نحیف و نزار (مشتِ خاک) قوم دنیا میں بہشت پا لے یعنی کامرانی سے ہمکنار ہو جائے ۔

۱۴ ۔ اے خدا کیا تو نہیں دیکھتا کہ آج کاشغر (ترکستان) سے لے کر کاشان (ایران) تک ہر شہر سے ایک ہی صدا اٹھ رہی ہے کہ غلامی دنیا میں سب سے بڑی لعنت ہے ۔

۱۵ ۔ اے خدا قوموں نے اپنی تذلیل اور خواری پر وہ خالص آنسو بہائے ہیں کہ ان کی تاثیر سے کانٹوں سے پھول پیدا ہو سکتے ہیں ۔

۱۶ ۔ اے خدا ! آج اہل کشمیر نے غلامی کی عادت اپنا لی ہے اور قبر کے پتھر سے بت تراش

Marfat.com

لیا ہے ۔ یعنی کشمیری مذہبِ اسلام سے بیگانہ ہو کر بت پرستی یا قبر پرستی کے اسیر ہو چکے ہیں

۱۷۔ (اور یہی وجہ ہے) کہ اے خدا! آج ان کا دل (ضمیر) بلند خیال سے خالی ہے۔ وہ اپنی خودی سے قطعاً نا آشنا ہیں اور اپنے آپ سے شرمسار ہیں۔

۱۸۔ اے خدا! اس کی محنت اور مشقت کی وجہ سے اس کے ہندو آقا (ڈوگرے اور برہمن وغیرہ) تو ریشمی قبائیں پہنتے ہیں۔ لیکن خود اس کے تن کو پھٹا پرانا لباس میسر ہے۔ یعنی اہلِ کشمیر غلامی کے سبب بدحال ہیں اور ہندو ان کی محنتوں کا پھل کھا رہے ہیں۔

۱۹۔ اے خدا! نہ اس (کشمیری) کی آنکھ میں نگاہ کی چمک ہے اور نہ اس کے سینہ میں دلِ بیقرار ہے۔ یعنی کشمیری ہر چیز سے محروم ہو چکے ہیں۔ نہ انہیں مستقبل کی فکر ہے اور نہ ان کے سینوں میں کوئی عزم ہے۔

۲۰۔ اے خدا! اہلِ کشمیر پر اس شراب سے قطرے برسا دے تاکہ اس کی خاک سے شرارے پیدا ہو جائیں۔ یعنی اہلِ کشمیر کو جذبۂ حریت کی شراب سے مدہوش کر دے تاکہ وہ آزادی کی نعمت سے مالا مال ہو سکیں۔

شاہین و ماہی

ماہی	بچۂ گفت	ایں	دریاست
دارای نہنگانِ خروشندہ تر	میغ	در	بلاہاست
باسیلِ	خیز	با	لاست
بیرون	ہمہ گیرش	بالائی	جاست
ہر لحظہ	است	از	کاست

مشکل الفاظ

ماہی بچہ: مچھلی کا بچہ۔ بینی: تو دیکھتا ہے۔ دریا: سمندر۔ نہنگان: مگرمچھ۔ خروشندہ تر از میغ: بادل (طوفان) سے زیادہ پُرشور۔ دیدہ و نادیدہ: دیکھی اور ان دیکھی۔ بلاہا: آفات۔ سیل گراں: شدید سیلاب، بھر طوفان۔ سبک خیز: تیز گام، تیز رفتار۔ گوہر تابندہ:

Marfat.com

چمکدار موتی ۔ لولوی لالا : روشن موتی ۔ سیل ہمہ گیر : ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لینے والا سیلاب ۔ بالا : اوپر ۔ تہ پا : پاؤں کے نیچے ۔ ہمہ جا : ہر جگہ ۔ لحظہ : لمحہ ۔ افزودن : بیش ۔ نی : نہیں ۔ کاست : کم ، گھٹنا ۔ رواں دواں : جاری و ساری ۔

مطلب : ۱ : ایک شاہین بچہ سمندر کے کنارے کھڑا ہوا تھا اس سے ماہی بچہ نے کہا کہ موجوں کا یہ سلسلہ جو تیرے سامنے ہے ، تمام کا تمام سمندر ہے ۔

۲ ۔ اس (سمندر) میں طوفان سے زیادہ گرجدار مگرمچھ ہیں اور اس کے سینے میں دیکھی اور ان دیکھی بلائیں اور آفات چھپی ہوئی ہیں ۔

۳ ۔ یہ اپنے طوفان کے ساتھ پتھر اور زمین سب کا احاطہ کر لیتا ہے اور اس کی تہ میں چمکدار اور روشن موتی ہیں ۔

۴ ۔ اس کے ہمہ گیر سیلاب سے کوئی نہیں بچ سکتا ۔ اس کا سیلاب اگر ایک طرف ہمارے سروں پر سے گزرتا ہے تو دوسری طرف ہمارے قدموں تلے بھی ہوتا ہے ۔ غرضیکہ ہر جگہ اس کی حکمرانی ہوتی ہے ۔

۵ ۔ یہ ہر لمحہ جوان ہے اور رواں دواں ہے ۔ گردش ایام سے نہ اس میں اضافہ ہوتا ہے اور نہ کمی ۔ یعنی زمانے کی گردش اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ۔

ماہی بچہ . . . . . . برافروخت شاہین . . . . . . ہوا خاست
زد . . . . . . پیست صحراست . . . . . . ماست
بگذر . . . . . . ہوا ساز این نکتہ . . . . . . پیداست

مشکل الفاظ

سوزِ سخن : بات کی جلن ، گرمیٔ گفتار ۔ چہرہ برافروخت : چہرہ سرخ ہو جانا ، بھڑک اٹھنا
خندید : ہنسا ۔ خاست : اٹھا ، اٹھا ۔ بانگ زدن : آوازہ کسنا ، کہنا ۔ پہنائی ہوا : فضا کی وسعت

۶ ۔ گرمیٔ گفتار سے ماہی بچہ کا چہرہ لال بھبھوکا ہو گیا (اس کی باتیں سن کر) شاہین بچہ ہنسا اور

ساحل سے ہوا میں بلند ہوا۔

۷۔ اس (شاہین بچہ) نے کہا کہ میں شاہین ہوں۔ زمین سے میرا کوئی تعلق نہیں (یعنی میں زمین پر رہنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ سمندر کی عظمت مجھے مرعوب نہیں کر سکتی) صحرا ہو یا کہ سمندر، سب کچھ ہمارے پروں کے نیچے ہے۔ یعنی ہم کسی کو خاطر میں نہیں لاتے اور دنیا کی کوئی چیز ہمیں مرعوب نہیں کر سکتی۔

۸۔ (اگر تو بھی اس بلند مقام کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو) پانی کی سطح کو چھوڑ دے اور فضا کی وسعتوں سے رشتہ جوڑ لے یعنی پرواز کر — اس نکتہ کو صرف وہ شخص سمجھ سکتا ہے جو کہ صاحبِ عقل ہے۔

اگر خواہی حیات اندر خطر زی

پہلا بند: غزالی ۔ ۔	گفت	ازیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	گمنامی
بصحرا ۔ ۔ ۔	کمین اند	بکام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	شامی
اماں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	خواہم	ولی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	خواہم

مشکل الفاظ

خواہی حیات: زندگی چاہتا ہے۔ اندر خطر زی: خطرات میں زندگی بسر کر۔ غزال: ہرن۔ ازیں پس: اس کے بعد: حرم: کعبہ شریف۔ گیرم گمنامی: پناہ لے لوں۔ صید بندان: شکاری۔ کمین: گھات۔ آہو: ہرن۔ کام: خواہش۔ اماں: پناہ۔ خواہم: میں چاہتا ہوں۔ ولے: لیکن

مطلب: ایک ہرن نے دوسرے ہرن سے اپنا دردِ دل بیان کیا کہ اب میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ میں کعبہ (حرم) میں پناہ ڈھونڈ لوں۔ کیونکہ یہاں صحرا میں شکاری سر وقت گھات میں لگے رہتے ہیں۔ ہرنوں کی خواہش کے مطابق نہ صبح ہوتی ہے اور نہ شام، میں فتنۂ صیاد سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور اندیشوں اور فکروں سے آزاد ہونا چاہتا ہوں (صحرا میں) تو شکاری مجھے کسی بھی لمحے اپنا شکار بنا سکتا ہے۔ لیکن کعبہ میں کوئی کسی پر ظلم نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں نے وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

Marfat.com

دوسرا بند رفیقش ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خردمند اگر خواہی ۔ ۔ ۔ ۔ خطر زی
دمادم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زن زنتیغ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تر زی
خطر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ است عیار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ است

مشکل الفاظ

رفیقش: اس کا ساتھی ۔ یا بر خردمند: عقل مند دوست ۔ خطر: مصیبتیں ۔ زی: زندہ رہ ۔
دمادم: مسلسل ۔ تاب وتواں: قوت ۔ طاقت ۔ تیغ پاک گوہر: عمدہ تلوار: عیار: کسوٹی ۔

مطلب: اس کے ساتھی نے کہا کہ اے عقل مند دوست اگر تو زندہ رہنا چاہتا ہے تو خطروں اور مشکلات میں زندگی بسر کر (زندگی کا لطف ہی خطرات میں پڑنے میں ہے) اپنے آپ کو مسلسل برت کی طرح مار اور عمدہ فولاد کی بنی ہوئی تیز تلوار کی طرح زندگی بسر کر ۔
مشکلات تو طاقت اور قوت کی آزمائش کا نام ہے اور جسم وجان میں جو طاقتیں پوشیدہ ہیں ان کے لئے کسوٹی کا کام دیتی ہیں ۔ شاعر کہنا چاہتا ہے کہ جب تک انسان خطرات کا مقابلہ نہ کرے اسے عزت اور عظمت حاصل نہیں ہو سکتی ۔

زندگی و عمل

(علامہ اقبالؒ نے یہ نظم جرمنی کے مشہور شاعر ہائنا کی نظم کے جواب میں لکھی)

ساحل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زیستم ہیچ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چیستم
موج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گفت ہستم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نیستم

مشکل الفاظ

ساحل افتادہ: ایک جگہ پر ٹھہرا ہوا ساحل ۔ پُر سکون ۔ گل بسی: بہت ۔ زیستم: میں جیا ۔
از خود رفتہ: مدہوش ۔ سرشار ۔ تیز خرامید: تیزی سے اُٹھی ۔ میروم: میں چلتی ہوں ۔
نروم: نہ چلوں ۔

Marfat.com

مطالب : سمندر کے ساکت ساحل نے کہا اگرچہ میں طویل عرصے سے زندہ ہوں لیکن مجھے یہ تک معلوم نہ ہو سکا کہ میں کیا ہوں (یعنی میری زندگی کا مقصد کیا ہے) جذبۂ عمل سے سرشار موج (یہ بات سُن کر) تیزی سے اُٹھی اور کہا۔ میں حرکت کرتی ہوں تو زندہ ہوں، اگر حرکت نہ کروں تو فنا ہو جاؤں۔ یعنی زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے اور ساکن ہونا موت کی علامت ہے۔

الملک للّٰہ

طارق	سوخت	گفتند	خطاست
دوریم	رسیم؟	ترکِ	رواست
خندید	گفت	ہر	ماست

مشکل الفاظ

کنارہ: ساحل۔ سفینہ: جہاز۔ خرد: عقل۔ خطا: غلطی۔ سوادِ وطن: شہر کا نواحی علاقہ۔ باز: دوبارہ۔ کجا: کہاں، کب۔ روا: درست۔ خندید: ہنسا۔ دستِ خویش: اپنا ہاتھ۔ بُرد: لے گیا۔

مطلب : طارق بن زیاد ۹۲ھ میں جب سات ہزار مجاہدوں کے ساتھ اندلس (سپین) کے ساحل پر اترا تو اس نے اپنے جہازوں کو آگ لگا دی۔ لوگوں (مسلمانوں) نے کہا کہ تیرا یہ فعل عقل کے خلاف ہے۔ ہم وطن سے دُور ہیں۔ ہم واپس کس طرح جائیں گے۔ کسی سبب (ذریعہ مراد جہاز) کو چھوڑ دینا، شریعت کی رُو سے بھی جائز نہیں۔ جب طارق بن زیاد نے یہ سنا تو ہنسا۔ اس نے اپنی تلوار کے قبضہ پہ ہاتھ رکھا اور کہا۔ ہر ملک ' ہمارا ملک ہے۔ کیونکہ ہر ملک ہمارے خدا کا ملک ہے۔ یعنی ساری دنیا ہماری ہے۔ ہم خدا کے ہیں، اس لئے خدا کی دنیا، ہماری دنیا ہے۔

Marfat.com

جوئے آب

(جوئے آب جرمنی کے شاعر گوئٹے کی مشہور نظم موسوم بہ "نغمۂ محمدؐ" کا آزاد ترجمہ ہے۔)

پہلا بند: بنگر۔ ۔ ۔ ۔ می رود ۔ ۔ ۔ مانندِ ۔ ۔ ۔ ۔ مرغزار
درخواب ۔ ۔ ۔ سحاب ۔ ۔ وا ۔ ۔ ۔ کوہسار
از ۔ ۔ ۔ خرام او ۔ ۔ سیمائی ۔ ۔ ۔ بی غبار
زی ۔ ۔ ۔ میرود ۔ ۔ درخود ۔ ۔ ۔ ۔ میرود

مشکل الفاظ

جوئے آب: پانی کی ندی۔ بنگر: دیکھ۔ می رود: بہتی ہے۔ بگریبان مرغزار: سبزہ زار کے دامن میں۔ گہوارہ: پنگوڑہ۔ سحاب: بادل۔ واکرد چشم شوق: چشم شوق کھولی۔ سنگریزہ: پتھر کا ٹکڑا۔ خرام: اٹھلا کر چلنا۔ سیما: پیشانی

مطلب: دیکھو! کہ ندی کس مستی کے عالم میں بہہ رہی ہے۔ سبزہ زار کے دامن میں یہ کہکشاں کی مانند دکھائی دیتی ہے۔ اس ندی نے بادل کے گہوارے میں خواب ناز کا لطف اُٹھایا اور کوہسار کی آغوش میں اس نے اپنی شوق بھری آنکھیں کھولیں۔ (ندی، ندی بننے سے قبل بادلوں میں پوشیدہ تھی۔ بعد ازاں بادل برسے تو پہاڑوں کے دامن میں بہنے لگی۔) اس ندی کی مستی بھری چال سنگریزوں سے نغمہ کو جنم دیتی ہے (سنگریزہ کنایہ ہے غلاموں وغیرہ سے۔ اسلام نے لاچاروں اور غلاموں کا سر بلند کیا۔) اس ندی کی پیشانی آئینہ کی مانند بے رنگ اور گرد و غبار سے پاک ہے (اسلام منزہ اور پاکیزہ دین ہے)۔ وسیع سمندر کی جانب کس قدر مستی کے عالم میں چلی جا رہی ہے۔ تمام کائنات سے بے نیاز لیکن اپنے آپ سے آگاہ چلی جا رہی ہے۔ یعنی ذات محمدی خدا (بحر بیکراں) سے واصل ہونے کے لئے مسلسل بڑھ رہی ہے۔

دوسرا بند: در راہ او بہار ۔ ۔ آفرید ۔ ۔ نرگس ۔ ۔ ۔ ۔ دمید
گل ۔ ۔ ۔ بالبیت ۔ ۔ خندید ۔ ۔ ۔ ۔ کشید

Marfat.com

نا آشنائی . . . . . . سبز پوش صحرا . . . . . . دریدہ
نی . . . . میرود درخود . . . . . . میرود

مشکل الفاظ

پری خانہ : پریوں کا گھر ۔ آفریدہ : پیدا کردیا ۔ دمیدن : کھلنا ۔ عشوہ دادن : ادائیں دکھلانا ۔
بایست : چاہیئے ۔ سرداماں : دامن کا کنارہ ۔ کشید : کھینچا ۔ جلوہ فروش : جلوہ دکھانے والا ۔
بریدن : کاٹنا ۔ دریدن : پھاڑنا ۔

مطلب : اس (ندی) کے راستہ میں بہار نے پری خانہ تخلیق کر دیا ہے ۔ کہیں نرگس کے پھول کھلے ہیں ۔ کہیں لالہ کھلا ہے اور کہیں چنبیلی کھل اُٹھی ہے ۔ پھُول نے ادائیں دکھائیں ۔ ایک نے کہا ہمارے سامنے بھی کوئی ہونا چاہیئے ۔ غنچہ ہنسا اور اس نے ندی کے دامن کے سرے کو کھینچا (یعنی مختلف پھولوں نے اس کا راستہ روکنا چاہا اور اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا لیکن ندی نہ رُکی) ندی سبز پوشوں (کوہسار اور وادیاں وغیرہ) کے جلووں سے قطعاً بے گانہ (بے نیاز) ہے ۔ اس نے صحرا کاٹ ڈالا اور پہاڑ کے سینہ اور کمر کو پھاڑ ڈالا ۔ (کوئی اس کے راستہ میں حائل نہ ہوسکا) وہ اس وسیع سمندر کی جانب مستی کے عالم میں بڑھتی چلی جا رہی ہے ۔ تمام کائنات سے بے نیاز لیکن اپنے آپ سے آگاہ چلی جا رہی ہے ۔ حضور سرور کائنات نے دنیوی چیزوں کی طرف قطعاً توجہ نہیں فرمائی اور اپنا مشن جاری رکھا ۔

تیسرا بند : صد . . . . . . باغ وراغ گفتند . . . . . . سازگار
مارا . . . . . . شرق و غرب در . . . . . . زبون وزار
نی . . . . میرود باصد . . . . میرود

مشکل الفاظ

جوی دشت : جنگل کے چشمے ، چھوٹی چھوٹی ندیاں مراد کمزور اقوام عالم ۔ تنگ آبی : کم پانی
راہ بردن : راستہ طے کرنا ۔ دستبرد : رسائی ، لوٹ مار ، ریگ : ریت ۔ نگاہ دار : حفاظت کر : واکردہ : کھول دیا ۔ در برگرفتن : سینہ سے لگالینا ۔ زبون و زار : کمزور نحیف

Marfat.com

مراد کمزور لوگ، اقوام

مطلب: جنگل کے سینکڑوں چشموں، پرندوں، پہاڑ، باغ اور دشت نے ندی سے کہا "کہ زمین کی وسعت تیرے لئے سازگار ہو۔ ہم تھوڑے پانی کے سبب راستہ طے نہیں کر سکتے۔ ہمیں بیابان کے ریت کی لوٹ مار سے بچالے، اے ندی اگر تو نے ہمیں ساتھ نہ لیا۔ تو ہم ریگزاروں میں جذب ہو کر رہ جائیں گے۔ مراد یہ کہ کمزور لوگوں نے حضور سرور کائنات سے التجا کی کہ ہم کمزور ہیں اور منزلِ مقصود پر نہیں پہنچ سکتے۔ آپ ہماری حمایت فرمائیں۔) یہ سن کر ندی نے مشرق اور مغرب کی وسعتوں (فضاؤں) میں اپنا سینہ وا کر دیا اور کمزور اور ناتوان ہمسفروں کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ (آپ نے اپنی آغوش ساری دنیا کے لیئے وا کر دی اور سب کو اپنے دامنِ مبارک میں جگہ دی۔) ندی مستی کے عالم میں بحرِ بے کراں کی جانب رواں دواں ہے۔ لاکھوں موتیوں کو اپنے دامن میں لئے چلی جا رہی ہے۔ (آپ سب کو اپنے ساتھ لئے بامِ عروج کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں)

چو سیلابِ بند دریای	بگذشت	از	کُہن گذشت
یکساں	فراز را	از	گذشت
بیتاب	بیقرار	در	گذشت
زی بحر	میرود	در خود	میرود

مشکل الفاظ

دریائے پُر خروش: پُرشور سمندر کنایہ ہے شوکتِ اسلام سے۔ تنگنائے وادی و کوہ و دمن: مراد مادی مشکلات۔ نشیب و فراز مراد امتیازات۔ ذات پات وغیرہ۔ کاخ: محل۔ بارہ: احاطہ۔ کشت: کیاری، کھیتی۔ زماں: وقت، زمانہ۔ کہن: قدیم، کہنگی۔

مطلب: پُر شور سمندر، بند اور شکن سے گزر گیا۔ تنگ وادی، پہاڑ اور فراز یعنی ہر مشکلات سے گزر گیا۔ اس پُر شور سمندر نے سیلاب کی مانند ہر نشیب و فراز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور بادشاہ کے محل، احاطے، کھیت اور باغ سے گزرتا چلا گیا۔ یہ مضطرب، تند و تیز، جگر سوز اور

Marfat.com

بیغرا رہے ۔ اور ہر زمانے میں تروتازہ ہے اور قدامت کا قائل نہیں ۔

تشریح: اسلام نے ہر امتیازات یعنی قوم، ذات پات، رنگ، نسل اور زبان وغیرہ (نشیب و فراز) کو مٹا دیا ہے اور اس کے نزدیک امیر غریب میں کوئی تمیز نہیں۔ مذہب اسلام کبھی فرسودہ اور پرانا نہیں ہو سکتا۔ اسلام ہر دم آگے بڑھنے کی تلقین کرتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں پہ کبھی جمود طاری نہیں ہو سکتا۔

کشمیر

رخت . . . . . کشمیر
سبزہ جہاں جہاں . . . . چمن نگر

باد . . . . . فوج
صلصل . . . . . نگر

تانہ . . . . فتنہ باز
بسنہ . . . . . . نگر

لالہ . . . . . تپید
خاک . . . . . . نگر

مشکل الفاظ

رخت کشا دن: سامان لے جانا۔ تل: ٹیلہ صلصل: فاختہ۔ سار: ایک خوشنما پرندہ۔
زوج زوج: گروہ در گروہ۔ دمن: دمنہ کی جمع معنی آثار خانہ۔ ناروں: انار کا درخت۔
سپہر فتنہ باز: فتنہ پیدا کرنے والا آسمان۔ نسترن: سیوتی کا پھول، ایک قسم کا گلاب۔
جہاں جہاں، چمن چمن، فوج فوج، شرر شرر، شکن شکن۔ ان تمام الفاظ سے کثرت کا ذکر مقصود ہے۔

مطلب: (پہلا شعر) اپنا سامان کشمیر میں لے چل (کشمیر میں قیام کر) پہاڑ ٹیلے اور اونچی جگہ کو دیکھ۔ ہر جگہ سبزہ اور ہر چمن میں لالہ کے پھول دیکھ۔ یعنی کشمیر کی سرزمین میں سبزہ اور لالہ کے پھولوں کی کثرت ہے۔

(دوسرا شعر) بہار کی ہوا موج در موج چل رہی ہے اور بہار کے پرندوں کے گروہ کے گروہ دکھائی دیتے ہیں۔ انار کے پیڑوں پہ فاختہ اور سار کے جھنڈ دیکھ۔

(تیسرا شعر) کہیں فتنہ باز آسمان کی نظر اس (کشمیر) کی زینت کو نہ لگ جائے۔ اسی لیے زمین کا چہرہ نسترن کے برقع میں مستور ہے (مراد یہ کہ زمین نسترن کے پھولوں سے ڈھکی ہے)

Marfat.com

(چوتھا شعر) خاک سے لالہ کے پھول کھلتے ہیں۔ اور ندی کے پانی میں موجیں جنم لیتی ہیں۔ زمین پر جگہ جگہ چنگاریاں (پھول) اور پانی میں بے شمار شکنیں (موجیں) دیکھ۔

زخمہ . . . . . بر بربط . . . قافلہ . . . . انجمن نگر

دختر . . . . بری . . . چشم . . . . نگر

مشکل الفاظ

زخمہ: مضراب ۔ زن: مار ۔ ساتگین: شراب کا بڑا پیالہ ۔ دخترک: بیٹی ۔ لالہ رخی: لالہ کے پھول ایسے چہرے والی ۔ سمن بر: چنبیلی اندام مراد خوبصورت ۔ باز بخویشتن نگر: (پہلے برہمن کی بیٹی کو دیکھ) پھر اپنی حالت پر غور کر۔

(پانچواں شعر) ساز کے تار پر مضراب سے چوٹ لگا (موسیقی چھیڑ) اور بڑے سے پیالہ میں شراب انڈیل اور محفل محفل بہاروں کے کارواں کو دیکھ۔ یعنی ایسے دلکش اور دلپذیر ماحول میں موسیقی اور مے گلفام کی احتیاج ہے۔

(چھٹا شعر) برہمن کی خوبصورت اور خوش اندام بیٹی کو آنکھیں کھول کر دیکھ اور پھر اپنی حالت پر غور کر۔ اس شعر میں شاعر نے برہمن زادی اور ایک عام کشمیری کی حالت کا تضاد بیان کیا ہے۔ برہمن زادی جس قدر حسین و جمیل ہے۔ غلام کشمیری کی حالت اتنی ہی زار و زبوں ہے۔

عشق

عقل . . . بیباکش . از عشق . . . . . جہانتابی

عشق . . . انگیزد . از . . . . . . فارابی

این . . . . رقصم . از عشق . . . . ہمہ بیتابی

بہ معنی . . گنبد . یک . . . . دربابی

مشکل الفاظ

سوزد: جلاتی ہے ۔ بیباک: اندر ۔ بیاموزد: سکھائے ۔ جہانتابی: دنیا کو روشن کرنا منور کرنا

نشاط آور: طرب انگیز۔ راحت فزا: آسایش: آرام دیتا ہے۔ بیتابی: اضطراب، بے چینی۔ معنی پیچیدہ: مشکل معنی۔ می گنجد: نہیں سماتے ہیں، اظہار ناممکن ہے۔ بدل در شو: دل کے سمندر میں غوطہ لگا، دل میں ڈوب جا۔ دریابی: تو پالے۔

مطلب: (پہلا شعر) عقل جو کہ دنیا بھر میں آگ لگا سکتی ہے (تباہی لا سکتی ہے)، وہ عشق کا محض ایک بے باک جلوہ ہے۔ عشق سے (جہانتابی) کے اصول سیکھ! شاعر اس شعر میں عقل و عشق کا فرق بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ انسان عقل سے دنیا کو تباہ و برباد تو کر سکتا ہے۔ لیکن راحت کا سبب نہیں بن سکتا۔ یہ محض عشق ہے جو انسان میں ایثار کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور دنیا کو منور کرتا ہے۔

(دوسرا شعر) رومی کے سوز و گداز سے بے کرفارابی کی حکیمانہ حیرت اور استعجاب تک جتنی بھی کیفیات دل انسان میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ سب عشق ہی کی بدولت ہیں۔

مولانا رومی عشق کے علمبردار ہیں اور علامہ اقبال کے روحانی پیشوا اور مرشد ہیں اور حکیم ابو نصر محمد بن طرخان الفارابی عظیم فلسفی ہیں بعض کا خیال ہے کہ مسلمانوں میں ان سے بڑا فلسفی پیدا نہیں ہوا۔

مولانا رومی عشق کے قائل ہیں اور فارابی عقل کے علمبردار ہیں۔ علامہ اقبال کی نگاہوں میں عشق کا مرتبہ و تاب ہے اور عقل، حیرت اور استعجاب کے علاوہ اور کچھ نہیں دے سکتی۔ علامہ کے نزدیک حیرت و استعجاب کی یہ کیفیت بھی عشق ہی کی مرہون احسان ہے۔

اکبر الہ آبادی کا شعر ہے۔

عقل کو کچھ نہ ملا علم میں حیرت کے سوا
دل کو بھایا نہ کوئی رنگ محبت کے سوا

(تیسرا شعر) اے مخاطب! میں یہ حیرت انگیز باتیں کہتا ہوں اور خوشی کے مارے رقص کرتا ہوں کہ عشق میں ملنے والی تمام بے چینیوں کے باوجود، عشق انسان کے دل کو راحت اور سکون عطا کرتا ہے۔

علامہ اقبال یہ کہتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ عشق انسان کو مضطرب اور بے چین رکھتا ہے اور انسان کو عشق میں ان گنت مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود عشق انسانی قلب کو آسودگی اور طمانیت عطا کرتا ہے۔

Marfat.com

ملک : فرشتہ ۔ نیرو : طاقت ، قوت ۔ خروشندہ : شور کرنے والا ۔ خرد : عقل مراد انسان
دلیل ، وجہ ثبوت ، سبب ، ذریعہ ۔

مطلب : (تیسرا شعر) میں نے اس (پرندہ) سے کہا کہ اے ہوا میں اڑنے والے پرندے!
اگر میں تجھ سے سچی بات کہوں تو اس کا بُرا نہ منانا۔

(چوتھا شعر) ہم (انسان) نے طیارہ بنا کر اپنے لئے بال و پر بنا لیے ہیں اور اس طرح آسمان
کی جانب ایک راستہ بنا لیا ہے (یعنی اگر انسان کو پر میسر نہیں تو کیا ہوا۔ وہ ہوائی جہاز کے
ذریعے اڑ سکتا ہے۔)

(پانچواں شعر) طیارہ کیا ہے ؟ وہ ایک آسمانی پرندہ ہے۔ جس کے پر فرشتوں کے پروں
سے زیادہ تیز ہیں۔ یعنی وہ فرشتوں سے زیادہ تیز اڑتا ہے ۔

(چھٹا شعر) اس میں شاہین کی سی قوتِ پرواز ہے اور عقاب کی سی طاقت ہے اور اس کی
نگاہیں لاہور سے فاراب تک دیکھ سکتی ہیں ۔

(ساتواں شعر) جب یہ اڑتا ہے تو آسمانوں میں شور برپا ہو جاتا ہے اور جب اپنے نشیمن (مستقر
ہینگر) میں ہوتا ہے تو مچھلی کی طرح خاموش ہوتا ہے ۔

(آٹھواں شعر) عقل نے پانی اور مٹی (مادی چیزوں) سے ایک جبریل پیدا کر لیا ہے اور زمین
کے لئے آسمان تک (جانے کے لیے) ایک ذریعہ مہیا کر لیا ہے ۔

یعنی انسان نے اپنی عقل سے ہوائی جہاز بنا کر پروں کی کمی پوری کر لی ہے اور اب انسان
کی آسمانوں تک رسائی ہو گئی ہے ۔

چوں ۔ ۔ ۔ ۔ شنید ۔ ۔ مرا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دید
پرش ۔ ۔ ۔ ۔ گفت ۔ ۔ ۔ کہ ۔ ۔ ۔ ۔ شگفت
مگر ۔ ۔ ۔ ۔ چون و چند ۔ ۔ ۔ ابیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بلند
نو ۔ ۔ ۔ ۔ ساختی ؟ ۔ ۔ ۔ کہ ۔ ۔ ۔ ۔ پرداختی ؟

مشکل الفاظ

مرغ زیرک : عقلمند پرندہ ۔ کلام : میری گفتگو ، میری بات چیت ۔ شنید : سنی ۔ مرا : مجھے

Marfat.com

آشنایانہ: دوستانہ انداز میں۔ پرش: اپنے پر۔ منقار: چونچ۔ خارید: کھجایا۔ شگفت: حیران۔ چون و چند: مراد ہر چیز پہ۔ اسیر: قیدی۔ طلسم: جادو۔ کارِ زمین: زمین کے کام، زمینی معاملات۔ نکو: اچھا، خوب۔ ساختی: تو نے بنائے۔ نیز: بھی

مطلب: (نواں شعر) جب اس عقلمند پرندہ نے میری باتیں سنیں تو مجھ پر ایک دوستانہ انداز میں نظر ڈالی۔

(دسواں شعر) اپنے پروں کو اپنی چونچ سے کھجلایا اور کہا کہ تو نے جو کچھ کہا ہے مجھے اس پر کوئی حیرانی نہیں۔

(گیارھواں شعر) مگر اے ہر چیز پر نگاہ رکھنے والے اور پست و بلند کے جادو کے قیدی!

(بارھواں شعر) تو نے کیا سب زمینی معاملات ٹھیک ٹھاک کر لیے ہیں جو اب آسمانوں پر جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ مراد یہ کہ تو پہلے اپنے دنیاوی معاملات صحیح کر اس کے بعد آسمان کی طرف پرواز کرنے کا خیال کرنا۔

Marfat.com

بی ، اے ، 1984 سالانہ

پرچہ فارسی

(آپشنل)

وقت تین گھنٹے — کل نمبر ۱۰۰

۱ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کا بامحاورہ اردو میں ترجمہ کیجیے۔

الف۔ ملک را رحمت آمد و از سر خون او درگذشت۔ وزیری دیگر که ضد او بود گفت "ابنای جنس ما را نشاید در حضرت پادشاهان جز براستی سخن گفتن۔ این ملک را دشنام داد و ناسزا گفت" ملک روی ازین سخن درهم آورد و گفت۔ "آن دروغ وی پسندیده‌تر آمد مرا زین راست که تو گفتی، که روی آن در مصلحتی بود و بنای این بر خبثی و خردمندان گفته اند دروغی مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز۔

هر که شاه آن کند که او گوید — حیف باشد که جز نکو گوید

ب۔ یکی را از آنان که غدر کردند، با من دم دوستی بود، ملامت کردند گفتم دوست دبی سپاس و سفله و ناحق شناس که باندک تغیر حال از مخدوم قدیم برگردد و حقوق نعمت سالها درنوردد۔ گفت اگر بکرم معذور داری شاید، که اسپم درین واقعه بی جو بود و نمدزین بگرو و سلطان که بزر بر سپاهی بخیلی کند، با او بجان جوانمردی نتوان کرد۔

زر بده مرد سپاهی را تا سر بنهد — وگرش زر ندهی سر بنهد در عالم — ۲۵

۲ الف۔ گفتم "حکایت آن روباهی مناسب حال تست، که دیدندش گریزان و بی خویشتن افتان و خیزان۔ کسی گفتش چه آفت است که موجب مخافت است؟ گفت "شنیده‌ام که شتران را بسخره می گیرند" گفتند "ای سفیه شتر را با تو چه مناسبت است و ترا بدو چه مشابهت؟" گفت "خاموش که اگر حسودان بغرض گویند که این هم شتر بچه است و گرفتار آیم که غم تخلیص من دارد یا تفتیش حال من کند و تا تریاق از عراق آورده شود مارگزیده مرده بود۔

ب۔ ملک را خوش آمد۔ صره‌ای هزار دینار از روزن برون داشت که دامن بدار ای

Marfat.com

درویش گفت دامن از کجا آرم که جامہ ندارم ملک را بر حال ضعیف او رقت زیادت شد و خلعتی بر آن مزید کرد و پیشش فرستاد۔ درویش مر آن نقد جنس را باندک زمان بخورد و پریشان کرد و باز آمد۔

قرار بر کف آزادگان نگیرد مال   نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال   ۲۰

۳ مندرجہ ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک جزو کا محاورہ اردو میں ترجمہ و تشریح کیجئے۔

الف۔ شبی زار نالید ابر بہار   کہ این زندگی گریہ پیہم است
درخشید برق سبک سیر و گفت   خطا کردۂ خندۂ یکدم است
ندانم بہ گلشن کہ برد این خبر   سخنہا میان گل و شبنم است

ب۔ بوعلی اندر غبار ناقہ گم   دست رومی پردہ محمل گرفت
این فروتر رفت و گوہر رسید   آن بگردابے چو خس منزل گرفت
حق اگر سوزے ندارد حکمت است   شعر میگردد چو سوز از دل گرفت   ۲۵

۴ مندرجہ ذیل شعری اجزا میں سے کسی ایک اقتباس کا سلیس اردو میں مطلب تحریر کیجئے۔

الف۔ خیز کہ در کوہ و دشت خیمہ زد ابر بہار   مست ترنم ہزار طوطی و دراج و سار
کشت گل و لالہ زار بر طرف جوئبار   چشم تماشا بیار
خیز کہ در باغ و راغ، قافلہ گل رسید   باد بہاران وزید، مرغ نوا آفرید
لالہ گریبان درید، حسن گل تازہ چید   عشق غم نو خرید

ب۔ ہستی ما نظام ما، مستی ما خرام ما   گردش بے مقام ما زندگی دوام ما
دور فلک بکام ما، مے نگریم و مے رویم
جلوہ گہ شہود را، بتکدہ نمود را   رزم نبود و بود را، کشمکش وجود را
عالم دیر و زود را، مے نگریم و مے رویم   ۲۰

۵ "پیام مشرق" کی خصوصیات پر مختصر مقالہ قلمبند کیجئے۔
یا
شیخ سعدی شیرازیؒ کے ادبی مرتبہ پر تبصرہ کیجئے۔

Marfat.com

بی اے 1984 سپلیمنٹری

پرچہ فارسی

(آپشنل)

وقت تین گھنٹے

کل نمبر ۱۰۰

۱ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کا بامحاورہ اردو میں ترجمہ کیجئے۔

الف۔ آوردہ اند کہ سپاہ دشمن بسیار بود و اینان اندک۔ جماعتی آہنگ گریز کردند۔ پسر نعرہ بود و گفت "ای مردان! بکوشید یا جامہ زنان بپوشید"۔ سواران را بگفتن او تہور زیارت گشت و یکبار حملہ آوردند۔ شنیدم کہ ہم در آن روز بر دشمن ظفر یافتند۔ ملک سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت و ہر روز نظر بیش کرد تا ولیعہد خویش کرد۔ برادران حسد بردند و زہر در طعامش کردند۔ خواہر از غرفہ بدید، دریچہ برہم زد، پسر دریافت و دست از طعام کشید و گفت:"

کہ ہنرمنداں بمیرند و بی ہنراں جای ایشان گیرند۔

ب۔ پادشاہی با غلامی عجمی در کشتی نشست و غلام دیگر دریا را ندیدہ بود و محنتِ کشتی نیازمودہ۔ گریہ و زاری در نہاد و لرزہ بر اندامش افتاد، چنانچہ ملاطفت کردند، آرام نمیگرفت و عیش ملک ازو منغص بود، چارہ ندانستند۔ حکیمی در آن کشتی بود،

ملک را گفت: "اگر فرمان دہی، من او را بطریقی خاموش گردانم۔" گفت: "غایت لطف و کرم باشد۔" بفرمود تا غلام را بدریا انداختند۔ باری چند غوطہ خورد، مویش گرفتند و پیش کشتی آوردند۔ بدو دست در سکان کشتی آویخت، چوں برآمد، بگوشہ ای نشست و قرار یافت۔

۲۵

۲ درج ذیل اقتباسات میں سے کسی کا آسان اردو میں مطلب لکھئے:

الف۔ ہرمز را گفتند "وزیرانِ پدر را چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی"؟ گفت: خطائی معلوم نکردم ولیکن دیدم کہ مہابت من در دل ایشان بی کرانست و بر عہد من اعتماد

Marfat.com

کلی ندارند، ترسیدم از بیم گزند خویش آہنگ ہلاک من کنند۔ پس قول حکما را کار بستم کہ گفتہ اند۔

ازاں کس تو ترسد بترس ای حکیم   وگر با چنو صد بر آئی بجنگ
نبینی کہ چوں گربہ عاجز شود   بر آرد بچنگال چشم پلنگ

ب۔ آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکارگاہی صید کباب کردند و نمک نبود، غلامی بروستا رفت تا نمک آرد۔ نوشیروان گفت: "نمک بقیمت بستان، تا رسمی نشود و دیہہ خراب نگردد۔" گفتند: "ازیں قدر چہ خلل آید؟" گفت: "بنیاد ظلم در جہاں اوّل اندکی بودہ است، ہر کہ آمد برو مزیدی کردہ، تا بدین غایت رسیدہ"

اگر زباغ رعیت ملک خورد سیبی   بر آورند غلاماں او درخت از بیخ   ۲۰

۳   مندرجہ ذیل شعری اجزا میں سے صرف ایک جز کا با محاورہ اردو میں مطلب لکھیے:

الف۔ شنیدم شبے در کتب خانۂ من   بہ پروانہ می گفت کرم کتابی
باوراق سینا نشیمن گرفتم   بسے دیدم از نسخۂ فاریابی
نفہمیدہ ام حکمت زندگی را   ہماں تیرہ روزم زبے آفتابی
نکو گفت پروانہ نیم سوزے   کہ ایں نکتہ را در کتابے نیابی
تپش می کند زندہ تر زندگی را   تپش می دہد بال و پر زندگی را

ب۔ غزالی با غزالی درد دل گفت   ازیں پس در حرم گیرم کنامے
بصحرا صید بندان در کمین اند   بکام آہوان صبحے نہ شامے
اماں از فتنۂ صیاد خواہم
دلے زاندیشہ ہا آزاد خواہم
رفیقش گفت اے یار خردمند   اگر خواہی حیات اندر خطر زی
دمادم خویشتن را بر فساں زن   زتیغ پاک گوہر تیز تر زی   ۲۵

۴   درج ذیل شعری اجزا میں سے صرف ایک جز کی آسان اردو میں تشریح کیجیے:

الف۔ خواجۂ از سروری گذشت   بندۂ زچاکری گذشت
زاری و قیصری گذشت   دور سکندری گذشت
شیوۂ بت گری گذشت   مے نگریم وسے رویم

Marfat.com

ب۔ لکۂ ابر روان ! کشتی بے بادبان
مثل خضر راہ دان برتو سبک سرگران
لخت دل ساربان تیز ترک گام زن منزل ما دور نیست

۵ "گلستانِ سعدی" کی ادبی خصوصیات پر سیر حاصل تبصرہ کیجئے۔
یا
"پیامِ مشرق" کے حوالے سے علامہ اقبالؒ کی تعلیمات پر مختصر مقالہ تحریر کیجئے۔

Marfat.com

مفید اور معیاری کتابیں

اصول معاشیات از شیخ منظور علی، ایم اے۔ صدر شعبہ معاشیات ایم اے او کالج لاہور۔
بی اے معاشیات پر آسان زبان میں مقبول ترین کتاب، مفید کاغذ ○

نظریاتی معاشیات (حصہ سوم) ریاضیاتی معاشیات۔ از ڈاکٹر محمد حسین چوہدری

معاشیات پاکستان۔ از شیخ منظور علی مستند اور تازہ ترین اعداد و شمار سے مزین بہترین کتاب

(بی اے مخزن ادب و مضامین) عمدہ کتاب ○

سیاست و ریاست حصہ اول۔ از پروفیسر فاروق اختر نجیب ایم اے برائے طلبا ریاست
بی اے۔ سال اول کے نئے نصاب کے مطابق بہترین کتاب ○

تحریک آزادی دستور پاکستان۔ از پروفیسر فاروق اختر نجیب ایم اے۔
بی اے سال دوم کے نئے نصاب کے مطابق بہترین کتاب ○

معارف سیاسیات۔ از پروفیسر محمد سرور ایم اے (گولڈ میڈلسٹ) برائے بی اے سال
اول کے نئے نصاب کے مطابق بہترین کتاب ○

پاکستان میں پارلیمانی جمہوریت۔ از پروفیسر محمد سرور ایم اے برائے بی اے سال دوم،
نئے آئین ۱۹۷۳ پر بہترین کتاب ○

تحریک قیام پاکستان۔ از پروفیسر محمد رفیع انور ایم اے و حسن عسکری رضوی ایم اے
بی اے سال دوم کیلئے بہترین کتاب ○

علمی ماڈل ٹیسٹ پیپرز اور انگریزی اردو کورسوں کے نوٹس

یہ پیپرز اور نوٹس قابل محنتی اور تجربہ کار پروفیسروں کے تیار کردہ ہیں گذشتہ سالوں میں امتحانات
میں بیشتر سوالات ان پیپرز سے ہی آئے۔ مندرجہ ذیل پرچے تیار ہیں یا نئے چھپ رہے ہیں
انگلش، اردو، اسلامیات، تاریخ، اکنامکس، پولیٹیکل سائنس، عمرانیات۔ نیز انگریزی، اردو ایکٹ
کے نوٹس تیار ہیں۔ بعض نئے چھپ رہے ہیں۔

نصاب عمرانیات۔ از غلام مرتضیٰ شاکر ترک، تھرڈ ایئر کیلئے بہترین کتاب ○
معاشرتی افکار اور رجحانات۔ از غلام مرتضیٰ شاکر ترک۔ فورتھ ایئر کیلئے تحقیقی کتاب ○

علمی کتاب خانہ ◎ کبیر سٹریٹ ○ اردو بازار لاہور

Marfat.com

مفید اور معیاری کتابیں

اصولِ معاشیات از شیخ منظور علی، ایم اے۔ صدر شعبہ معاشیات ایم اے او کالج لاہور۔
بی اے معاشیات پر آسان زبان میں مقبول ترین کتاب، سفید کاغذ ○

نظریاتی معاشیات (حصہ سوم) ریاضیاتی معاشیات۔ از ڈاکٹر محمد حسین چوہدری

معاشیات پاکستان۔ از شیخ منظور علی مستند اور تازہ ترین اعداد و شمار سے مزین بہترین کتاب

(بی اے مخزنِ ادب و مضامین) عمدہ کتاب ○

سیاست و ریاست حصہ اوّل۔ از پروفیسر فاروق اختر نجیب ایم اے برائے طلبا ریاست
بی اے۔ سال اوّل کے نئے نصاب کے مطابق بہترین کتاب ○

تحریکِ آزادی دستورِ پاکستان۔ از پروفیسر فاروق اختر نجیب ایم اے۔
بی اے سال دوم کے نئے نصاب کے مطابق بہترین کتاب ○

معارفِ سیاسیات۔ از پروفیسر محمد سرور ایم اے (گولڈ میڈلسٹ) برائے بی اے سال
اوّل کے نئے نصاب کے مطابق بہترین کتاب ○

پاکستان میں پارلیمانی جمہوریت۔ از پروفیسر محمد سرور ایم اے برائے بی اے سال دوم،
نئے آئین ۱۹۷۳ء پر بہترین کتاب ○

تحریکِ قیامِ پاکستان۔ از پروفیسر محمد رفیع انور ایم اے و حسن عسکری رضوی
بی اے سال دوم کیلئے بہترین کتاب ○

علمی ماڈل ٹیسٹ پیپرز اور انگریزی اردو کورسوں کے نوٹس

یہ پیپرز اور نوٹس قابل محنتی اور تجربہ کار پروفیسروں کے تیار کردہ ہیں گذشتہ سالوں میں امتحانات
میں بیشتر سوالات ان پیپرز سے ہی آئے۔ مندرجہ ذیل پرچے تیار ہیں یا نئے چھپ رہے ہیں
انگلش، اردو، اسلامیات، تاریخ، اکنامکس، پولیٹیکل سائنس، عمرانیات۔ نیز انگریزی، اردو ایکٹ
کے نوٹس تیار ہیں۔ بعض نئے چھپ رہے ہیں۔

نصابِ عمرانیات۔ از غلام مرتضیٰ شاکر ترک، تھرڈ ایئر کیلئے بہترین کتاب ○
معاشرتی افکار اور جائزے۔ از غلام مرتضیٰ شاکر ترک۔ فورتھ ایئر کیلئے تحقیقی کتاب ○

علمی کتاب خانہ ◎ کبیر سٹریٹ ○ اردو بازار لاہور

Marfat.com

نئے نصاب کے مطابق۔ برائے طلبائے بی۔اے

100

گلستانِ سعدی

و

شرح

پیامِ مشرق

مکمّل شرح گلزارِ ادب

علمی کتاب خانہ کبیر سٹریٹ اُردو بازار لاہور

Marfat.com